سلطان العلماء
علامہ غضنفر عباس ہاشمی تونسوی

نام کتاب	:	حروفِ مقطعات
مقرر	:	علامہ غضنفر عباس ہاشمی تونسوی
مرتب	:	فرقان حیدری
ناشر	:	ون ٹین بکس
بانی	:	سیّد ظہیر حیدر زیدی
مطبع	:	تنویر رضا
پروف ریڈنگ	:	محسن حیدری
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	PKR 300/-
سالِ اشاعت	:	Nov 2014

www.onetenbooks.com

One Ten Books
Head Office: B-8, 4th Floor, Ali Centre, Block 13-C, Plot No. SB-7,
Gulshan-e-Iqbal, Karachi. Pakistan
Phone:+92 213 481 9283 +92 213 481 9284 Fax:+92 213 482 1053

ملنے کا پتہ:۔

110 بکس 23، کلومیٹر چوھنگ ملتان روڈ، لاہور۔فون: 0308-4538078 - 0301-4456708

مکتبۃ الرضا 8، بیسمنٹ میاں مارکیٹ اردو بازار لاہور۔فون: 0323-4151214 - 042-37245166

الم الم المص الر الر الر

المر الر الر كهيعص طه

طسم طس طسم الم الم الم الم

يس ص حم حم حم عسق

حم حم حم حم ق ن

اِنتساب

نقطے کے نام

خط کے نام

نقطے اور خط کے نام

Presented By: https://jafrilibrary.com

فہرست

عرضِ بانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوندِ کریم نے اپنی بابرکت کلام مجید میں ہر خشک وتر کا علم سمو کر اسکو سرکارِ دو عالم محمدؐ کی ذاتِ بابرکت کے سینہ اقدس پر نازل فرمایا۔ اس کلام پاک میں اسرارِ الہیہ جو پوشیدہ ہیں وہ حروفِ مقطعات کی صورت میں محفوظ رکھے تا کہ مسلمانانِ اسلام خصوصاً مومنین کرام اس پر غور کریں اور ان کی معرفت حقیقی کی جستجو کریں۔ حروفِ مقطعات ایک وسیع کائنات ہے اور جس کی معرفت کی تلاش عالمین پر واجب ہے خداوندِ کریم نے اپنے پاک کلام میں بار بار اسکو سمجھنے اور غور کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر انسان ان اسرارِ الہیہ کی صدقِ دل سے جستجو کرے اور محمدؐ و آلِ محمدؐ سے علم کی خیرات مانگے تو یقیناً اسکو علم کے بے بہا خزانے مل جاتے ہیں اور ان خزانوں میں پوشیدہ علم کے موتی حاصل کر کے وہ خالقِ حقیقی کی عنایات جو لفظوں کی صورت میں نازل ہوئیں تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔

حروفِ مقطعات کا مطلب ہے قطع کیے ہوے حروف جو کہ عرفِ عام میں لوحِ قرآنی کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔

اکثر مشاہدہ میں آیا ہے کہ ایک خوبصورفریم میں لوحِ قرآنی 9 خانوں میں لکھی نظر آتی ہے اور آخری نویں خانہ میں (آمین) درج ہوتا ہے میں بہت مدت تک اس حیرت میں مبتلا رہا کہ یہ لفظ آمین آخری خانہ میں کیونکر آیا اور اس لفظ آمین کا اس سے بیشتر آٹھ الفاظ قرآنی سے کیا ربط ہے اس سوال نے جو میرے ذہن میں ابھرا مجھے بہت سے مکتبہ فکر بشمول اثنا عشری کے دروازے پر کھڑا کر دیا کہ آخر یہ آمین نواں خانہ لوحِ قرآنی میں کیونکر لکھا گیا اور اس کا باقی لوحِ قرآنی کے لفظوں سے کیا ربط ہے مجھے بے حد حیرت ہوئی کہ کسی بھی عالم اور پڑھے لکھے انسان کو اس حقیقت سے آگاہی نہ تھی یہ بات از ہر من الشمس ہے کہ آمین قرآن مجید کا جزدی معنی ہے اگر یہ قرآن مجید کا جز ہے تو پھر یہ لوحِ قرآنی میں کیونکر شامل ہے اور اگر یہ کسی سوچ کے مطابق ازخود داخل کی گئی تو اس سوچ کے پیچھے کیا مقاصد کارفرما تھے۔

بہت سے حافظِ قرآن سے میں نے استفادہ کیا کہ ایسا کیوں ہے مگر کسی نے بھی کوئی مناسب اور عقل میں آنے والا جواب نہ دیا۔

درحقیقت لوحِ قرآنی چودہ (14) الفاظ کا مجموعہ ہے اور یہ الفاظ ہی اسرارِ الٰہیہ ہیں جس کی معرفت اور جستجو کا ہمیں حکم دیا گیا ہے مگر افسوس کہ انسان کے پاس ان کی جستجو اور غور کرنے کا وقت نہیں ہے۔

ایک اہلِ سنت مکتبہ فکر کے ایک معزز عالم دین سے گفتگو ہوئی اور آخر انہوں نے تسلیم کر لیا کہ لوحِ قرآنی 14 الفاظ پر ہی مشتمل ہے اور یہ 14 الفاظ ہی محمدؐ و آلِ محمد کی پوشیدگی کے مظہر ہیں جنکو تلاش کیا جائے تو وہ ظاہر ہو جاتے ہیں موصوف نے خواہش فرمائی کہ چودہ الفاظ لوحِ قرآنی انکو عطا کر دیئے جائیں تو وہ اس غلطی کا ازالہ کر کے اصل

لوحِ قرآنی چھپوا کر عوام الناس میں تقسیم کر دیں گے چنانچہ محترم موصوف نے ایسا ہی کیا مگر پندرواں خانہ پھر آمین سے بھر دیا۔

میں نے جب دیکھا تو بہت حیرت ہوئی کہ آخر بے ربط آمین پھر کیوں لوحِ قرآنی میں شامل کر دی گئی بہت سوچ بچار کے بعد عقل میں یہ بات آئی کہ جنکو منزل نہیں ملتی وہ تو آمین ضرور کہیں گئے اور جنکو منزل مل گئی وہ الحمداللہ کہیں گئے خدا کا شکر ہے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے چاہنے والوں کو منزل مل گئی ہے اس لئے وہ الحمداللہ کہتے ہیں یہ منزل کا نام بارگاہِ محمدؐ و آلِ محمدؐ ہے۔

انڈیا کے ایک معروف ٹی وی چینل پر پاکستان کے ایک مشہور سکالر جنکا نام لینا مقصود نہیں ایک سوال و جواب کی نشست میں حروفِ مقطعات کو مہمل الفاظ سے تعبیر کیا جو کہ ان کے فکری یتیم ہونے کی واضع دلیل ہے۔ مہمل الفاظ کبھی قرآن میں نہیں آیا کرتے قرآن پاک کا ہر لفظ تو عظیم حکمت والا ہے اگر ہم انکی جستجو نہیں کرتے تو ہمارا قصور ہے۔ ایک روز سلطان العلماء مفسرِ قرآن علامہ غضنفر عباس ہاشمی تونسوی صاحب سے گفتگو کا شرف حاصل ہوا تو آپ نے لوحِ قرآنی کے مقصدِ نزول اور اس میں چھپی ہوئی کائنات کا مختصر اور جامع الفاظ میں تعارف فرمایا تو دل مچل گیا اور بے ساختہ منہ سے واہ، واہ سبحان اللہ نکلا۔ محترم علامہ صاحب نے بھی انسانوں کی اہلِ بیتؑ سے دوری کی وجہ سے یتیمی علم کا شکوہ کیا اور فرمایا کہ حروفِ مقطعات کی معرفت کی واحد شرط اہلبیتؑ سے قرب حاصل کرنا ہے اگر مودتِ اہلبیتؑ حاصل ہو جائے یہ اسرار الٰہیہ سمجھنے میں دشواری نہ آوے گی۔

میں نے محترم قبلہ علامہ غضنفر عباس ہاشمی تونسوی سے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ

آئندہ سال عشرہ مجالس جسکی خیرات محمدؐ وآلِ محمدؐ بالخصوص مخدومہ کونینؑ نے بندہ حقیر کو عطا کی ہے اس کا عنوان حروفِ مقطعات رکھا جاوے اور اسرارِ الٰہیہ کی مومنین اکرام کو پہچان کروائی جائے۔ قبلہ علامہ صاحب نے فرمایا کہ ظہیر بھائی یہ اتنا بڑا سمندر ہے کہ اسکو عبور کرنا نہ ممکنات میں ہے اور حروف، مقطعات کے چودہ خانوں کے ایک ایک لفظ پر بحث کی جائے تو صرف ایک لفظ کی شرح کے لیے کم از کم ایک عشرہ چاہیے شاید وہ بھی کم ہے یہاں تو 14 حروفِ مقطعات میں ان پر گفتگو ایک عشرہ میں ناممکن ہے بندہ ناچیز نے ہمت نہ ہاری اور آخرکار علامہ صاحب کو تبرک کے طور پر مختصر تعارف اور معرفتِ الٰہیہ کے لیے آمادہ کرلیا لہٰذا 2010ء کو محرم الحرام کی 26 تاریخ سے لیکر 5 صفر المظفر تک عزا خانہ قصرِ بتولؑ ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں اس مقدس عشرہ مجالس کا اہتمام کیا گیا جسکو سننے کے لیے مومنین بے حد پر عزم اور مشتاق تھے کہ ایسا مضمون جس پر آج تک کسی عالمِ دین نے گفتگو نہیں فرمائی اور یہ توفیق بھی سرکار علامہ کے نصیب میں آئی۔

حروفِ مقطعات کی آگاہی کے لیے ضروری ہے کہ علم الا اعداد اور علم الحروف پر کسی عالم کی گہری نظر ہو اور مکمل دسترس رکھتا ہو۔ کیونکہ ہر لفظ کو علمِ اعداد و علمِ حروف کی تائید حاصل ہوتی ہے اور پھر حروف مقطعات اپنے معنی کے ساتھ ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس دور میں علامہ غضنفر عباس ہاشمی تونسوی صاحب کو خداوند کریم نے محمدؐ وآلِ محمدؐ کی تائید کے ساتھ علمِ اعداد اور علمِ حروف کے علم سے نا صرف نوازہ بلکہ وہ ان علوم کے ظاہری اور باطنی اسرار سے بھی واقف ہیں۔

مومنین کا عظیم اجتماع مسلسل دس روز تک اس ذکر پاک کے انوار اور اسرارِ الٰہیہ سے مستفید ہوتے رہے اور آخر یہ حقیقت سامنے آئی کہ یہ عنوان علما اکرام کی رہنمائی اور

مومنین کرام کی معرفت کے لیے سنگِ میل ثابت ہوگا اس عشرہ کی مجالس اپنے مخصوص ایک گھنٹہ کے وقت سے بہت زیادہ بڑھ کر ہوئیں اور علامہ صاحب وقت کی بے حد کمی کا شکوہ کرتے نظر آئے۔ قارئین کرام سے میں درخواست کروں گا کہ حروفِ مقطعات کی سی ڈیز مارکیٹ سے حاصل فرما کر اسے ملاحضہ فرمائیں اور ان حروف کی طلسماتی حقیقتوں سے مستفید ہوں جب آپ اس لوحِ قرآنی کے حقائق سمجھ جائیں گے تو پھر اپنے دفتر، دوکان یا گھر میں لوحِ قرآنی کے فریم کو لگانے کا لطف کچھ اور ہی ہوگا یہاں یہ بات بھی گوش گزار کرنی ضروری ہے کہ علامہ صاحب کے عشرہ حروفِ مقطعات سے پہلے مختلف علما کرام نے اپنی تصنیف کردہ کتب اور مجالس عزا میں حروفِ مقطعات پر شاہد بحث نہیں کی مگر جونہی اس عشرہ کی سی ڈیز مارکیٹ میں آگئیں پھر میں نے دیکھا کہ حروفِ مقطعات پر کافی حضرات نے طبع آزمائی کی۔ خیر یہ بھی اچھا شگون ہے ذکر کو سن کر آگے نشر کر دینا بھی صدقہ جاریہ ہے مگر اس کے لیے ضروری ہے کہ جس شخصیت سے یہ گفتگو سنی جائے اس کا ذکر کر دینا بھی مردانگی ہوتی ہے۔

خداوند کریم علامہ غضنفر عباس ہاشمی تونسوی مدظلہ العالی کو مزید توفیق عطا فرمائے کہ وہ اہلبیتؑ کے در سے علم و عرفان کی خیرات لے کر ہم تک پہنچائیں تا کہ ہم اسرار الٰہیہ سے فیض یاب ہو سکیں (آمین)

سگِ درِ بتولؑ

سیّد ظہیر حیدر زیدی

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب علم کی بکھیری ہوئی کسی تجلی کو سمیٹنے کے لیے عقل بشری اگر اصول وضع کر لے تو اسے باضابطہ طور پر علم کی ایک شاخ کی حیثیت سے تسلیم کرلیا جاتا ہے اور اصولوں کی وضعداری اصل تک رسائی کی خاطر ہی کی جاتی ہے اور اگر کوئی عالم ہونے کی حیثیت سے انہی وضع کیے گئے اصولوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اصل سے روگردانی کر رہا ہے تو یا تو وہ اصول سے واقف نہیں یا اصل سے اور بفرضِ محال اگر اصول اصل تک رسائی نہیں دلا رہا تو اس علم کی وضعداری میں یقیناً تناقض رکھا گیا ہے فالھمھا فجورھا و تقواھا

علوم کو اگر دائرہء علم کے ارکان کے طور پر تقسیم کیا جائے تو ایک طرف سے تدوینی تاریخ بشریت میں مختلف قدیمی تہذیبوں کے اندر، ہزاروں سال پہلے میسوپوٹیمیا یا ایلام کی تہذیب (جسے ارض الرافدین اور بعد میں عراق کے نام سے جانا گیا) سے سومیریوں کے یہاں حروف کے معرض وجود میں آنے سے لے کر؛ علوم لغت اور آج کے زمانے میں علم کی لاکھوں شاخیں دائرہء علم کی ایک قوس ہیں جو کہ علوم ظاہریہ ہیں

دائرہء علم کی دوسری قوس علوم خفیہ کی ہے جس میں رمل، جفر، تکسیر، اوفاق، ریمیا اور سیمیا سے شروع ہو کر (جو علم حروف ہی کی شاخیں ہیں) مطلق مجرد حقیقت حروف واصوات پر ختم ہو جاتی ہے، اصولوں پر مبنی علم کا یہ دائرہ اصل نقطہ تک رسائی دلاتا ہے جہاں بات حرف سے شروع ہو کر حرف پر ختم ہو جاتی ہے، مگر بات یہیں ختم نہیں ہوتی حقیقت حرف میں عوالم کا وجود بذاتہ حروف کا رہین منت ہے اور لغیرہ خارج میں عوالم کا عرفان اسرار حروف میں مخفی ہے اوران عوالم کا علم بھی خواہ وہ مکتوبی، وجدانی صورت میں ہو یا عقلی الہامی صورت میں حروف ہی کا مرہون منت ہے

اسرار حروف اعداد میں ہیں اور تجلیات اعداد حروف میں، اعداد علویہ روحانیات کے لیے ہیں اور حروف دوائر جسمانیہ ملکوتیہ کے لیے، دوسرے لفظوں میں اعداد کی قوت عقلیہ عالم روحانی کی طرف اشارہ کرتی ہے اور حروف عالم جسمانی کی طرف، اعداد سر الاقوال ہیں اور حروف سر الافعال، عالم عرش اعداد ہے اور عالم کرسی حروف، اور حروف کی اعداد کے لیے نسبت کرسی کی عرش کے لیے نسبت ہے، اور آل محمد علیہم السلام سر اعداد میں سر عقل ہیں اور سر حروف میں سر روح، اور مرتبہء عقل؛ مرتبہء نفس علویہ ہی فیض اول ہے پس علم حروف علوم نافعہ میں سے ہی نہیں علوم عالیہ سامیہ میں سے ہے

دائرہء علم کی تکمیل پر حروف کے اسرار مطلقہ کی انجاذ کے بطون سے اٹھنے والے تمام حجابات پر ظہوریت کا حکم لگ جاتا ہے اگر علم حروف کی نسبت حروف مقطعات سے ہو جائے، علم حروف اپنے پورے عالم کی لا محدود وسعتوں سمیت عالم حروف مقطعات کا باب ہے، اس نسبت سے اگر اعداد سر الاقوال ہیں اور حروف سر الافعال؛ اعداد عالم عرش ہیں اور حروف عالم کرسی تو حروف مقطعات کی نسبت میں یہ تکوینی تعینات اعتباری میں

بدل جاتے ہیں کہ حروف مقطعات سر الاقوال کے مقام پر ظاہر ہوتے ہیں اعداد سر الافعال پر اور حروف سر الوجود پر، حروف مقطعات عالم عرش کے مرتبہ پر ظہور کرتے ہیں اعداد عالم کرسی پر اور حروف افلاک علویہ پر، کیونکہ حروف و اعداد کا سر حقیقتِ صوت میں نہاں ہے اور حروف مقطعات کا مشیت مطلقہ میں۔ حروف، اعداد اور حروف مقطعات کے باہمی مدارج میں صوت برزخ ہے جو وجوب و امکان کے مابین لزوم سے عبارت ہے ان کے مابین تفاوت وجوب و لزوم کا سا تفاوت ہے جو ان کے مدارج کے اعتبار سے ہے البتہ معرفت نقطہ میں ان کے مابین کوئی تفاوت نہیں کیونکہ یہ اولین خلق رحمٰن ہے و ما تریٰ فی خلق الرحمٰن من تفاوت

علامہ غضنفر عباس ہاشمی صاحب جیسی ہمہ جہت محیط علم شخصیت کا حروف مقطعات جیسے وسیع ترین موضوع پر پڑھے گئے عشرے پر دیباچہ لکھنا کاری دارد، اس عشرے میں انہوں نے اسرار حروف مقطعات کو اس کے باب یعنی علم حروف ہی کے ذریعے کھولا ہے ان کے اسلوب پر کچھ عرض کرنے سے پہلے مناسب ہوگا کہ علماء حروف کے اسالیب کو سامنے رکھا جائے

ابن خلدون نے اپنے مقدمے میں اپنے ہی زمانے میں رائج اصولوں کے مطابق اسرار حروف کو بیان کیا ہے جو آج کے علماء حروف کے مطابق تفہیم و تطبیق کے اعتبار سے مشکل ہیں اس نے زائرجہ السبتی کے عنوان سے ایک منظومہ نقل کیا ہے جس کے اڑتالیس اشعار میں اسرار حروف کو استخراج الاجوبہ، انفعال روحانی و انقیاد ربانی، مطارح الشعاعات، انفعال طبیعی اور طب روحانی وغیرہ کے حوالے سے بیان کیا ہے

اہل تصوف میں سے ابن عربی نے فتوحات میں معرفت حروف کے حوالے

سے اشعار و نثر میں دو فصول قائم کی ہیں اور ان کے مراتب قرار دیتے ہوئے ان کی جنس، ان میں رسل، امتیں اور ان کی نسبت سے معرفت اسماء کو بیان کیا ہے اور حرکات کو بھی حروف صغار قرار دیتے ہوئے عالم الفاظ و کلمات میں حروف کی نشأۃ اخریٰ کے اعتبار سے ان کے مزاج و مواد کی علمی تحلیل پیش کی ہے

داؤد انطا کی نے تذکرۃ میں حروف پر ان کے مادہ، ترکیب، طبائع، صورت مزاج، تقسیم اور ان کے کم و کیف پر بات کی ہے جس سے عزائم اور متصرف اور غایت تصرف کا استخراج کیا ہے اور اقسام حروف کو فلکیہ، علویہ، طبیعیہ، روحانیہ اور حقیقیہ اور پھر سفلیہ، جسدیہ اور رقمیہ، خطیہ لفظیہ میں تقسیم کیا ہے

رجب علی برسی نے مشارق میں علم حروف کو اللہ کے ودیعت کردہ اسرار کا خزانہ قرار دیا ہے جو کتاب مکنون میں علم مخزون ہے جسے مطہرین کے سوا کوئی مس نہیں کر سکتا مقربین کے سوا کوئی پا نہیں سکتا اور انہوں نے جس اسلوب سے اسرار حروف سے حجاب اٹھایا ہے سالک حروف مشاہدہ کر سکتا ہے کہ یہ دعویٰ صادقہ ہے علماء متقدمین میں سے توحید بالحروف کا اثبات رجب علی برسی کی کلی انفرادیت ہے کہ حروف کے معانی عقل میں ہیں، لطائف روح میں، صور نفس میں، انتقاش قلب میں، قوۃ ناطقہ لسان میں، سر مشکل سماعتوں میں، مخاطب اول مخترع اول ہے جو عقل نورانی ہے اور اس خطاب حق معانی حروف سے ہے اور سر مجموعہ حروف الف میں ہے جو اپنی قوۃ حقیقیہ میں تمام حروف سے عبارت ہے اور پھر انہوں نے معارف حروف کو امزجہ و طبائع و اعداد و ملائکہ حروف سے آگے بڑھتے ہوئے خلقت آدمؑ کے مرحلے تک بیان کیا ہے اور ہر حرف کے مخلوقات علویہ و سفلیہ سے تعلق کو بیان کرتے ہوئے حروف مقطعات کے اسرار کو انہی

اصولوں سے کھولا ہے

علماء حروف میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے علم حروف کی کسی ذیلی شاخ یا صفت کو کلی طور پر علم حروف قرار دیتے ہوئے تحلیل و تدریب کو پیش کیا ہے جن میں سے صاحب دائرۃ المعارف اور البونی بھی ہیں انہوں نے اس کی دوسری اخذ کو غلاۃ و مفوضہ کی اختراعات قرار دیا ہے مگر اس کے باوجود حروف کے کواکب سے تعلق اور ان کی طلسماتی حیثیت کو تسلیم کیا ہے مگر ایسے مفروضات کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہ جاتی جبکہ اسرار و معارف و مفاہیم حروف خود اھل البیت علیہم السلام سے متعدد مقامات پر ملتے ہیں جن میں سے اس عنوان پر صرف ذیلی طور پر کی گئی گفتگو ہی نہیں بلکہ صفات حروف کے عنوان سے معصومینؑ کے باقاعدہ خطبات موجود ہیں اور اگر ان سب میں سے کوئی بھی چیز موجود نہ ہوتی تب بھی باب علمؑ کا ''انا نقطة تحت الباء'' فرمانا علم حروف کی صبح ازل کی حیثیت سے کافی ہے

علماء حروف کے پیش کردہ ان اسالیب کے پیش نظر اگر ہم علامہ غضنفر عباس ہاشمی ادامہ بدوم الدوام کے بیان کردہ اسرار کا تجزیہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ علم حروف نے اپنا صدیوں کا سفر طے کر کے اس صدی میں غضنفر کو ایسا سنگ میل قرار دیا ہے جس میں علم حروف اپنے اصولوں کی تدریبات سے نکل کر عریاں حقائق کے عالم میں داخل ہو چکا ہے حقیقت حرف پر گزشتہ علماء میں سے واحد برسی ہیں جنہوں نے اسرار حروف کو اصولوں کے افہام سے آگے بڑھ کر اس کی حقیقی تطبیقات کی بلا تفاوت تجلیاں دکھائی ہیں جن کا مشاہدہ وہی کر سکتا ہے جو اصل تک رسائی کا سفر مکمل کر چکا ہو مگر علامہ ہاشمی نے ان چیزوں کو مکتوبی و ملفوظی کی بنیاد پر کھڑا کرنے سے لے کر اسرار تک کو جملوں میں کھولا ہے

جنہیں پانے کے لیے علماء حروف نے زندگیاں صرف کی ہیں مثلاً یہ کہ حروف کے اٹھائیس ہونے کی غایت کیا ہے؟ یہ کہ اہل تکسیر حساب میں صحیح استخراج کیوں نہیں کر پاتے؟ یہ کہ خط اور نکتہ کے مابین کیا اسرار پوشیدہ ہیں؟ کیفیت عبادت میں حرکت سے بننے والی صور کا اشکال حروف سے کیا تعلق ہے؟ نقطے کا حرف سے کیا تعلق ہے اور حقیقت نقطہ کیا ہے؟ امتداد نقطہ کیا ہے اور وجود کے ساتھ امتزاج نقطہ کیا ہے؟۔۔۔ اصولوں کے افہام کے بعد جب تطبیق پر معارف کے جو حجاب اٹھائے ہیں، اللہ اکبر! حروف کے زبر و بینات میں علیؑ کی تجلی، اعداد کی حقیقت پر مشتمل ادعیہء معصومینؑ اور صرف یہی نہیں؛ حاملین ارواح، باعثین ارواح، واحد واحد کے امتیاز میں علیؑ کی تجلی، صراط علیؑ حق نمسکہ کی حقیقی عرفانی حرفی تحلیل،۔۔۔

علامہ صاحب کے عشرہ پڑھنے سے لے کر جب تک یہ کتاب باقی ہے اگر کوئی پہنچنے والا رسائی حاصل کر سکے تو وہ مشاہدہ کرے گا کہ اگر حرف اسی تجلیء ولایت علیؑ ہے تو حرف کونی تجلیء علیؑ، اگر حرف کونی تجلیء ولایت علیؑ ہے تو حرف عینی تجلیء علیؑ، اگر حرف عینی تجلیء ولایت علیؑ ہے تو حرف مطلق تجلیء علیؑ، اگر حرف مطلق تجلیء ولایت علیؑ ہے تو حرف غیر متصوت تجلیء علیؑ، اگر حرف غیر متصوت تجلیء ولایت علیؑ ہے تو صوت میں مخفی بھی علیؑ، صوت کو چھپانے والا بھی علیؑ اور صوت کو اپنی مشیت سے غیر منطق و منطق کی صورت میں ظاہر کرنے والا بھی علیؑ اور اگر صوت کی ہر جہت میں علیؑ کی تجلی ہے تو صوت کی حقیقت عظمٰی علیا مطلقہ سے پھوٹنے والی حقیقت پر پڑنے والا حجاب ولایت علیؑ۔۔۔

قادر مطلق سے دعا ہے کہ بارالٰہا! تیرے فضل کے جاری کردہ چشمے سے خضرؑ نے پی کر حیات پالی، بارالٰہا! اپنے علم کے جاری کیے ہوئے چشمہء غضنفر کو عمر خضرؑ عطا فرما

اور دعا ہے کہ رب قدیر فرقان حیدری صاحب کی جانب سے اشاعت کے اس سلسلے کا جاری رہنا ان کے لیے مبارک قرار دے اور فیض کا یہ سلسلہ مسبب الاسبابؑ کے فیض سے جاری رہے

احقر العباد علی رضا الساجی
جامع الثقلین

پہلی مجلس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو عنوان ہے میرا...... مشکل اس قدر ہے کہ بڑے بڑے علم کے دعویداروں کو سمجھ تک نہیں آیا۔ یقین مانیے علم الحروف اور علم الاعداد پر عبور رکھنے والے علماء کی تعداد کا ہندسہ 14 سو سال میں 100 کو بھی عبور نہیں کر پایا۔ تہتر فرقوں میں 100 عالم بھی ایسے نہیں جو علم الحروف پر پورا عبور رکھتے ہوں اور وہ چیز میں نے عوام کو سمجھانی ہے۔ جی...... کام اتنا مشکل ہے لیکن جس دل کے نگر میں علی علیہ السلام کا بسیرا ہے وہ ان شاء اللہ اسے سمجھے گا بھی اور بہت کچھ جھولیوں میں ڈال کر بھی جائے گا۔ بڑے بڑوں نے تفسیروں میں حدیثوں میں یہ لکھ دیا ہے کہ یہ جو حروف مقطعات ہیں' پہلی بات تو یہ ہے کہ تلفظ "مقطِعات" نہیں "مقطَعات" ہے "قطع کیے ہوئے حروف"۔ اور یقین مانیے جو کچھ 14 میں سے کسی کسی نے کسی کسی موقع پر کچھ اشارے چھوڑے ان کو علمائے عارفین نے جمع کیا تو بس یوں سمجھئے کہ 10 لاکھ سمندروں میں سے ایک قطرہ' حیران کیوں ہو گئے ہو۔ میں نے کہا ہے کہ 10 لاکھ سمندروں میں سے ایک قطرہ...... اور وہ ایک قطرہ اتنا پھیلا ہے کہ لاکھ سمندر بن گئے ہیں

لوگوں نے کہا کہ جی...... یہ حروف مقطعات اکیلے حرف کا کوئی معنی نہیں ہوتا
اس لئے یہ بے معنی ہے...... جو بے معنی گفتگو کرے وہ کم از کم اللہ نہیں ہوتا۔
کہہ دو قرآن لایعنی گفتگو کا مرقع ہوگا...... ایسی بات نہیں...... چلیں نعیم بھائی
...... اللہ کی کتاب تو پھر کلام الٰہی ہے...... من حیث العلم بھی ہر ہر حرف کا معنیٰ ہے۔
حیران ہو گئے ہونا...... بھئی یہ مجالس چلتی رہیں گی اور رات تک حقائق ان شاء
اللہ آپ تک پہنچتے رہیں گے۔ ایک دو مجالس پہلے مجھے چاہئیں...... آپ کو ان حروف
کے کچھ اصول سمجھانے کیلئے تا کہ جب میں اس وادی میں سفر کروں تو آپ کو اجنبی محسوس
نہ ہو...... اچھا اب علماء سے پوچھیئے کہ تم کہتے ہو کہ ایک حرف کا معنیٰ نہیں ہوتا...... سب
سے بڑی جہالت یہی ہے...... "نٓ"...... جانتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ آج جان لو......
چھوٹی سے چھوٹی آیت...... ایک حرف کی ہے۔
پڑھو قرآن میں تین جگہ یہ ہیں...... صٓ۔ والقرآن ذی الذکر...... صٓ......
ایک حرف ہے...... ایک پوری آیت ہے...... نٓ۔ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُ وْنَ...... نٓ......
ایک حرف ہے...... ایک پوری آیت ہے...... قٓ۔ والقرآن المجید...... قٓ...... ایک
حرف ہے، ایک پوری آیت ہے...... نٓ...... ایک حرف ہے۔ عربی میں دوات کو بھی
...... نٓ...... کہتے ہیں، مچھلی کو بھی...... نٓ...... کہتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ کہہ رہا ہے کہ "
وَذَالنُّوْنِ اِذْذَهَبَ مُغَاضِباً"...... جب نٓ والا نبی غضبناک ہو کے چلا۔
پلے پڑ رہی ہے میری بات...... یعنی مچھلی والا...... یونس کا لقب
ہے "ذوالنون"۔ ن والا۔ تو ہوا نہ معنی ایک حرف کا۔ چلو سردار صاحب کچھ اور نہ ہو ق

کے اور معنی علماء کو نہ بھی آئیں، کوہ قاف تو سنا ہوا ہے۔ق ایک پہاڑ ہے......فقط ق لکھو نا دو نقطوں والا اور اس کے نیچے زیر لگا دو اس کے معنی ہوتا ہے بچ یا بچا۔ یہ پڑھتا نہیں ہے کہ وَقِنا عذابَ النّار...... ہیں۔ جی۔ یہ نا تو ضمیر متکلم ہے۔ ت کے کیا معنی ہیں ضمیر صاحب آپ اوپر آ ؤ نا۔ کہ ہمیں بچا تو معنی ہوئے نا۔ ہیں ص کے خواہ کوئی معنی نہ بھی سنے ہوئے ہوں مولویوں نے...... یہ تو خود کہتے ہیں کہ میں اس سوال کے جواب میں ص کرتا ہوں۔یعنی ہاں کرتا ہوں۔ تو معنی حروف کے ہوتے ہیں۔ ایک حرف کی ظہیر بھائی......آیت۔ جو سب سے چھوٹی ہے۔اور اب میں دیکھوں گا کہ داد دینے کون آیا ہے اور حقیقت سننے کون؟ اور جو قرآن کی سب سے بڑی آیت ہے وہ کتنی ہے؟ وہ ہے آیت متعینہ۔یاایھاالذین امنوا

اس آیت کے ایک سو تینتیس کلمات ہیں۔ پہنچنے والوں کو غضنفر کہتا ہے واہ...... چھوٹی آیت کا ایک ایک حرف اور سب سے بڑی آیت کے ایک سو تینتیس کلمے اور ایک سو تینتیس ہی عدد ہیں عباسؑ کے۔

یعنی اللہ نے اشارہ یہ چھوڑا ہے کہ قرآن کی سب سے بڑی آیت ہے وہ جو علیؑ کے عباسؑ کی برابری کرتی ہے......واہ ...... واہ...... سمجھ میں آ رہی ہے میری بات...... بڑے اسرار ہیں...... بڑے ہی لفظ...... بڑے ہی حقائق ہیں......اور میں نے کہا ہے کہ آنے والی مجالس میں آہستہ آہستہ آپ کو

ان شاء اللہ پتہ چلیں گے۔ایک روایت ہے کہ ایک آدمی نے سلطان کربلاؑ سے پوچھا کہ مولاؑ یہ ک، ہ، ی، ع، ص کیا ہیں؟ تو وقار بھائی مولاؑ نے اسے بتایا نہیں کہ یہ

کیا ہیں جو جواب دیا مولاؑ نے دل پر لکھنا۔ فرماتے ہیں لو فصّلتُ لک لمشیتَ علی الماء اگر میں تمہیں ان کی تشریح بتادوں تو تم پانی پر چلنا شروع کردو گے...... واہ......واہ...... پلے پڑی میری بات...... نعرۂ حیدری...... صلواۃ...... جیتے رہو۔ خدا کی قسم یعنی میں نے کہا ہے نا کہ بڑے بڑے علم کے دعویداروں کو یہ باتیں سمجھ نہیں آتیں اور آپ سمجھ رہے ہیں...... یہ علیؑ کو بے سوچ ماننے کا ہی انعام ہے۔ اب میرے شہنشاہ نے کیا کہا تھا......لو فصّلتُ لک لمشیتَ علی الماء

اگر میں اس کی تفسیر بتادوں تو تو پانی پر چلے گا۔ آئیں مولانا ایک دعا کی طرف لے چلوں۔ اَسئَلُکَ بِالاِسمِ الَّذی یُمشیٰ بِہ عَلَیَ الماء کَمَا یُمشیٰ بِہٖ عَلَیٰ جُدَرِ الاَرضِ

اے اللہ تجھے تیرے اس اسم کا واسطہ جس کے ذریعے پانی پر چلا جاتا ہے جیسے زمین پر...... پلے پڑی نہ میری بات...... ہاں...... تجھے تیرے اس اسم کا واسطہ جس کے ذریعے پانی کی موجوں پر ایسے چلا جاتا ہے جیسے زمین کی وادی پر اور حسینؑ کہہ رہے ہیں کہ اگر میں ق' ح' ص' ع کا بتادوں تو تو پانی پر چلنا شروع کردے گا تو ماننا پڑے گا کہ یہ اللہ کا اسم ہے۔ واہ......واہ...... سمجھ میں آرہی ہے میری بات...... ہاں...... یہ کل کی مجلس میں آپ کو میں بتاؤں گا...... میں نے بڑے بڑوں کو کھنگالا ہے...... اٹھائیس حروف تہجی ہیں۔ عزت حیدرؑ کی قسم یہی تک نہیں پتہ علم کے دعویداروں کو کہ یہ اٹھائیس کیوں ہیں؟ آخر حرفوں کا خالق اللہ ہے۔ عیون اخبار الرضا میں آپ کو یہ حدیث ملے گی تمہارے آٹھویں امامؑ نے یہ فرمایا کہ "اِنَّ اللہَ خَلَقَ الاِبتداعَ وَا'' ختراع ثُمَّ خلق

الحروف فجعلها فعلامنه قال له کن فیکون"

آخری بندے تک سر اٹھاتا۔ فرمایا اللہ نے پہلے ابتداع کو خلق کیا' ابتداع......

انتہا والی ابتداء نہیں' اس کے آخر میں......ع......ہے۔

ا......ب......ت......د......ا......ع......ابتداع......اور اختراع کو خلق کیا۔

وقت نہیں......ابتداع سے مراد رسولؐ اور اختراع سے مراد شاہ نجفؑ......واہ......واہ......

جی......منبر سے کہہ رہا ہے غضنفر...... اور پوری عالمانہ انداز ذمہ داری سے۔ مرتبہ

ابتداع حقیقت محمدیہؐ اور مرتبہ اختراع حقیقت علویہؑ...... پہلے ان کو خلق کیا......ثم خلق

الحروف......اور ان کے بعد اللہ نے حرف خلق کئے۔ سمجھ میں آ رہی ہے بات میری......

حقیقت محمدیہؐ کو بنایا' حقیقت علویہؑ کو......پھر حرف......ابھی آدمؑ کہاں آدمؑ کی روح

نہیں......ساری کائنات حرفوں کے بعد...... یہ حرفوں سے پہلے......اسی لئے تو علیؑ

فرماتے ہیں کہ "اِنَّا الَّذی لایقع علیه اسم و لاشبه"......حروف......میں وہ ہوں

کہ جس کا کوئی نام نہیں۔......نعرہ......نعرہ......فرمایا......نہ مجھ پر کوئی اسم واقع ہوتا ہے

ہوا ہے اور نہ ہی میرے لئے کوئی تشبیہ کیونکہ اسم حرفوں سے بنا ہے اور میں حرفوں سے

پہلے......سمجھ میں آئی بات......یاعلیؑ یہ سارے حلالی ہیں......یہ سارے موالی ہیں......

تو تو حرفوں سے پہلے میں نے تو اللہ کے لئے بھی اسم پڑھے ہیں۔ وہ خالق ہے......

رازق ہے......ممیت ہے......قادر ہے......بصیر ہے......علیم ہے......فرمایا "یہ سب

میرے لئے ہیں......سمجھ میں آئی بات......جاگتے رہنا......فرمایا" یہ سب میرے لئے

ہیں......اس کا اسم......فرمایا......جاہل نہ بن اس کا اسم میں ہوں......واہ......نعرہ......

حروف کتنے قدیم ہیں۔ان کا با قاعدہ الگ ایک عالم ہے۔جیسا کہ عالم سعد
......عالَم نفوس...... عالَم ارواح......ایسے ہی عالَم حروف...... اور تمہارا عالم اس کے
مقابلے میں ایک قطرہ بھی نہیں۔ واہ......ایک نقطے کا جعفر نقوی...... جو عالَم ہے وہ
تمہاری کائنات سے سوا تین لاکھ گنا سے بھی زیادہ بڑا ہے...... چلے پڑی بات
......ناں......نہیں پڑی چلے...... آپ نے یہ وضعداری میں کہہ دیا...... یہ سنا ہے جو
کائنات کی حقیقتیں ہیں......وہ ایک سو چودہ کتابوں میں ہے' جو ایک سو چودہ کتابوں میں
ہے......وہ قرآن میں ہے' جو قرآن میں ہے' وہ یٰسؔ میں ہے...... جو یٰسؔ میں ہے وہ
فاتحہ میں ہے......جو فاتحہ میں ہے......وہ بسم اللہ میں ہے......جو بسم اللہ میں ہے......وہ
ب......میں ہے اور جو......ب......میں ہے وہ نقطے میں ہے یعنی نقطہ اپنے اندر قرآن
رکھتا ہے......واہ......واہ......جی......اور لوح سے ایک حرف اپنے اصلی پیکر میں آ جائے
تو تمہاری دنیا میں سما نہیں سکتا۔اور قرآن کے حروف 3 لاکھ پچیس ہزار دو سو پچاس ہیں۔
اور حرف قرآن کے 3 لاکھ پچیس ہزار دو سو پچاس کے برابر چاہیں نقطے کو......اور الف۔
الف کیا ہے' امتداد نقطہ کا نام ہے الف......یعنی الف کو پھیلاؤ۔ نقطے کو یہ قلم سرکنڈے
والا قلم اس کے چار نقطے لگاؤ تو الف بنتا ہے۔تو اب الف کو تمہاری دنیا سے 13 لاکھ سے
بھی زیادہ بڑے عالم چاہیں۔جی......اب دیکھنا جاؤ لے جاؤ تمام دنیا کے عالموں تک
یہ غضنفر کا پیغام ہے حروف کا عالم ہے اور تمہاری دنیا سے اربوں گنا بڑا۔ان حرفوں میں
ظہیر بھائی رسولؐ بھی ہیں' ان حرفوں میں نبی بھی ہیں' ان حرفوں میں امام بھی ہیں' ان
میں ناطق بھی ہیں' ان میں صامت بھی ہیں۔اور حرفوں کا خالق اللہ بس یوں سمجھو کہ

تمہارے مولا علی نے عالم حقیقت میں جو تجلیاں بکھیریں وہ کسی عالم میں عرش بنا' وہ کسی عالم میں کرسی بنی' وہ کسی عالم میں جنت بنی وہی تجلی کسی عالم میں حرف بنے' پلے پڑ رہی ہے میری بات ...... یہ روشنی کے پیچھے۔جن لوگوں کو تعویذات' عملیات' نقوش' تکسیر اور جفر کا شوق ہو ان کو بھی اس عشرے میں دریا ملیں گے ہاں بشرطیکہ تھوڑی سی عقل رکھتا ہو۔سر اٹھانا' اور میں ان غلطیوں کی نشاندہی بھی کروں گا جن کی وجہ سے تمہارے حساب غلط ہو جاتے ہیں' جس وجہ سے تمہارے نقش بے تاثیر ہو جاتے ہیں...... پلے پڑ رہی ہے بات......گھبرا تو نہیں گئے۔

مولانا حروف ابجد' ھوز' حطی' کلمن' سعفص' قرشت' ثخذ' ضظغ۔

یہ علماء نے انہیں ڈھالا ہے اپنے مطلب کے لئے اصل میں پتہ ہے راز کیا ہے عرش کے ہیں چار قائے' چار پائے کیونکہ عرش کے ہیں اور ہر شے کی دو جہتیں ہوتی ہیں۔اندرونی' بیرونی' مثلاً یہ پایہ ہے نہ عرش کا۔اور ہر ہر جہت پر ایک ایک فرشتہ ہے ۔ایک ایک حرف کی ایک ایک جہت اسی لئے سورۃ حاقہ میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ

يحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية

قیامت کے دن آٹھ اٹھانے والے عرش کو اٹھا کر لائیں گے۔چونکہ چار پائے ہیں ایک ادھر سے اٹھائے گا ایک اندر سے......میں بتاؤں تمہیں عرش کا جو ظہیر بھائی پہلا پایہ ہے' اس کی باہر کی سطح کا جو حامل ہے اس فرشتہ کا نام ہے الف......اب پتہ نہیں میری کتنی محنت لگی ہے یا میں ایسے تمہاری جھولی میں ڈال رہا ہوں۔میں نے اس دشت تحقیق میں کتنے گھوڑے دوڑائے ہوں گے۔جو بائیں پائے کے اول کی بیرونی سطح کو

اٹھائے ہوئے ہے اس کا نام الف...... جو دوسرے کو اٹھایا ہوا ہے باہر سے...... اس کا نام ہے ابجد...... اب شبیہ شیرازی...... یہ راز میں منبر سے نہیں کھول سکتا کہ الف دو دفعہ کیوں ہے؟ ایک دفعہ مطلق الف...... ایک دفعہ...... ہاں...... ابجد کے ساتھ...... ہاں...... چلو...... کوئی تو دعا دے گا یہ بھی بتا دوں کہ یہ حرف ہیں اٹھائیس۔ الف سے ے تک یا ابجد کی الف سے غ تک۔ ابجد میں پہلا حرف الف ...... آخری...... غ...... درحقیقت...... غ...... بھی الف ہے...... کتنے حرف ہیں اٹھائیس...... اور دیکھیں ...... ا...... ب...... ت...... یہ ہے اس کی صورت ملفوظی۔ ایک ہوتی ہے صورت مکتوبی۔ وہ کیسے ہوتی ہے...... ا...... ل...... ف...... ا...... ہوتی ہے نہ...... خدا کی قسم جو مولویوں کو برسوں میں نہ ملے وہ غضنفر تمہیں لمحوں میں دے رہا ہے۔ ایک الف یوں ایک...... ا...... ل...... ف...... الف...... ایک...... ب...... ایک ہوتی ہے ب...... ا...... با...... ایک ل...... یوں...... ایک ل...... ا...... م...... یوں۔ یہ ہے صورت مکتوبی...... صورت ملفوظی میں حرف ہیں اٹھائیس۔ اور جب صورت مکتوبی میں لکھو پھر ہیں بہتر...... واہ...... واہ...... نعرہ......

صورت ملفوظی میں اٹھائیس...... اور وہ اٹھائیس کیسے ہیں؟ چودہ نقطے والے چودہ بے نقط...... واہ...... سمجھنے والی بات ہے یہ میری...... اٹھائیس حرف چودہ نقطہ دان۔ واہ...... اور چودہ بے نقط۔ جو نقطے والے حرف ہیں وہ علم الحروف میں جسد کہلاتے ہیں جسم...... بے نقطے روح کہلاتے ہیں...... یعنی چودہ کی غیبت...... چودہ کی تجلی یہ ہیں ملفوظی...... مکتوبی میں بہتر...... ایک...... پانچ...... بارہ...... چودہ...... ستر......

بہتر...... جو حاکم ہیں...... اعداد کی دنیا پر...... خدا کی قسم اللہ نے تمہارے پاس ایسی کھلی دلیلیں رکھ دی ہیں تم غور ہی نہیں کرتے...... انگلیاں کتنی ہیں؟...... پوریں کتنی ہیں؟ چودہ...... یعنی یہ پانچ...... ایک ہی جاں سے ہیں...... ایک ہی جان ہیں نہ۔ حصے پانچ...... پھر جب ان کے اجزا بنے تین...... تین...... تین...... تین...... بارہ...... دو...... چودہ...... ضرب اور تکسیر کا قانون ہے علم الاعداد اور علم الحروف میں اب چودہ کو پانچ سے ضرب دو...... ستر...... اور کن کے عدد...... ستر...... تمہارے ہاتھ پہ ستر لکھ کر اللہ نے بتا دیا یہ کہ میرا ''کن'' بھی ید اللہ کے پاس ہے

اسی لئے پہلے تو یہ کہنا مشکل اتنا ہے کہ ہر عالم کی سمجھ میں نہیں آتا...... ٹھیک ہے نا...... اور پھر اگر کوئی تھوڑا بہت سمجھ بھی لے تو وہ مشکل اتنا ہے کہ پھر وہ عامتہ الناس کو آسان کر کے سمجھا نہیں سکتا۔ ہاں...... میں اس ایک عشرے میں تمہیں عالم بنا دوں گا علم الحروف کا انشاءاللہ...... پھر تم حرفوں سے خود اتنا کھوج لگا لو گے کہ جس حرف کو ٹٹولو گے جس حرف کے چہرے سے پردہ اٹھاؤ گے کہیں...... پانچ...... کہیں بارہ...... کہیں چودہ...... کہیں بہتر...... واہ...... ایسے نظر آئیں گے...... ہاں...... جی بات کہاں تھی؟ عرش کا پہلا پایہ اس کی باہر کی سمت کا حامل...... اچھا...... شاباش...... الف...... دوسرے کا ابجد اور اب ہم لکھتے ہیں ھوّز...... لیکن تیسرے پائے کے ظاہر کا جو حامل ہے یعنی وہ فرشتہ اس کا نام ہے ہوزح...... ہلال والی ہ...... واؤ...... ز...... اور ج والی ح...... تو جنہوں نے اس...... ح...... کو حطی میں شامل کر دیا ہے ان کے حساب صحیح نہیں...... تمہارے سرداروں نے تمہیں کیا کچھ نہیں بتایا...... تھک گئے ہو تو چھوڑ دوں...... تیسرے

کا نام ہوزح اور جو چوتھا قائمہ ہے عرش کا اس کے ظاہری تخت کو اٹھانے والے مؤکل کا نام ہے...... طیکل ...... ط ...... ی ...... ک ...... ل ...... طیکل ...... اب پھر واپس آؤں ...... پھر واپس آؤں ...... تمہارا کام سوچنا نہیں ...... ہاں ...... مہنگا نہیں ہے یہ ...... چلو میں تمہیں آج رات کی مہلت دیتا ہوں ...... میں اپنی بڑائی بیان نہیں کر رہا ...... بڑائی نجف والے کی ہے ...... میں نالی کے کیڑے سے بھی حقیر علم بانٹنے والے کی خیرات ہے کل تک کی مہلت ہے تمہیں دنیا میں پاکستان کی بات نہیں کر رہا دنیا میں جہاں جہاں فون کر سکتے ہو کر کے یہی پوچھ لینا علماء سے کہ حرف اٹھائیں کیوں ہیں کوئی بتا دے تو بیعت نہ کر لوں تو بات کرنا ...... واہ ...... واہ

سب سے پہلے (سلطان العلماء کی صحت و سلامتی کیلئے ایک آواز بلند نعرہ حیدری ...... نعرہ حیدری ......)

جی ...... الف ...... ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ...... آزما لو 24 گھنٹے ہیں تمہارے پاس ...... الف ...... ابجد ...... ہوزح ...... طیکل ...... اب اندر کی طرف سے آ جاؤ۔ قائمہ اول کی جو اندرونی جہت کو اٹھانے والا ہے اس مؤکل کا نام ہے۔ منسع ...... م ...... ن ...... س ...... ع ...... منسع ...... دوسرے قائمے کو اندر سے اٹھانے والے کا نام ہے ...... فصقر ...... ف ...... ص ...... ق ...... ر ...... مجھے مومن کی خاموشی سے بڑا ڈر لگتا ہے۔ ہاں ...... اس کا نام فصقر ...... تیسرے قائمے کو جو اندر سے اٹھا رہا ہے اس کا نام شتخ ...... چوتھے قائمے کو جو اندر سے اٹھاتا ہے اسے ذضظغ ...... وہ عرش کے قائمے کو بھی اٹھائے ہوئے ہے اور عقل پہ مؤکل ہے ......

اب تم نے اگر کسی کو عقل بڑھانا ہے' کسی کند ذہن بچے کے دماغ کو تیز کرنا ہے اس کا نقش بنانا ہے تو اس سے مدد مانگو۔ میں نے کہا ہے نا ساتھ کے ساتھ کئی لوگوں کا بھلا ہوگا۔ اب ہر چیز ہاشمی میں کھول کر بیان نہیں کروں گا۔ ہاں...... اشارہ صاحبان اشارہ کے لئے چھوڑے جا رہا ہوں۔ یہ جو الف ہے یہ عقل پر ہاں عقل اس کے قبضے میں ہے۔ جو ابجد ہے عرش کو بھی اٹھائے ہوئے ہے اور...... روح کا مؤکل ہے ابجد...... روح کا۔ ہوز ح قائے کو بھی اٹھائے ہوئے ہے اور نفس کا مؤکل ہے طیکل قائمہ بھی اٹھائے ہوئے ہے اور دل کا مؤکل ہے۔ دلوں میں پاکیزگی اتارنا ہو' عرفان پیدا کرنا ہو ان حرفوں کو یاد رکھنا...... طیکل...... یہ...... ط...... کا اعجاز ہے اور...... ط...... کے عدد علی حسین...... 9 ہیں۔ نیا درس دوں۔ یہ دل پر مؤکل ہے۔ پھر اندر آ جاؤ...... منسع...... یہ حرارت کا مؤکل ہے۔ کائنات میں جہاں حرارت ہے' نبضوں میں ہو یا ایمان میں...... واہ...... اس کا مؤکل یہ ہے...... منسع...... فصقر...... یہ برودت کا مؤکل ہے۔ جہاں بھی کائنات میں ٹھنڈک ہے اس کے قبضے میں ہے...... جاگتے رہنا۔ شتثخ...... جو تیسرے پائے کی اندر کی جہت کو اٹھائے ہوئے ہے یہ رطوبت کا مؤکل ہے...... تری کا...... اور ذضظغ...... جو چوتھے قائے کے اندر ہے یہ یبوست کا مؤکل ہے...... خشکی کا...... تنزل الملائکۃ و الروح فیھا باذن ربھم من کل امر......

فرمایا: سارے فرشتے بھی...... روح کلی...... بھی شب قدر میں زمین پہ آتے ہیں ہر امر لیکر...... جاگو جاگو...... جو یوں سکڑے سمٹے بیٹھے ہو...... سر اٹھاؤ...... اگر علی کی ولاء پر بھی تمہارا سینہ نہیں پھولے گا تو کب پھولے گا۔ یہ سارے عدد تھے...... مولا یہ تیرا

Presented By: https://jafrilibrary.com

موالی ہے ہم نے اسے عقل دے دی ہے یہ تیرا منکر ہے...... اسے ہم نے بے عقل کر دیا ہے...... ٹھیک کیا ہے یا غلط...... واہ...... واہ...... علی شہنشاہ...... حسین بادشاہ...... علی شہنشاہ...... حسین بادشاہ......

پلے پڑ رہی ہے بات...... روح کا مؤکل آ جاتا ہے مولا یہ تیرا حب دار ہے ہم نے اسے طاہر روح عطا کی ہے...... مولا یہ بچہ حرامی ہے ہم نے اسے خبیث روح دی ہے۔ مولا تو راضی ہے تو دستخط کر...... بدلنا ہے تو بدل...... اب یہ سوال ان مؤکلین سے کرو رہتے عرش پے ہو...... خدائی اللہ کی ہے زمین پر میرے امام سے دستخط لینے کیوں آئے ہو؟ سعادتیں قبلہ جملہ کہنے لگا ہوں اگر میرے سامعین کے پلے پڑ جائے تو مجھے محنت کا پھل مل گیا۔ سعادتیں ولایت سے ملتی ہیں ورنہ طارق...... اللہ بھی الف سے لکھا جاتا ہے، ابلیس بھی الف سے لکھا جاتا ہے۔ واہ...... واہ...... نعرہ حیدری

ورنہ اللہ بھی الف سے ہے، ابلیس بھی الف سے ہے۔ کیا یہ دونوں الف ایک جیسے ہیں...... واہ...... واہ...... جی...... مولا کو بھی مانتا ہے۔ مولا یہ سال بھر بارشوں کا پروگرام ہے۔ ٹھیک ہے تو دستخط فرمائیے۔ ردوبدل کرنی ہے تو حکم دیجئے۔ زندیق...... سمجھتے ہو دہریہ...... لادین...... خیبر شکن کے سامنے اس نے کہا یہ قرآن اللہ کا کلام نہیں ...... اللہ کا ہوتا تو اس میں اختلاف نہ ہوتا۔ فرمایا جاہل اپنی سمجھ کے اختلاف کو کلام الٰہی کا اختلاف جان رہا ہے۔ سوال اس کے بہت سے ہیں جو میرے موضوع سے تعلق رکھتا ہے وہ جملہ سنانے لگا ہوں۔ کہنے لگا نہیں...... یہ دیکھو کہیں قرآن میں ہے کہ میں نے یہ کیا...... کہیں ہے کہ ہم نے یہ کیا...... آخر اللہ ہیں کتنے؟...... ہاں...... جملہ ہدیہ کر رہا

ہوں۔ کتنے اللہ ہیں' کبھی کچھ کہتا ہے کبھی کچھ۔ فرمایا جاہل وہ ایک ہی ہے۔ تو پھر یہ ہم کیوں ہے؟ فرمایا اجری فعل بعض الاشیاء علی ایدی من اصطفی من امنائه......

کہا اللہ اپنے امینوں میں سے جس کو مصطفیٰ کر لے کوئی کام اس سے بھی کراتا ہے۔ واہ...... کوئی کام اپنے امینوں میں سے جو مصطفیٰ ہیں ان کے ہاتھوں سے جاری کراتا ہے و کان فعلهم فعله وامرهم امره......

چونکہ ان کا فعل' اس کا فعل ہے چونکہ ان کا امر اس کا امر ہے اس لئے وہ کہتا ہے...... ہم نے کیا...... اس نے پوچھا من هل حج

یہ حجتیں ہیں کون؟ جاگنا۔ قال هم رسول الله و من حلّ محلّه......

فرمایا ایک تو معصوم اور دوسرے وہ جو اس کی جگہ بیٹھ سکیں۔ نعرہ...... واہ......

هم رسول الله ومن حلّ محلّه......

ایک تو رسول دوسرے وہ جو اس کی جگہ بیٹھ سکیں...... آخر بشریت تحقیق کیوں نہیں کرتی؟ بشریت نے رسول کی جگہ بیٹھنے کی ہمت ہی نہیں کی۔ اور کوئی صدیوں کی بات نہیں پچھلے عشرے میں اسی منبر سے تمہیں بتا چکا ہوں کہ کیسے سیڑھیاں چھوڑی گئیں...... لیکن جب یہ آیا...... یہ کہنے والا...... وہیں جا کے بیٹھا جہاں محمد بیٹھتے تھے...... پلے پڑ رہی ہیں میری باتیں...... نعرہ...... جدھر ہو جب تک تمہارا دل چاہے یہاں لکھنا زندیق ہے' بات مانتا جا رہا ہے۔ کاش منکر مولوی دہریہ ہی ہوتا۔ یہ راز کی باتیں کسی کو بتانا نہیں اللہ کے منکر کا علاج ہے' رسول کے منکر کا علاج ہے علی کے منکر کا

علاج ہی نہیں ہے۔علی حق......علی حق......علی حق......علی حق......نعرہ......

کیونکہ توحید و رسالت کے انکار کا نام زخم ہے۔علی کے انکار کا نام ناسور ہے......اورناسور چلتا کہاں سے ہے......بس سمجھنے والے پہنچ گئے۔جی......میری طرف دیکھو۔دہریہ ہے شیطان مانتا جارہا ہے اچھا یہ ججتیں رسول اور جو اس کی جگہ بیٹھیں۔ماذا ک الامر......

امر کیا ہے؟

فرمایا: الذی بہ تنزل الملائکۃ فی الیلۃ التی یفرق فیھا کلّ امر حکیم من خلق و رزق وأجل وعمل و عمر و حیاۃ و موت و علم غیب السماوات والارض والمعجزات التی لاتنبغی الا اللہ و اصفیائہ والسفرۃ بینہ و بین خلقہ وھم وجہ اللہ الذی قال(فاینما تولو افثم وجہ اللہ)......

فرمایا: یہ امر وہ ہے کہ شب قدر میں فرشتے زمین پر لاتے ہیں خلق کرنا، رزق دینا، اعمال کرنا، یعنی کتنے پیدا ہوں گے، کتنا رزق ملے گا، کون کتنا عمل کرے گا، کیا کرے گا؟ کس کی زندگی کتنی ہوگی؟ کون کب جئے گا، کون کب مرے گا؟ علم لیکر آتے ہیں۔ وہ غیب السموات والارض......زمین و آسمان کے غیب کی منظوریاں لینے آتے ہیں۔تھک جانے کا تو ظہیر بھائی غضنفر کے پاس علاج ہی کوئی نہیں۔ میں نے تو جو لے بیٹھے ہیں تو ٹامک ٹوئیاں مار رہا ہے غیب جانتے ہیں......یہ غیب کی منظوریاں دیتے ہیں؟ واہ......

والمعجزات التی لاتنبغی الا اللہ واصفیائہ......

اور وہ معجزات لیکر آتے ہیں منظوری کے لئے جو یہ اللہ کے شایان شان ہے یا اس کے سفیروں کی...... یا اللہ کی شان کے مطابق یا اس کے سفیروں کی اور وہ وجہ اللہ ہیں جن کے بارے میں اللہ قرآن میں کہہ رہا ہے جدھر بھی مڑو گے سامنے وجہ اللہ ہے۔ تمہاری داد کا شکوہ نہیں کر رہا......توجہ صرف...... دلبر داشتہ نہیں بڑی داد دی تم نے...... بڑی توجہ کی...... بڑی واہ واہ کی لیکن سنو ذرا میری انگلی پکڑو کیوں اللہ کہہ رہا ہے ظہیر بھائی۔ جدھر منہ پھیرو سامنے وجہ اللہ حقیقت الصلوۃ روح کعبہ ہے۔ کعبے کی روح علی ہے......کبھی اگر نمازی اس حقیقت سے منہ موڑ لے اللہ کہتا ہے موڑ...... جدھر مڑے گا سامنے وجہ اللہ ہے......علی حق......علی حق......علی حق......علی حق......

علی علیہ السلام کے وصف ہیں اتنے شمار کون کرے؟

یہ کام تیرا ہے پروردگار کون کرے؟

یہ سوچ کر خدا نے نہ بنایا دوسرا علی علیہ السلام

کہ شگاف کعبے میں پھر بار بار کون کرے؟

میرے عزیز میں اس کی کئی بار تصحیح کر چکا ہوں...... کعبہ میں شگاف...... علی علیہ السلام تو پھر علی علیہ السلام ہے......علی علیہ السلام کے نوکروں کے لئے ہو سکتا ہے۔ بس اس کو یوں پڑھا کرو......

بس یہ سوچ کر نہ بنایا خدا نے دوسرا علی علیہ السلام

بتول علیہ السلام پیدا بھلا بار بار کون کرے؟

آئی بات سمجھ میں کیونکہ دوسرا علی علیہ السلام بناتا تو دوسری بتول علیہا السلام بھی تو بنانا پڑتی۔

ہیں......بتول علیہا السلام چادر ہے کبریائی کی......اوراس کی چادر ایک ہی ہے۔

تحریر یعنی نقطے کا پھیلاؤ۔ایک خطیب ہے مشیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔تقدیر کولرزہ براندام کیااور کہاایھا الناس انا النقطة انا الخط انا النقطة والخط......

نقطہ بھی میں علیؑ ہوں' خط بھی میں علیؑ ہوں' نقطہ اور خط دونوں بھی میں علیؑ ہوں۔

میں نقطہ بھی ہوں' میں خط بھی ہوں۔ظہیر بھائی......اس منبر کی قسم کائنات کا ہر مسئلہ علم الحروف سے حل ہو جاتا ہے۔اور کوئی علم نہ بھی ہوتا ہر مسئلہ اسی سے حل ہو جاتا۔ اور آپ دیکھیں گے اس عشرے میں کیا کیا حل ہونے جارہا ہے۔میں نقطہ بھی ہوں' میں خط بھی ہوں' بیعت کے وقت نقطہ اور خط بھی میں ہوں۔میں کیا کروں' میں چاہ رہا ہوں کہ سامعین خود سمجھیں اور یہ دیکھنا میں نے قلم لیکر کچھ لکھنا چاہا' نقطہ لگا......لگاتا۔اب اس کو میں نے پھیلایا۔اب یہ جو پھیلی ہوئی لکیر ہے یہ ایسے ہے جیسے کوئی سجدہ کررہا ہے نقطے کو۔

یہ نکتہ' یہ لکیر' یہ دائرے یہ لکیر اور دائرے لفظوں کو ظاہر کرتے ہیں جہاں لکیر ختم کی وہاں پھر نقطہ۔ادھر بھی نقطہ' ادھر بھی نقطہ جدھر منہ موڑو سامنے وجہ اللہ آ ؤ آ ؤ علیؑ کے سلمان کا علیؑ کی زبانی اور ترجمہ سناؤ کہ علیؑ کے کہنے کا مقصد کیا ہے۔انا العابد'

انا المعبود' انا الساجد' انا المسجود ۔ میں عابد بھی ہوں معبود بھی ہوں۔ میں ساجد بھی ہوں مسجود بھی ہوں۔ انا النقطه' انا الخط' انا النقطه و الخط...... علیؑ نے یہ نہیں کہا کہ میں حرف ہوں' حرف جزو ہے علیؑ یہ کہتے ہیں کہ میں خط ہوں' ہر حرف سردار صاحب نقطہ سے نکلا ہے' علیؑ نقطہ بھی' خط بھی' نقطہ اور خط بھی' کبھی عابد بھی' کبھی معبود بھی' کبھی خدا نما' کبھی بندہ نما' اور جو نما ہو وہ تو ہے آئینہ اور آئینہ نہ اس جیسا ہوتا ہے نہ اس جیسا ہوتا ہے۔ اس کی دنیا بھی الگ ہوتی ہے' اس کی حقیقت بھی جدا ہوتی ہے۔

درود پڑھ لو بل کر با آواز بلند۔

عزت جو بڑی تھی تو مصیبت بھی بڑی تھی۔ خوش رہو' آباد رہو' اللہ تعالیٰ آپ کی عبادت قبول فرمائے جانتے ہو ہر مجلس میں روزانہ یہی کچھ پوچھتا ہوں صرف یہ احساس دلانے کیلئے کہ لاکھ دریا علم کے بہائے جائیں جب تک چار آنسو نہ بہیں آنکھوں میں نمی نہ اترے' حسینؑ کی ماں راضی نہیں ہوتی۔ آج 26 محرم ہے۔ ابھی تک وہاں کھڑی یہ علیؑ کی بیٹی جہاں اسے نہیں ہونا چاہیے اللہ اکبر' العظمتہ للہ' میری دعا ہے کہ اس غم میں وضو کرنے والی آنکھ خدا کرے کبھی کسی غم میں اشکبار نہ ہو۔ مجلس کی مالک پردے سے دیکھ رہی ہے سب کو۔ ہر عزادار کا صلہ اس کے پاس ہے۔ 12 محرم کو پہنچی تھی کوفے اور ابھی کوفے میں ہے دل تو کہتا ہو گا تمہارے للہ معاف کر دینا کیوں ابن زیاد حرامی روزانہ بلا لیا کرتا آل محمدؐ کے قیدیوں کو اور صرف ایک ہی بات کیا کرتا اس علیؑ کی بیٹی کو دیکھ کر یہ وہی منبر ہے نا جہاں تیرا بابا بیٹھتا تھا۔ اس سے زیادہ تو میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔ یہ وہی جگہ ہے نا جہاں تیرا بابا بیٹھتا تھا۔ آل محمدؐ کے قیدیوں کا دل جلانے

کیلئے ابن منذر مدائنی مدائن عراق میں ہے سامرہ کے بعد مدینہ حجاز میں ہے فاصلے کا اندازہ لگا لو مدائن سے گھوڑے پر چلا تھا جب مدینے پہنچا تو چلنے لگا جلدی سید الساجدین سے کہا کہ مولا ایک بات پورا راستہ سوچتے سوچتے میں ماتم کرتا آیا ہوں کیا کوفہ تیرے زندگی کا پہلا بازار تھا؟ ابن زیاد لعین کا دربار تیری زندگی کا پہلا دربار تھا؟ تیرے محسوسات کیا تھے؟ اس نے رو کر کہا مولا تو صبر کا خدا ہے۔ کہا بازار میں جا کے میں نے تین دفعہ دعا مانگی "لیتنی امی لم تلدنی ولم اکن" کاش میں پیدا نہ ہوا ہوتا اور آج لاکھوں کے ہجوم میں زینب کو بے ردا نہ دیکھتا۔ آج تماشائیوں کی بھیڑ میں علی کی بیٹی کو ننگے سر نہ دیکھتا۔

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

الا لعنۃ اللّٰہ علی القوم الظالمین

دوسری مجلس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ ہے بات شروع کی جائے۔ا‘ب‘ج‘ دحرف ہیں۔ا‘ب مل جائیں لفظ ہیں‘ج‘ دملیں لفظ ہیں۔اکیلا ایک ہوتا ہے۔اور پانچ حرفوں سے زیادہ عربی میں لفظ نہیں ۔پتہ نہیں کس کے پلے پڑی ہے بات۔دوحرف‘تین‘چار پانچ...... چیلنج میرا۔شش حرفی لفظ عربی میں نہیں ہے۔پانچ پے ختم......کیوں...... خیر جو بیٹھے ہیں موضوع کے ساتھی یہی ہیں میرے۔حرف‘لفظ...... میں بول رہا ہوں۔کوئی حرف دونوں میں آپ کو نظر آ رہا ہے یا نہیں۔دوبارہ سنیے۔حرف‘لفظ کیوں۔اس لئے”ف“ حرف کے آخر میں ہے لفظ کے درمیان ہے۔جیو......جیو......جیو...... پلے پڑ رہی ہے میری بات یا نہیں۔لفظ کے درمیان”ف“ل کے بعد‘ظ سے پہلے......حرف میں ف آخر میں لفظ میں درمیان میں......ف...... فاطریت کا لفظ ہے۔ف فاطمیت کا لفظ ہے۔جب عالم حرف میں ہوتی ہے محمدؐ علیؑ فاطمہ...... جب گھر سے نکلتی ہے......علیؑ پیچھے‘ فاطمہؑ آگے...... یہ توجہ حاصل کرنے کے لئے میں نے جملہ بولا ہے۔وہاں سے شروع کروں جہاں سے رات وعدہ کیا تھا......آپ نے پوچھا کسی سے کہ یہ اٹھائیس کیوں ہیں......؟ہاں...... یہ کام

ان علماء ربانیین کا ہے جو علم مولوی سے نہیں مولاؑ سے لیتے ہیں۔ جب تک شاہد خان صاحب علم یہ سمجھے کہ علم میں نے پڑھا، تب تک وہ جاہل رہتا ہے۔ ہاں۔ سلمان نے کوئی پی ایچ ڈی نہیں کی تھی۔ لیکن وہ سلمان...... صدمزاج رکھنے والا کہ آدمؑ کو بھی سلمان کی مرضی پڑھائے یا نہ...... کیوں کمال کیا تھا اس میں؟ بتا چکا ہوں میں تمہیں اسی منبر سے۔ میرا حافظہ کمزور نہیں ہے الحمدللہ۔ بھئی تم سے بھی زیادہ ہجوم تھا۔ علیؑ جھکے۔ سلمان کے کان سے وجہ اللہ کے لب چھوئے...... کسی کم ظرف نے بلاتشبیہہ علیؑ کو پھنی ماری رسول کا وعظ چھوڑ کے سلمان سے سرگوشی۔ علیؑ سے پہلے نبیؐ بولا "مہ فض اللہ فاک اما تعلم ان علیاً علّم سلمان علم الاولین والآخرین" خدا تیرے منہ کو توڑے چپ بیٹھ۔ "من فض اللہ فاک اما تعلم ان علیاً علّم سلمان علم الاولین والآخرین" تجھے خبر نہیں کہ ایک سرگوشی میں علیؑ نے سلمان کو اولین آخرین کا علم پڑھا دیا ہے...... ایک سرگوشی...... علماء سے سوال کرو صرف ایک سرگوشی میں ہوتا کیا ہے؟۔ اب پتہ نہیں آپ لوگوں کو یقین ہو کہ نا ہو بیٹھا منبر پر ہوں میں نے تین سال لگائے ہیں اس کی تلاش میں کہ علیؑ نے کہا کیا ہوگا؟ شاید میں اس سے بڑا تحفہ نہ دے سکوں تین سال کے بعد میری تحقیق اس پر پہنچی علیؑ نے سلمان کے کان میں اپنا وہ نام بول دیا جو سوائے کبریا اور مصطفیٰ کے کسی کو خبر نہ تھی۔

یعنی کائنات میں پندرھواں بندہ مخلوق میں پندرھواں ہے سلمان...... جسے علیؑ کے حقیقی نام کا علم ہو گیا یہ جو نام علیؑ ہے اب مجھے یہ بھی بتائیں کہ میری قابل قوم فتویٰ بازی میں بھی ماشاءاللہ خود کفیل ہے۔ کلمہ سیدھا آتا ہو نہ آتا ہو فتویٰ دینا ہے۔ بہرحال

میں فتویٰ پروف ہوں اس لئے کہنے لگا ہوں...... یہ جو علیؑ کا علیؑ نام ہے یہ حقیقی نام نہیں یہ تو اس نے ساجھے داری کی ہے۔ اور ہمیں قرآن میں سورۃ مریم میں بتایا کہ هَل تَعلَمُ لَهُ سَمِيًاَ۔

دنیا والو تمہیں میرے کسی ہم نام کا علم ہے۔ ہاں...... علی کے حقیقی نام کا علم ہمیں مرنے کے بعد ہوگا۔ کل میں نے عرض کیا تھا کہ حروف تہجی اٹھائیس ہیں۔ کیوں؟ میری کیا جرأت، میری کیا بساط؟ یہ بانٹنے والے کی خیرات ہے۔ میں صرف اسی پر شاید بحث کرنا شروع کر دوں کہ حرف اٹھائیس کیوں ہیں؟ تو باقی کی 9 مجالس اسی میں گزر جائیں گی۔ ایک دو باتیں بتاتا ہوں۔ بلکہ پہلے آپ کو کلیہ ہی بتا دیتا ہوں۔ کائنات میں مخلوق کی قسمیں کروڑوں ہوں، اربوں ہوں، کھربوں ہوں، لاتعداد ہوں، ذوات کے مراتب اٹھائیس ہیں۔ ذات کی جمع ہے ذوات۔ اور ذات کے معنی ہیں حقیقت۔ یعنی حقائق کے مرتبے اٹھائیس۔ چودہ اس قوس صعودی میں اور چودہ قوس نزولی میں۔ آ ؤ علی کے کوچہ ولایت کے اس سگ کی یہ بات شرق سے غرب شمال سے جنوب ذرے سے عرش تک لے جاؤ کوئی مائی کا لال رد پیش کر دے زبان کاٹ کے منبر پہ رکھ کے نہ چلا جاؤں تو میرے نطفے میں شک کرنا۔ کائنات کے علماء مل کر بھی غضنفر کی اس دلیل کی رد نہیں کر سکتے ذات کے مرتبے چودہ صعودی اور چودہ نزولی...... پہلا مرتبہ عقل کا ہے۔ دوسرا مرتبہ نفس کلیہ کا ہے۔ تیسرا مرتبہ لا ہوو الوطبیعت کا ہے۔ چوتھا مرتبہ مادہ کلیہ کا ہے۔ پانچواں مرتبہ مثال کا ہے۔ چھٹا مرتبہ جسم کلی کا ہے۔ آپ جسم رکھتے ہیں، آپ کا جسم، آپ کا جسم، میرا جسم، بھینس کا جسم، گائے کا جسم، گھوڑے کا جسم، چیونٹی کا جسم، ہاتھی کا

جسم جبرئیل کا جسم' آدم کا جسم' عیسیٰ کا جسم' یہ مخلوق لاتعداد ہے جسم......جسم......جسم یہ ہے جسم کلی۔جو ایک ہو کر ہر جگہ ہے۔جسم ایک ہے۔جسم کلی ایک ہے لیکن ہر جگہ ہے۔یہی تو حاضر ناظر کا فلسفہ ہے جو مولوی کی سمجھ سے باہر ہے۔تو چھٹا مرتبہ جسم کلی کا ہے۔ساتواں مرتبہ عرش کا ہے۔آٹھواں مرتبہ کرسی کا ہے۔نواں مرتبہ فلک البروج کا ہے۔دسواں مرتبہ فلک المنازل کا ہے۔گیارہواں مرتبہ فلک زحل کا ہے۔بارہواں مرتبہ فلک مشتری کا ہے۔تیرہواں مرتبہ فلک مریخ کا ہے۔چودھواں مرتبہ فلک شمس کا ہے۔ایک قوس پوری ہو گئی۔واہ......واہ......

آج جعفر نقوی......میں نے بتانا شروع کر دیا کہ حرف اٹھائیس کیوں ہیں۔ چودہ میں ایک قوس پوری۔فلک شمس پر'یعنی وہ فلک جس میں سورج رہتا ہے......یا کہ چودھواں مرتبہ مراتب ذوات میں۔اب دوسری قوس شروع ہونے چلی ہے۔پندرھواں مرتبہ فلک زہرہ کا ہے۔سولہواں مرتبہ فلک عطارد کا ہے۔سترھواں مرتبہ فلک قمر کا ہے۔ اٹھارہواں مرتبہ کرۂ نار کا ہے۔انیسواں مرتبہ کرۂ ہوا کا ہے۔بیسواں مرتبہ کرۂ آب کا ہے۔اکیسواں مرتبہ کرۂ ارض کا ہے۔بائیسواں مرتبہ معدنیات کا ہے۔تیئسواں مرتبہ نباتات کا ہے۔چوبیسواں مرتبہ حیوانات کا ہے۔پچیسواں مرتبہ ملک کا ہے۔چھبیسواں مرتبہ جنات کا ہے۔ستائیسواں مرتبہ انسان کا ہے۔اٹھائیسواں مرتبہ انسان کے انسان کا ہے۔واہ......واہ......بیٹھے ہو یا چل دیئے ہو۔عمریں ضائع ہو جائیں پھر بھی یہ حقائق نہ ملیں جو لمحوں میں تمہیں علی والا سمجھ کر دے رہا ہوں۔اچھا انسان کے انسان کو ایک لقب دیا گیا ہے حضرت جامع۔جامع جمع کرنے والا۔یعنی اس میں ساری حقیقتیں جمع

ہیں۔تاخیر ہوگئی آپ کو سننے والی بات رہ گئی آپ سے...... مراتب ذوات میں نے ان کو بتائے...... قوس نزولی میں بھی قوس صعودی میں بھی...... پہلی قوس میں پہلا مرتبہ کس کا تھا عقل کا۔ اور دوسری قوس میں انسان کے انسان کا۔ انسان الانسان کا مقصد کیا ہے۔ جیسے قوم حیوان کے مقابلے میں انسان ہو۔ پلے پڑ رہی ہے یہ بات۔ وہ ہمارے مقابلے میں جب آتا ہے ہم حیوان ہو جاتے ہیں وہ انسان ہو جاتا ہے۔ منبر کی قسم میں جب چلا ہوں آج سوچتے ہوئے میں نے کہا کہ بات بڑی مشکل ہے کوشش تو کروں گا سمجھانے کی لیکن لوگ...... میں نے داد پر آج فاتحہ پڑھ دی تھی۔ وہ میں نے توقع سے بھی زیادہ لے لی ہے۔ کوشش تو میں کر رہا ہوں آسان کرنے کی۔ پہلا مرتبہ عقل کا ایک قوس ہے اور ادھر آخری مرتبہ قوس نزولی میں انسان کے انسان کا۔ جسے حضرت جامع کہا گیا۔ عقل تجلی ہے حقیقت محمدیہ کی۔ اور نفس کلیہ تجلی ہے نجفؑ والے کی۔ سمجھ میں آ گئی میری بات۔ جی۔ اور سنو لکھ لو یہاں۔ عقل تجلی ہے حقیقت محمدیہ کی مولانا اور حضرت جامع لقب ہے تیرے رسولؐ کا جب بشری بدن میں آ جائے۔ یہ ہے انسان کا انسان۔ یعنی آغاز بھی محمدؐ اور انجام بھی محمدؐ اسی لئے تو یہ گھر والے کہتے ہیں **اولنا محمدؐ و اوسطنا محمدؐ و آخرنا محمدؐ و کلنا محمدؐ......**

ہمارا پہلا محمدؐ ہمارا آخری محمدؐ ہمارا درمیان والا محمدؐ ہم سارے محمدؐ...... تو جو بھی محمدؐ ہوگا وہ انسان کا انسان ہوگا۔ وہ حضرت جامع ہوگا۔ آخر میں بھی انسان ہوں نا میرے ظرف کی بھی کوئی حد ہے۔ اسی لئے کبھی کبھی تھوڑا بہت تھک بھی جاتا ہوں۔ اور میں گستاخی کی حد تک تم سے بات نہیں چھپا سکتا۔ اب ایک بات آ گئی ہے شرح نہیں کروں

گا۔ بہر حال تحفہ ہے کسی کی سمجھ میں آ جائے مراتب ذوات سمجھ لئے نا اب آپ بھی سن لیں گے کہ کیا کیا مراتب میں نے بتائے تھے۔ اسی ترتیب سے پھر واپس جا رہا ہوں۔ ایک عالم ہے جسے اعیان ثابتہ کا عالم کہتے ہیں۔ اس میں اللہ کے اسماء رہتے ہیں اپنی حقیقت کے ساتھ۔ اب یہ اٹھائیس مراتب ذوات ہیں نا ایک ایک مرتبہ ذات پر اللہ کا ایک ایک اسم حکومت کرتا ہے۔ میرے مولا مجھے نہیں پتہ میں صحیح پڑھ رہا ہوں یا غلط لیکن معاف کر دینا یہ تیرے ہی حب دار ہیں۔ عقل پر جس نے سوچ لیا اور سمجھ بھی آ گئی یوں ہر شے مٹھی میں لے لے گا۔ عقل پر اللہ کے اسم البدیع کی حکومت ہے۔ نفس کلیہ پر اسم الباعث کی حکومت ہے۔ طبیعت پر اللہ کے اسم الباطن کی حکومت ہے۔ مادہ کلیہ پر اسم الآخر کی حکومت ہے۔ مثال پر اس کے اسم الباطن کی حکومت ہے۔ جسم کلی پر اسم الحکیم کی حکومت ہے۔ عرش پر اسم المحیط کی حکومت ہے۔ کرسی پر اسم الشکور کی حکومت ہے۔ فلک البروج پر اسم الغنی کی حکومت ہے۔ فلک المنازل پر اسم المقتدر کی حکومت ہے۔ فلک زحل پر اسم الرب کی حکومت ہے۔ فلک مشتری پر اور یہ بارھواں مرتبہ ہے اسم العلیم کی حکومت ہے۔ جب فرشتے اللہ سے کہتے نظر آئیں "**سبحانک لاعلم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم**"...... تسبیح تیرے لئے ہے ہم تو وہی علم رکھتے ہیں تو نے ہمیں پڑھایا کیونکہ تو علیم بھی ہے اور حکیم بھی ہے تو پھر بارہ کے عدد میں کوئی معلم تلاش کرنا...... نہیں پلے پڑی بات۔ ہم یہاں دس بیس عالم جمع ہو جائیں ٹھیک۔ وہ سارے کہیں ہم غضنفر کے شاگرد ہیں۔ اور غضنفر کہے کہ میں اس کا شاگرد ہوں۔ تو استادوں کا استاد تو وہ ہوا نا۔ جب سید الملائکہ کہہ رہا ہے کہ میں نے علیؑ سے پڑھا ہے تو

باقی فرشتوں نے کہاں سے پڑھا ہے؟ واہ......واہ......

سمجھ میں آئی بات۔ اب جب بات بڑھ گئی ہے تو اب شاید ختم نہ ہو۔ اس وقت فرشتے اللہ سے خطاب کر ہی نہیں رہے تھے نجف والے سے کہہ رہے تھے ہم تو وہی جانتے ہیں جو تو نے ہمیں پڑھایا ہے۔ پلے پڑ رہی ہے بات۔ فلک مشتری پر اسم العلیم کی حکومت ہے۔ اسم کی حکومت ہے مسمیٰ کی نہیں۔ اب اگر یہ موقع ملا تو پھر بتاؤں گا۔ لفظ ہیں ایک اسم ہے ایک اسم اعظم ہے۔ ایک اسم اعظم اعظم ہے۔ ایک اسم اعظم اعظم اعظم ہے۔ حیران ہو گئے ہو تو بس کافی ہے۔ دیکھ لینا کہ ہر مرتبہ ذات میں جس اسم کی حکومت ہے اس شے کے جسم کا طالع تابع ہو اس میں وہی صفتیں ہوتی ہیں فلک مریخ پر اسم الرب کی حکومت ہے۔ فلک شمس پر اسم النور کی حکومت ہے۔ فلک زہرہ پر اسم المصور کی حکومت ہے۔ زہرہ کے طالع میں پیدا ہونے والا بندہ کبھی بدصورت نہیں ہوگا اسم المصور کی وجہ سے۔ پلے پڑ رہی ہے بات۔ کیوں۔ میری کوئی ضمانت تو نہیں نا کہ مجھ سے جو بیس بیس سال بڑے خطیب ہیں عمر میں وہ چشمہ نہیں لگاتے مجھے آٹھ سال ہو گئے ہیں چشمہ لگاتے کیوں تمہارے لئے۔ میری بیوی سو رہی ہوتی ہے' میرے بچے سو رہے ہوتے ہیں' میں کتابوں کے ڈھیر میں کھویا ہوا ہوتا ہوں' میرا ڈرائیور بیٹھا ہے اس کے سر پر قرآن رکھ کر پوچھو کہ اب بھی کتابوں کا انبار گاڑی میں ہے کہ نہیں۔ چلتے ہوئے بھی پڑھ رہا ہوتا ہوں محض اس لئے کہ تمہیں نئی سے نئی چیز ملے' نیا سے نیا جو ہر دوں ورنہ میں خیبر و خندق بھی اگر پڑھوں تو دوسروں سے الحمدللہ بہتر ہی پڑھ لوں گا۔ تو اس لئے منہ مت بنایا کرو اس سے مجھے توہین علم کا احساس ہوتا ہے۔ کہاں تھی بات؟ کرۂ ارض پر

......زمین کے کرہ پر اسم الممیت کی حکومت۔ مارنے والا۔ معدنیات پر اسم العزیز کی حکومت۔ نباتات پر اسم الرزاق کی حکومت۔ حیوانات پر اسم المذل کی حکومت ذلیل کر دینے والا۔ حیوانات پر اسم المذل کی حکومت۔ ملک پر اسم القوی کی حکومت۔ جنات پر اسم اللطیف کی حکومت۔ اسی کی لطافت کے سبب یہ نظر نہیں آتے۔ سر اٹھانا انسان پر اسم الجامع کی حکومت۔ جو ساری مخلوق میں ہے اکیلا انسان جمع کر سکتا ہے یہ اسی اسم الجامع کی حکومت اور حضرت جامع پر یعنی چودہ پر اسم الرفیع الدرجات کی حکومت۔ یہ اٹھائیس مراتب اٹھائیس اسم اٹھائیس حرف خلق کر کے اللہ نے ایک ایک مرتبہ ذات اور ایک ایک اسم کو ایک ایک حرف دیا' عقل کو الف' نفس کلیہ کو ب' طبیعت کو ج' مادہ کلیہ کو د' یہ فلسفہ ہے۔ کلیہ ہے۔ یہ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ حرف اٹھائیس کیوں ہیں۔ عقل پر الف کی حکومت' جیسے البدیع کی اسم کا نمائندہ الف ہے۔ نفس کلیہ کا نمائندہ ب ہے۔ چلو زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا نا کہ کل تھوڑے آؤ گے۔ میری جان چھوٹے گی اس بدبخت سے جس کا دل علیؑ کے فضائل کی ضرب کو برداشت نہیں کرتا۔ نفس کلیہ تجلی ہے علیؑ کی اور اس کا نمائندہ حرف ب ہے۔ قرآن شروع ہوتا ہے ب سے......

میری طرف دیکھو نفس کلیہ تجلی ہے علیؑ کی اور اس کا نمائندہ حرف ب ہے۔

قرآن ب سے شروع ہوتا ہے اور قرآن تو علیؑ کی خیرات کا نام ہے۔ کیونکہ ذوات کے مراتب اٹھائیس' اسی لئے حرف بھی اللہ نے اٹھائیس بنائے۔ اب دیکھیں الف پہلا حرف ہے حروف تہجی ابجد میں۔ ل بارہواں حرف ہے۔ م تیرہواں حرف ہے۔ صبح نماز کے بعد قرآن کھولنا' ا پہلا' ل بارہواں' م تیرہواں۔ قرآن کہہ رہا ہوگا......

الم ذلک الکتاب لاریب فیه......

ال م زمانہ آ یتیں نگلتا ہے اور اللہ نے قرآن نگلنے کیلئے نہیں بھیجا۔ سمجھنے کے لئے بھیجا ہے' ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔ ال م' فلک مشتری کا نمائندہ ہے ل' فلک مریخ کا م' فلک مشتری پہ کس اسم کی حکومت تھی علیم کی' مریخ میں رب کی' عقل پہ بدیع کی۔ اللہ کہہ رہا ہے کہ امام وہی ہوتا ہے جو بدیع بھی ہو' علیم بھی ہو' رب بھی ہو۔ امام وہ ہوتا ہے جو علیم بھی ہو' عالم بھی ہو' عالم نہ ہو علیم ہو مربوب نہ ہو رب ہو۔ اچھا...... میں دیکھ رہا ہوں تین چار چہروں پر پریشانی ہے...... اللہ کرے پریشانی ہو انکار کی نشانی نہ ہو۔ کیوں...... جا گو جا گو...... میں ذرا تھوڑا پڑھا ہوا ہوں۔ رب کے معنی کیا ہیں؟ جی...... پالنے والا...... یعنی کھلا پلا کے پالنے والا۔ اب مثال کے طور پر یہاں کوئی کسی کو کھلائے۔ زمین پر دسترخوان لگے گا اور پر شامیانہ لگے گا نیچے بیٹھ کے آپ دعوت اڑاؤ گے۔ آسمان محمدؐ کے ہیں یہ شامیانہ ہے۔ زمین شاہ نجف کی ہے یہ فرش ہے۔ واہ...... واہ

دونوں بھائیوں کی جاگیریں ہیں۔ آسمان بھی زمین بھی۔ بڑے بھائی کی جاگیر سے پانی برستا ہے چھوٹے بھائی کی جاگیر دامن میں لیتی ہے۔ تمام عناصر میں سے بڑی امین ہے زمین۔ کتنے عناصر سے بنے ہو تم؟ ذرا بتا دو تا کہ آج میرا علم بڑھ جائے۔ اچھا جی۔ آگ' خاک' پانی۔ پہلے تین عناصر کو آزماؤ۔ پانی کو ایک من گندم دو یہ امانت ہے۔ دس منٹ بعد تلاش کر لینا لے کے پتہ نہیں کہاں چلا جائے۔ ہوا کو کوئی امانت دو۔ کوئی آگ کو سپرد کر دو۔ زمین کے دیئے ہوئے بیٹے ادھر آ مجھے ایک دانہ دے بدلے میں سو سو دوں گی۔ جب اس دھرتی تراب کا یہ حال ہے تو ابوترابؑ کا کیا حال ہوگا؟ جس

نے بھی یہ نعرہ ایجاد کیا ہے میں اس کا منہ چومنا چاہتا ہوں۔ با جمال محمد با کمال علیؑ کمال میں جمال بھی ہوتا ہے۔ او بابا بدصورتی میں کمال ہوتا ہی نہیں۔ دیکھو ایک جمال' جلال یہ الگ ہیں۔ جعفر نقوی' بشارت...... جمال الگ جلال الگ۔ آپ کمال بولتے ہو۔ اس میں جمال بھی ہے کمال بھی۔ تو جب علیؑ کا کمال بولا جاتا ہے تو پتہ ہے مراد کیا ہوتا ہے اس میں محمدؐ کا جمال بھی ہوتا ہے اور اللہ کا جلال بھی ہوتا ہے۔ اچھا۔ رب کھلانے والا۔ پالنے والا۔ پرورش کرنے والا۔ مجھے نہیں آتا قرآن۔ نہیں جو آتا ہے قرآن کے مالکوں سے پوچھ رکھا ہے۔ مجھے کیا خبر بے زبان کی زبان کو میں کیا سمجھوں۔ بے زبان کی زبان کو لا ہور والو وہی سمجھتا ہے جو کہے میں اللہ کی زبان ہوں۔ کسی کو نہیں خبر اب غضنفر سے لیکر آدم تک یہ مہمان ہوتے ہیں۔ کیوں۔ دونوں بھائی میزبان ہوتے ہیں۔ پانی تیرے اندر ہے محمدؐ کا...... نمک تیرے اندر ہے شاہ نجف کا۔ آج تک کسی نے پانی حرام کسی کو نہیں کہا جب بھی کہا یہ نمک حرام ہے۔ آب حرام کوئی نہیں ہوتا۔ جب بھی جہاں بھی ہوتے ہیں...... نمک حرام ہوتے ہیں۔ اسی لئے نمک اور علیؑ کے عدد برابر۔ اب رب...... پالنے والا۔ ایک آیت ہے۔ میں تو چکر میں ہوں...... رسول سے اللہ کہہ رہا ہے......

فَلَا وَرَبِّکَ......

اے محمدؐ! مجھے تیرے پالنے والے کی قسم۔ کیا کہہ رہا ہے۔ تیرے پالنے والے کی قسم۔ نہیں نہیں ایسے نہیں...... میرے اپنے ساتھ بھی ہے...... سعید زیدی نے بھی کھڑے کر رکھے ہیں...... ابھی کرواتا ہوں دروازہ بند...... چابی میرے پاس ورنہ فیصلہ کرو...... کس نے پالا ہے محمدؐ کو...... اچھا۔ کس نے پالا ابو طالبؑ نے۔ ابو طالبؑ نے۔

قرآن کہہ کیا رہا ہے......فلاوَرَبِّکَ......

اے محمدؐ مجھے تیرے پالنے والے کی قسم۔علیؑ کا باپؐ محمدؐ کا رب ہوسکتا ہے علیؑ میرا کیوں نہیں ہوسکتا؟ میں تم سے راضی۔کھلانے والا اللہ کرے سب سے راضی رہے۔نمک یا علیؑ کا نمک کھانا چھوڑ دو کوئی مجبوری تھوڑی ہے۔یہ رزق مہر ہے علیؑ کی زوجہؑ کا اس لئے اکیلا علیؑ کا نہیں علیؑ کے بچوں کے آگے بھی جھکنا پڑے گا۔تو اب چونکہ مراتب ذات کل اٹھائیس تھے۔اٹھائیس ہی حرف بنائے اور سارے نظام کی مدار انہی اٹھائیس کے عدد پر چلتی ہے۔یہ جو چاند ہے نہ چاند یہ پہلی رات سے لیکر اٹھائیس دن تک مسلسل روز ایک نئی منزل سے گزرتا ہے۔چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں۔انتیسویں رات یہ نظر نہیں آتا نہ فلکیات والوں کو۔کیوں۔اور چونکہ تمہارے کرہ کا نظام قمری ہے...... شمسی نہیں۔تو بڑا بابو بن کر شمسی نظام پر قلمیں چلاتا ہے۔تیرا ہر کام قمری نظام سے۔قمری نظام کا منکر ہے تو روزے کیسے رکھے گا؟ قمری نظام کا منکر ہے تو حج کیسے کرے گا؟ قمری نظام کا منکر ہے تو یا حسینؑ کیسے کرے گا؟ یہ ساری تاریخیں چاند سے تعلق رکھتی ہیں اور اس کی اٹھائیس منزلیں ہیں۔نام میں بتا دوں۔(شرطین' بطین' ثریا' دبران' هقعه' هنعه' ذرا' نثره' طرفه' جبهه' زبرا' طرفه' عوا' سماک' غفرا' زبانه' اکلیل' قلب' شوله' نعائم' بلده' ذابح' بلعه' سعود' اخبیه' مقدم' مؤخر اور رشاع)

اور اٹھائیسواں رشاع۔یہ ہر لفظ کے معنی ہیں۔رشاع رسی کو کہتے ہیں۔رسی کی شکل کی منزل ہے جہاں چاند رکتا ہے۔واعتصمو بحبل الله جمیعاً ولا

تفرقوا......

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو۔ سمجھ آئی۔ اخبیاء۔ مولانا خباء کی جمع اخبیاء۔ پردے۔ جیسے چادریں لگی ہوئی ہوں۔ ایسی منزل ہے جہاں چاند رکتا ہے۔ یہ بتانے کیلئے کہ کوئی پردے دار گھر ایسا ہے جہاں رکنا پڑتا ہے۔ میں حیران ہوتا ہوں علم بیچارہ یتیم ہوا کہاں ہے؟ ذابح۔ ذبح کرنے والا...... یوں لگتا ہے جیسے کوئی کسی شے کو ذبح کر رہا ہے۔ انا میت الموت کی علامت۔ چاند رکتا ہے۔ چاند کی اٹھائیس منزلیں۔ ذات کے اٹھائیس مرتبے۔ جب بچے کی ماں کے شکم میں تکمیل ہو جاتی ہے۔ دل بن چکتا ہے۔ اٹھائیس دن کے بعد دل پہلی دھڑکن لیتا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ حقائق تو اتنے ہیں کہ باقی کی 9 مجالس صرف اسی پر پڑھتا رہوں کہ حرف اٹھائیس کیوں ہیں تو حقیقتیں ختم نہیں ہوتیں۔ اٹھائیس دن کے بعد...... تھک گئے ہو شاید...... نعرہ۔

ٹھیک ہے نا...... چاند کی منزلیں ہیں اٹھائیس۔ ذات کے مرتبے اٹھائیس۔ دھڑکن اٹھائیس دن کے بعد۔ حروف تہجی اٹھائیس ہیں۔ لام الف کو بھی حرف گنا ہے علماء حروف نے۔ انتیسواں والا جیسے چاند ایک رات غائب رہتا ہے اسی طرح یہ بھی ہے غائب۔ لام الف اسی لئے کلمے کے آغاز میں ہے لا الہ الا اللہ۔ اب پلے پڑے یا نہ پڑے جس کے نہ پڑے میں اس کی فاتحہ ہی پڑھ سکتا ہوں۔ تو یہ غائب حرف ہے۔ لا الہ الا اللہ۔ ادھر سے دیکھو گے تو یہ پہلا ہے۔ ادھر سے دیکھو تو آخری ہے۔ یعنی قوس صعودی میں لا پہلے۔ قوس نزولی میں آخری۔ اور یہ آخری غائب ہے۔ اسی لئے آسمان والے اور لا الہ الا اللہ کے حرف بارہ ہیں۔ آسمان والے بارہ کو روز دیکھتے ہیں زمین

والے دیکھتے ہیں تو غائب ہے۔ اسلام کی مدار قرآن پر ہے۔ نصف زمانہ بے ہدایت قرآن۔ نصف ایسا ثقلین ہے قرآن۔ انی تارک فیکم الثقلین...... مجلس کے بعد مجھے دس ہزار روپے دینا۔ میں تھکن شکن گولیوں کے بڑے ڈبے لے کر آؤں گا۔ یہ چوستے بھی رہیں گے اور سنتے بھی رہیں گے۔ میری جگہ کوئی اور ہوتا تو جملے بچانے کی کوشش کرتا۔ میں تو وہ بخل نہیں کر رہا۔ حالانکہ میرا ٹائم تو پورا ہو چکا ہے۔ سر اٹھا میری طرف دیکھ۔ کیا کہہ رہا ہوں میں۔ کہاں تھی بات۔ اٹھائیسویں چکر پر ہر نظام میں یہی روش۔ آٹھ اور دو نقطہ جسے تم صفر کہتے ہو اسے عربی میں نقطہ کہتے ہیں۔ عربی میں صفر نہیں کہتے عربی میں نقطہ اور اسی لئے آپ شام پڑھتے رہے ہیں۔ حوزہ زینبیہ میں۔ عرب والے یوں گول صفر لگاتے ہی نہیں نقطہ کیطرح لگاتے ہیں۔ ٹھیک ہے ناں۔ ہم تو گول لگاتے ہیں نا۔ کہ جس کا پیٹ خالی، جس کے پلے ککھ نہیں چونکہ تم نقطے کو خالی سمجھتے ہو اس لئے ہر شے سے خالی ہو۔ نکتہ بھرا ہوا ہے۔ نقطہ پُر ہے۔ اسے گنتے نہیں۔ دس کا ایک۔ یہ تفصیل پھر کسی مجلس میں بتاؤں گا۔ یہ نو کے عدد کا کرشمہ ہے کہ وہ اپنے سے آگے کسی عدد کو بڑھنے ہی نہیں دیتا پھر ایک پر لے جاتا ہے۔ ٹھیک ہے نا۔ پھر ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو۔ جونہی دس آیا۔ نو نے کہا کہ اچھا مجھ سے آگے۔ اور پھر الف آ گیا اس نے اپنی پہچان کے لئے پہلو میں نکتہ رکھ کر کہا میں دس ہوں۔ یعنی ایک نقطہ تجلی مارے تو دہائی پوری ہوتی ہے۔ دو نقطے جلوہ ماریں تو سینکڑہ پورا ہوتا ہے۔ تین نقطے جلوہ دیں تو ہزار پورا ہوتا ہے۔ اب نقطے بڑھاتا جا عدد بنتے جائیں گے۔ نہیں پلے پڑ رہی میری بات۔ جی...... ورنہ اس سے آگے عدد ہیں نہیں۔ تو اٹھائیس کا عدد حاصل ایک۔

اور ایک نمائندہ ہے توحید کا...... مراتب عدد اٹھائیس۔ عدد حاصل ایک۔ حروف تہجی اٹھائیس عدد حاصل ایک۔ چاند کی منزلیں اٹھائیس۔ عدد حاصل ایک۔ میری زندگی کا پہلا قدم اٹھائیس۔ عدد حاصل ایک۔ قرآن مدار ہے تیرے مذہب کی' تیرے دین کی' تیرے اسلام کی' قرآن کی کتنی سورتیں ہیں۔ پکی بات...... 114...... مکے میں کتنی آئیں؟ 86...... مدینے میں اٹھائیس۔ میں تمہیں کیا سمجھاؤں۔ مکے میں 86 اتریں' مدینے میں 28۔ میں اب کیا سمجھاؤں تمہیں ...... مکے میں 86 اتریں مدینے میں 28۔ اگر آج دو کی حکمرانی دیکھو 86...... عدد حاصل بنا 8 اور 6۔ مکے میں 14 کی حکومت تھی۔ مدینے میں 28 عدد حاصل ایک۔ سارا کاروبار اور کھیل ہی ایک اور چودہ کا ہے۔ اور آج سر اٹھاؤ چیلنج کرتا ہے غضنفر منبر سے حالانکہ تیرہ سال مکے میں گزرے دس مدینے میں 86 سورتیں مکے میں آئیں صرف 28 مدینے میں۔ 86 سورتوں میں کہیں دکھا...... کروڑ روپے نقد انعام کہیں اللہ نے 86 سورتوں میں سے ایک جگہ بھی رسولؐ کے صحابیوں کو کہا ہو کہ یاایھا الذین امنو......

ایک بار بھی نہیں کہا جہاں کہا ہے وہاں اسلام والو۔ مدینے کی سورتوں میں کہا کہ اے ایمان والو۔ اور اس کی وجہ۔ وجہ کیا تھی مدینے میں لا الہ الا اللہ تھا' اللہ نے مومن نہیں کہا۔ مکے میں محمد رسول اللہ تھا۔ اللہ نے مومن نہیں کہا۔ جونہی مدینے میں علی ولی اللہ شامل ہوا...... مدینے میں جس نے بیعت کی اہل سنت کے سند المحدثین کہلاتے ہیں سید علی ہمدانی مودت القربیٰ شہرہ آفاق کتاب ہے ان کی۔ اس میں انہوں نے عقبیٰ بن عامر جہنی سے روایت لکھی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ.................. بایعنا رسول اللہ علیٰ

ثلاثة......

ہم نے رسولؐ کی بیعت تین گواہیوں پہ کی مدینے میں۔ میں جنگل میں تو نہیں پڑھ رہا ہم نے رسول کی بیعت مدینے میں تین گواہیوں میں کی۔

بان نشھدان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ ونشھدان محمداً عبدہ و رسولہ ونشھد ان علیاً ولی اللّٰہ......

نہیں نہیں...... بات یہاں ختم نہیں ہوئی۔ میں نے حوالہ پیش کر دیا۔ آ گے عقبیٰ بن جوہلی کہتا ہے...... فای ترکناہ من الثلاثۃ کفرنا......

ہم نے ان تین میں سے جو جو گواہی چھوڑی رسول نے کہا کافر ہو گئے ہو۔ نعرہ حیدری...... واہ...... واہ

اور یہ میں تمہیں پچھلے عشرے میں دلیل دے کر سمجھا چکا ہوں کہ حلال چیز حرام کیسے ہوتی ہے؟ پڑھتے نماز ہیں لکھا گناہ جاتا ہے...... کیوں لکھا جاتا ہے یہ میں بتا چکا ہوں......

ہم نے تینوں میں سے جس گواہی کو بھی چھوڑا ہم کافر ہو گئے۔ رسول کا صحابی تو کہتا ہے کہ ہم نے جو گواہی چھوڑی ہم کافر ہو گئے اور یہ شرف علی ولی اللہ پڑھنے والے کو حاصل ہوا کہ علی ولی اللہ تیرے نماز میں آئے تو باطل ہو جائے۔ ضرب المثل ہے محاورہ ہے کہ برتن سے وہی کچھ اچھلتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔ جس کے اندر حق ہے وہ کہتا ہے علیؑ حق ہے جس کے اندر ہے ہی باطل......اب یہ ذہن میں رکھنا ہے باقی مجالس کے لئے جو مراتب ذات بتائے جس مرتبہ ذات پر جس اسم الٰہی کی حکومت اور اس کے لئے

کون سا حرف۔ پھر کچھ کچھ تمہیں عکس جھلکے گا کہ الم کیا ہے' المص کیا ہے۔ المرا کیا ہے۔ المرا ص کیا ہے۔ کھیعص کیا ہے۔ حم عسق کیا ہے۔ ص کیا ہے' نون کیا ہے۔ جب تک علیؑ سے دور رہا جائے نا علم کا پتہ نہ عمل قبول۔ چونکہ علیؑ کا نام ع سے شروع ہوتا ہے۔ علم بھی ع سے شروع ہوتا ہے۔ عمل بھی ع سے شروع ہوتا ہے۔ بس ایک فرق ہے علم میں م آخر میں ہے۔ عمل میں درمیان میں ہے۔ اس پر کسی مجلس میں اشارہ دے دوں گا۔ درود پڑھ لو مل کر بآواز بلند۔

کہیے لطف آیا ہے کہ نہیں۔ جیتے رہو سلامت رہو۔ مولا سب کی عبادت قبول فرمائے۔ میرے عزیز یہ بھی حق ہے کہ لاکھ دریا علم کے بہائے جائیں۔ اگر چار آنسو نہ بہیں آنکھوں میں نمی نہ اترے شام سے آنے والی راضی نہیں ہوتی۔ وہ پرسہ کے لئے آئی بس دو فقرے سن لو یاد ہے کل بتایا تھا ابن منذر نے پوچھا تھا تیرے لہو رونے والے امام سے۔ مولا کوفہ تیری زندگی کا پہلا بازار...... ابن زیاد کا دربار تیرے زندگی کا پہلا دربار...... محسوسات کیا تھے؟ باقر کے بابا نے کہا میرے صبر کو کیا سمجھتے ہو۔ کہا مسجود صبر ہے تیری ذات۔ تو صبر کا خدا ہے کہا بازار میں میں نے تین دفعہ دعا مانگی۔ میں پیدا نہ ہوا ہوتا۔ اللہ اکبر۔ اور پھوپھیوں کو بازار میں بے ردا نہ دیکھتا۔ یقیناً سب کے دل میں گوشت ہے۔ پتھر تو نہیں ہوتا عزادار کے کلیجے میں۔ ابن منذر نے کہا مولا کچھ ایسا ہوا ہے بازار میں کہ تجھے مرنے کی دعا کرنا پڑی۔ ہوا کیا؟ چوٹ لگے اپنے مذہب کا وکیل اور خادم سمجھ کر معاف کرنا۔ بیٹھ کے رو رہا تھا سجادؑ کھڑے ہو کے منہ پر ماتم کیا فرمایا..........................

شمر حرامی ہمیں یہودیوں' نصرانیوں کے محلوں سے لیکر گزرتا تھا۔ مولاؑ کیوں؟
اعلان کرتا تھا یہودیو! جس کسی نے علیؑ سے کوئی بدلہ لینا ہے۔ آج اولاد علیؑ کا وارث کوئی
نہیں۔ آج اولاد علیؑ سے بدلہ لے سکتے ہو۔ میں منبر چھوڑنے لگا ہوں۔ سمجھ میں آ گیا تو
قبر میں بھی ماتم کرو گے۔ ابن منذر نے اٹھ کر دیواروں سے ٹکریں ماریں۔ مولا یہ اعلان
...... پھر ...... سر جھکا کے مصدر شرم و حیا نے کہا پھر کیا ہم نے دادا کے بدلے دیئے۔ مولا
کیسے دیئے؟ فرمایا جب بدلہ دے کے فارغ ہوئے میں پھوپھی کو نہیں پہچان سکا' پھوپھی
زینب مجھے نہیں پہچان سکی۔ ہم بازار میں پہچان کے لائق نہ رہے۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْ ا اَیَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

الا لعنة الله علی القوم الظالمین

تیسری مجلس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درود ایسا کہ کچھ کہنے کو طبیعت چاہے۔ توجہ ہے بات شروع کی جائے۔ علم الحروف' علم الاعداد یہ دونوں خدا کی حجتوں کے علم ہیں۔ دعویٰ ہے میرا۔ بڑے سے بڑا فلاسفر چاہے وہ افلاطون ہو یا ارسطو۔ علم الحروف سے اتنا ہی لا بلد ہے جتنا کچی پہلی کی جماعت کا بچہ۔ اور یہ بھی جبر مشیت ہے کہ علماء فلسفہ اور میزانیین کو یہ سمجھنے کی اس ذات نے توفیق ہی نہیں دی۔ ورنہ وہ اسے اپنے باطل عقائد کی طرف موڑتے۔ گھبراہٹ تو نہیں ہو رہی ہے نا۔ خطیب منبر سلونی نے کہا تھا کہ **انا لنا فی الحروف لعلماً جماً**...... ہم چودہ کے لئے حرفوں میں علموں کے سمندر ہیں۔ اب اگر جاگ رہے ہو تو جس علی کو کائنات کے سمندر قطرہ لگتے ہوں اس کا سمندر کیا ہوگا؟ سمجھ میں آئی بات...... قرآن مشکل ہے۔ جب تک قرآن کے وارث نہ سمجھائیں اور یہ جو انتیس سورتوں میں حروف مقطعات آئے ہیں یہ قرآن سے بھی مشکل ہیں۔ آپ کیوں گھبرا رہے ہیں۔ میں نے آپ سے تو نہیں پوچھنا۔ آپ نے تو صرف سننا ہے۔ قرآن مشکل اور حروف اس سے بھی مشکل۔ اور شاید آپ کی ایمانی دلچسپی میں اضافہ ہو۔ علماء کا ایک جم غفیر ہے

جو کہتے ہیں کہ قرآن کے محکمات ہیں ہی یہی حروف۔ کیوں اس کی ایک وجہ ہے اور وہ وجہ یہ ہے کہ ہر آیت کو اہل مقاصد اپنے مقصد کے لئے موڑ سکتے ہیں۔ ہر حقیقت میں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ لیکن یہ جو حرف ہیں ان میں تین چیزیں ہیں۔ ہر حرف میں تین چیزیں ہیں۔ ان میں ایک تو ان کا اپنا وجود 'ا' 'ب' 'ج' 'ذ' وجود ہے نا۔ ہاں...... اور یہ بھی ایک طرفہ تماشہ ہے کہ ہمارے سامنے اکتنا چھوٹا ہے لیکن میں نے پہلی مجلس میں آپ کو بتایا کہ ساڑھے تیرہ لاکھ عالموں سے بھی بڑا عالم ہے جس میں حقیقی ا رہتا ہے۔ جس علی کے سلمان کے گھر کو سوا دو لاکھ اضافی پر لے کے جبریل دو لاکھ دس ہزار نوری سالوں میں طے نہ کر سکے۔ اللہ اکبر...... اس علیؑ کی تجلی کا نام ہے یہ حرف۔ ان کا اپنا وجود۔ ہر حرف کا معنی۔ ہر حرف کا عدد۔ یہ تین حقیقتیں ہر حرف پہلو میں سمیٹے ہوئے ہے۔ حرف اللہ نے خلق کئے۔ معانی بھی اللہ نے۔ عدد بھی اللہ نے۔ حیران ہو جائیں زمانے والے......

ما...... لفظ ہے۔ میں نے علماء سے پوچھا ماء کے معنی پانی۔ اب عرب والا یہاں آ کے پوچھے گا پانی کے معنی۔ نہیں سمجھ پڑی نا بات۔ تو جب ہم کہیں گے ماء ترجمہ معنی پانی۔ تو عربی آئے گا وہ کہے گا پانی کے معنی۔ جی آب۔ اب انگریز کہے گا آب کے معنی۔ جی۔ واٹر۔ افغانستان والا کہے گا واٹر کے معانی۔ تو معلوم ہوا کہ تم نے یہ لفظوں کا پھیر بنایا ہوا ہے۔ معنی کو سوچا ہی نہیں۔ سمجھ میں آئی بات۔ حرفوں سے لفظ بنے۔ لفظوں سے اسم بنے۔ چاہے وہ مخلوق کے ہوں چاہے وہ خالق کے ہوں۔ معنی تو تم نے لفظوں میں ڈھال دیا اور لفظوں کے چکر میں مخلوق کو پھنسائے رکھا۔ نا ماء معنی ہے کسی کا 'نہ آب' نہ پانی' نہ واٹر' نہ موریا۔ معنیٰ ان تمام لفظوں کا وہ ہے جو گلاس میں ہوتا ہے۔ چونکہ پیاس

حقیقی معنی سے بجھتی ہے۔ ماء کے معنی پانی کرنے سے پیاس نہیں بجھتی۔ اسی طرح خبز کے معنی روٹی کرنے سے بھوک نہیں اترتی۔ جب تک وہ والا معنی نہ ہو۔ تو آپ پوچھو نا مولویوں سے کہ تم نے ہمیں الجھا دیا کہ اس کا نام خالق ہے' رازق ہے' محی ہے' ممیت ہے' سمیع ہے' بصیر ہے' بشیر ہے' قادر ہے' متکلم ہے۔ معنی کہاں سے لائیں۔ آؤ غضنفر کی انگلی پکڑو تمہیں کوفے لے چلوں۔ علیؑ کہہ رہا ہے...... نحن معانیه......

چلے تو نہیں گئے ہو۔ اے خالق مجھے بیٹا دے۔ علیؑ کہتا ہے خالق کے معنی ہم ہیں۔ جب تک معنی نہ ہوں مقصد حل نہیں ہوتا۔ سمجھ میں آ رہی ہے۔ ایک سائل کہہ رہا ہے کہ اے رازق مجھے رزق دے۔ علی کہہ رہا ہے کہ رازق کے معنی ہم ہیں۔ ہاں ہاں۔ جائے گا کہاں؟ کل نہیں آئے گا تیری مرضی آج تو آ گیا ہے نا پھر ن کے جا۔ نماز کس لئے پڑھ رہا ہے اللہ کے لئے۔ علیؑ کہتا ہے معانی ہم ہیں۔

تمہارے دسویں امامؑ سے ایک بندے نے پوچھا سرکار سنا ہے فلاں دن نحس ہے فلاں سعید ہے فلاں گھڑی مبارک ہے' فلاں منحوس ہے۔ سورج گرہن میں یہ نہ کرو۔ چاند گرہن میں یہ نہ کرو۔ دیوار کی اوٹ چھوڑی علی کے بیٹے نے فرمایا ان لشیعتنا بولایتنا عصمة لو سلکو بها فی لجج البحار الغامرة......

فرمایا ہمارے شیعوں کے گرد ہماری ولایت کا حصار ہے۔ تم بھی جیو کم از کم اپنے سردار کے ظہور تک۔ کیا کہا میرے مولا نے ہمارے شیعوں کے گرد ہماری ولایت کا قلعہ ہے' حصار ہے' حفاظتی بند ہے۔ لو سلکوا......

بپھری ہوئی سمندر کی موجوں میں چلتے رہیں......

غراتے ہوئے درندوں کے بیابان میں گھس جائیں۔شیر کی کچھار میں چلے جائیں۔مولاؑ کہتے ہیں ہماری ولایت میں شک نہیں کیا' امن ہی امن ہے۔سمجھ میں آ گئی بات۔بات ان کی ولایت پہ آ کے رکتی ہے۔اور شک سے مشروط ہے۔اب میں نے ان کو ایک اہلسنت کے عالم نے یہ جملہ لکھا ہے شیعہ عالم کی بات نہیں کر رہا سنی عالم نے لکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ کربلا میں حسینؑ سے جو جو بھی لڑنے آیا......لاکھوں تھے۔ہم نے ایک ایک کے شجرے پر تحقیق کی ان میں حلالی ایک بھی نہیں تھا۔ایک بھی وہ کہتے ہیں حلالی ہمیں نظر نہیں آیا۔اور ایک بات کی تحقیق غضنفر نے بھی کی ہے کہ جو علیؑ کے فضائل پہ شک کرے چاہے زنجیر زن کے گھر میں ہے۔اس کی ولادت میں کہیں شک ہے۔بس ولایت اور شک سے مشروط۔اگر شک نہیں ولایت میں۔یہاں بھی موج اور وہاں بھی موج۔تم کہہ سکتے ہو جو وہاں بیٹھے ہو میں منبر پر بیٹھا ہوا نہیں کہہ سکتا۔سمجھ میں آ گئی نا بات۔یہ ہے معنی۔بھول تو نہیں گئے۔علماء حروف نے لکھا ہے سنبھالنے کی کوشش کیجئے گا۔فرماتے ہیں

ان السور مؤلفة من الآيات و الآيات من الكلمات و الكلمات من الحروف و الحروف من الالف و الالف من النقطة' جميع العلوم بل جميع الاشياء صورة التركيب و التاليف من الحروف و الحروف صورة المتفرقة من الالف و الالف صورة التكرار النقطة......

فرماتے ہیں سورتیں آیات سے مرکب ہیں۔قرآن کی سورتیں۔مرکب ہیں' مؤلف ہیں آیات سے۔آیات مؤلف ہیں کلمات سے' کلمات مؤلف ہیں حروف سے

حرف نکلے ہیں الف سے' الف نکلا ہے نقطہ سے۔ ہر حرف لا ہور والو الف سے پیدا ہوا۔

خود الف نقطے سے نکلا۔ وہ فرماتے

جميع العلوم بل جميع الاشياء......

تمام علم جو کائنات میں ہیں...... بلکہ تمام اشیاء جو جو شے بھی کائنات میں ہے

صورة التاليف و التركيب من الحروف......

یہ حرفوں کی صورت ہے۔ تیرے نبی کی حدیث ہے اور الحمد اللہ شیعہ سنی کتابوں

میں دکھا سکتا ہوں کہ خلق اللہ الانسان علی صورت اسم محمدؐ و امر العبادة بصورة اسم

احمدؐ......

جو جانتے ہو ٹھیک ہے جو نہیں جانتے جان لو کہ لایا ہوں تحفہ تمہارے رسول کا

نام زمین پر محمد ہے' آسمانوں پر احمد ہے' جبروت سے آگے محمود ہے' محمداکثر تم نے مجھ سے

منبر سے یہ جملے سنے ہیں کہ اللہ کہتا ہے کہ اے میرے محمدؐ' احمدؐ' محمودؐ کہتا ہے نا اس لئے تم

کہتے ہو اللهم صل علىٰ محمد و آل محمد...... آسمان والے اس طرح نہیں

کہتے۔ وہ اس طرح کہتے ہیں اللهم صل علىٰ احمد و آل احمد...... اور جو اس

عالم میں ہیں اللهم صل علىٰ محمود و آل محمود......

بس یہی کہہ سکتا ہوں۔ ہاں جی۔ تو یہ اصطلاح سورت۔ تو تمہارا نبی کہہ رہا

ہے کہ اللہ نے انسان کو...... او اشرفیت کے دعویدارو...... رسول ﷺ کہہ رہا ہے...... اللہ

نے ہر انسان کو میرے نام محمد کی شکل پہ پیدا کیا ہے۔ الرأس مدوّر کالميم و البدن

كالحاء و البطن مدوّر كالميم الثاني......

سر گول ہے م کی طرح، تھک گئے ہو تو بس کروں۔ سر گول ہے م کی طرح، یہ دو بازو عربی کی ح کی طرح، اور پھر پیٹ گول ہے دوسری م کی طرح، اور یہ دونوں ٹانگیں ہیں د کی طرح۔ بیٹھا ہے چلا گیا۔ محمدؐ کی صورت میں نہیں۔ چونکہ محمدؐ کی صورت پہ علیؑ ہے۔ علیؑ کی صورت پہ چلی ہے۔ آخری محلے والو۔ قنات کے ساتھ والو جیتے رہو۔ ہاں...... میں اکیلا جی کے کیا کروں گا۔ آپ جئیں گے تو کام چلے گا نا بتاؤں گا کس کو۔ علیؑ والے ہوں گے تو میں علی بتاؤں گا۔ اسم محمدؐ کی صورت پر۔ لفظ محمدؐ کی صورت پر انسان۔ تو ذرا مولوی کا گریبان پکڑ کر پوچھنا تو سہی کہ اگر تو انسان نہ ہوتا تو ظاہر ہے کوئی حیوان ہی ہوتا۔ ٹھیک ہے۔ کیوں غلط تو نہیں کہہ رہا ہے۔ جس کے نام کی خیرات کے سبب تو خنزیر ہونے سے بچا ہے۔ پھر اسی کے لئے کہتا ہے یہ مجھ جیسا۔ تیرے باپ آدم کا کلیجہ نہیں کہ کہہ سکے مجھ جیسا۔ فقط بس سوچا تھا دل میں کہ میں اسی خاندان میں سے ہوتا اللہ نے کہا نکل جا جنت سے باہر۔ یہ مسجد میں جم جائیں تو مسجد ہو جائے گی۔ اور جہاں علیؑ اترتا ہے کل کے خالی مکان کو قبلہ بنا دیتا ہے۔ جو کل صرف مکان تھا۔ مکان ہی تھا نا۔ آج کل قبلہ ہے۔ تو جو قبلہ ساز ہو، جو قبلہ گر ہو، جو دیواروں کو قبلہ کر دے۔ نمک حرام اگر وہ تیری نماز میں آ گیا تو اس کا کیا بنے گا۔ بڑے نمازیو آؤ نمازیں دیکھیں تمہاری فرمایا امر العبادۃ بصورۃ اسم احمدؐ......

اور اللہ نے عبادت کا حکم دیا میرے نام احمد کی شکل پر۔ فرمایا القیام کالالف......

قیام ہے الف کی طرح۔ رسول فرماتا ہے قیام ہے الف کی طرح۔ اگر

اہلسنت بھائی بھی بیٹھے ہیں تو آپ کی کتابوں میں تفسیر روح البیان میں بھی یہ درج ہے علامہ اسماعیل حقی نے لکھا ہے کہ قیام الف کی طرح ہے۔کل علماء سے پوچھ کے ضرور آنا کہ قیام اس طرح ہوتا ہے کہ اس طرح کیونکہ الف کی طرح جو ہے یا تو الف لکھتے ہوئے بھی اسے یوں کاٹ دیا کرو۔ٹھیک ہے نا۔ورنہ الف تو سیدھا ہے۔الف سیدھا ہے۔ اچھا...... ٹھہرو طارق ذرا کھڑے ہو جاؤ۔ادھر منہ کرو۔بیٹھ جاؤ۔ہاشمی کھڑے ہو جاؤ۔ ادھر منہ کرو۔بیٹھ جاؤ۔میں پورے مجمع سے اگر ایک ایک بندے کو اٹھاؤں تو یہ ایسے اٹھیں گے بیٹھ جائیں گے۔میں نے کہا کھڑے ہو جاؤ۔یہ یوں کھڑے ہوئے۔یوں کیوں نہیں کھڑے ہوئے۔بھئی جس سے کہا کھڑے ہو جاؤ وہ یوں کھڑے ہوتے ہیں یعنی یہ اندر کے مفتی فطرت کا فتویٰ ہے کہ کھڑے یوں ہوتے ہیں۔تو اللہ بھی تو یہی کہتا ہے کہ واقیمو الصلواۃ......نماز میں کھڑے ہو جاؤ۔ارادے۔ارادے......میں نے کہا مولاً تمہاری توفیقات میں اضافہ کرے۔ایک تصحیح کرو۔رسول نے یہ نہیں کہا کہ ذکر علی بھی عبادت ہے۔اس نے کہا نماز بھی عبادت ہے۔روزہ بھی عبادت ہے۔حج بھی عبادت ہے۔اور ذکر علیؑ عبادت ہے۔الف کی طرح۔والرکوع کالحاء...... اور جب بندہ رکوع میں کھڑا ہوتا ہے تو ایسے ہی ہے جیسے کہ عربی کی ح لکھی ہوئی ہو۔ والسجود کالمیم ....اور جب بندہ سجدے میں پڑا ہوتا ہے تو عربی کی م ہوتی ہے۔والعقود کالدال......اور جب تشہد میں بیٹھتا ہے تو د۔تیری عبادت اور نماز ان کے نام کا صدقہ۔تیری شکل ان کے نام کی خیرات۔اور یہی علماء حروف نے کہا ہے کہ کائنات کی ہر شے حرفوں کی صورت ترکیب ہے۔یہ جو میں دے رہا ہوں یہی محفوظ رکھنا

تا کہ پھر جب میں اکثر اشارات پر گفتگو کروں تو شوں کر کے سر سے نہ گزر جائیں۔ پہلے میں آپ کے ذہنوں کی زمین کو تیار کر رہا ہوں۔ ہر شے حرفوں کی صورت تالیف ہے۔ والالف صورۃ المتفرقۃ بالحروف اور جو حرف ہیں خود وہ الف کی بکھری ہوئی صورتوں کا نام ہے۔ یوں ہو تو کیا ہے؟ یہ جب یوں ہوتا ہے پھر بنتا ہے اور جاگنا میں دیکھوں گا کہ کون ساعت کے کتنے پانی میں ہے۔ ب لکھتے کیسے ہیں۔ یوں یعنی درمیان میں یوں الف ہوتا ہے ایک کنارہ یوں اور ایک اس طرف۔ یعنی یوں لگتا ہے کہ الف کو کسی دو ہاتھوں نے سنبھالا ہوا ہے۔ جی...... جی پتہ نہیں کس کا کلیجہ چر بولے گا اور کون فر کر کے میرے ساتھ عرش تک جائے گا۔ الف نمائندہ ہے اللہ کا تو یقیناً ہاتھ بھی ید اللہ کے ہوں گے نا۔ ہاں...... گھبرا تو نہیں گئے۔ اچھا...... اسی طرح یعنی ب سے ے تک ہر حرف میں الف کا جلوہ ہے۔ اب جاگنا اسی پہ تو آسمان کھڑا ہے۔ پورے کے پورے علم الحروف کی۔ ہر شے حرفوں کی تالیف۔ حرف الف کی مختلف صورتیں۔ والالف صورۃ تکرار النقطۃ...... اور علماء حروف کہتے ہیں کہ الف ہر نکتہ کے بار بار آنے کا نام ہے۔ جس نے بھی علم حروف پڑھا اس نے یہ تو لکھ دیا لیکن بہتر بندے ہکہ بکہ ہو کے نقطہ ڈھونڈتے رہے بار بار آنے والا...... ہم تو خوش نصیب تھے کہ ہمارے پیشوا نے کہا کہ

ان لی الکرۃ بعد الکرۃ والرجعۃ بعد الرجعۃ......

دنیا والو میں علیؑ ہوں جو ہر زمانے میں پلٹ پلٹ کے آتا ہے۔ پلے پڑ رہی ہے بات۔ انا علیؑ...... میرے خیال ہے آدھے لوگ تھک گئے ہیں۔ میں کوئی غیب تھوڑی رکھتا ہوں۔ جب تک نعرہ محیط رہتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ تازہ دم ہیں۔ حیدر کرارؑ

کوتو مانتے ہو۔ کرار کے معنی کیا ہیں؟ بار بار پلٹ کے آنے والا۔ کرار کے معنی یہی ہیں۔ نہ...... نہ...... نہ یہ کرت سے ہے۔ کرت...... پلٹ پلٹ کے آنا...... لوٹ لوٹ کے آنا۔ بار بار ہر زمانے میں اسی لئے تو میرا مولا کہتا ہے۔ لاکھوں آدم آئے' لاکھوں نوح آئے' لاکھوں ابراہیم آئے' لاکھوں موسیٰ' عیسیٰ آئے' ہر بار آدم نیا' ہر بار نوح نیا' ہر بار ابراہیم نیا' ہر بار موسیٰ نیا۔ ہر بار عیسیٰ نیا۔ ہر بار فلک نیا' ہر بار زمین نئی' لیکن میں علیؑ ہر زمانے میں یہی۔ سلمان نے ایک دن تنہائی میں راستہ ناپا خیبر شکن کا۔ اے ہر زمانے میں آنے والے۔ یہ کیا راز ہے۔ کبھی کعبہ میں بچہ' کبھی محمدؐ کے ہاتھوں پہ طفل' کبھی گہوارے میں لڑکا' کبھی محلے میں نوجوان' کبھی میدان میں فتح' کبھی اندھیروں میں...... کبھی بڑھاپا' فرمایا! سلمان تو کیا سمجھتا ہے اگر میں ہمیشہ ایک صورت میں رہتا اسے سجدہ کون کرتا؟ فرمایا اگر میں ایک پیکر پہ رہتا اس کو سجدہ کس نے کرنا تھا۔ مت بھول تو نالی کے بدبودار کیڑے۔ علیؑ توحید بچاتا ہے تو بھونکتا ہے کہ علیؑ مجھ جیسا ہے۔ دیکھو اللہ قرآن میں نہیں میرا پتہ نہیں زمانے کی بات کر رہا ہے۔ عرش کتنا عرصہ رہا پانی پر۔ خلاء آباد کتنا عرصہ رہی۔ سورۃ مومنوں کو پڑھنا۔ تیرے رسول سے اللہ کہہ رہا ہے۔ فاسئل العادین...... رسولؐ ان سے پوچھ جنہوں نے عددوں کا حساب رکھا ہوا ہے۔ اور یہ خود تلاش کر۔ سارے عدد فیض ہیں علیؑ کا۔ سارے حرف تجلی ہیں علیؑ کی۔ اب ان سے کیا بات کرنی وہ آ گئی ہے اتفاقاً سامنے۔ ہوسکتا ہے میں آج اس کا جواب نہ دوں۔ پوچھ لینا جب پوچھ لینا تھک جانا پھر مجھے حکم کر دینا کہ آ خروجہ کیا ہے کہ جب بندہ گناہ کرے تو ایک کا ایک' نیکی ایک کی دس کیوں؟ تحقیق کر لینا۔ ایک طرف ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام

دین عقل ہے۔یہی کہتے ہیں نا اسلام دین فطرت ہے۔تو پھر عقل سے جوڑو نا کہ نافرمانی کرے تو ایک۔ حالانکہ اس کو سزا زیادہ ہونی چاہیے۔کریمی کے ساتھ وہ عادل بھی تو ہے۔تو مجھے کوئی یہاں عدل سے سمجھائے نا نیکی بندہ ایک کرے تو...... آپس کی بات ہے میں بڑے بڑوں کو ٹٹول رہا ہوں۔آئیں میں آپ کی خدمت میں عرض کروں۔ اصل میں یہ ہے کہ جن کی ابتداء ہی غلط ہو جائے۔پہلی اینٹ ہی اگر ٹیڑھی ہے آسمان تک دیوار ٹیڑھی جائے گی۔بھئی مولویوں نے یہی سمجھ رکھا ہے کہ قبضہ تراب سے بنا ہے انسان۔مٹھی بھر مٹی سے اور سن لو انسان دس قبضوں کی پیداوار ہے۔نو قبضے ملکوتی ہیں ایک قبضہ لاسوتی ہے۔نہیں نہیں یہ حیران ہونا چھوڑ دیا کرو ورنہ میں باتیں چھپانا شروع کر دوں گا۔

نو قبضے فلکی ایک قبضہ ارضی اور جاؤ جہاں تک علم کے گھوڑے دوڑا سکتے ہو غضنفر کا یہ چیلنج۔سوال جواب دونوں لے جاؤ نہیں رد کر سکے گا کوئی مائی کا لال۔انسان کا دل عرش سے بنا ہے۔یہ بوٹی والا دل نہیں۔وہ حقیقت جو اس دل کو باقی رکھے ہوئے ہے۔یہ بتاؤں خوش نصیبی ہے تمہاری کہ یہ باتیں کہاں آ کر کرنی تھیں اور آپ کے حصے میں اس دور میں آ گئی ہیں۔انسان کا دل عرش سے' سینہ کرسی سے' یہی وجہ ہے سینہ اسلام کے لئے ہے' دل ایمان کے لئے ہے۔نہیں نہیں ایسے نہیں میں قرآن کی آیتیں پڑھ دیتا ہوں۔

افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام......

اللہ کہتا ہے جس بندے کا سینہ میں اسلام کے لئے کھول دوں اس جیسا کوئی خوش نصیب ہے تو قرآن کہتا ہے کہ صدر سینہ اسلام کے لئے۔سورۃ حجرات پڑھ۔

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزیّنہ فی قلوبکم......

اللہ نے تمہارے دلوں کو زینت دی ہے ایمان کے ساتھ۔ پچھلے محلے والو جیو۔ دل عرش سے' سینہ کرسی سے' فلک زحل سے عقل' فلک مشتری سے علم' رات میں نے بتایا تھا کہ فلک مشتری میں بھی اسم علیم کی حکومت ہے۔ فلک زحل سے عقل' فلک مشتری سے علم' فلک مریخ سے وہم' فلک شمس سے وجود' فلک زہرہ سے خیال' فلک عطارد سے فکر' فلک قمر سے حیات...... زندگی' نہیں اگر پتہ ہے پہلے اس بات کا تو میں کیوں وقت ضائع کر رہا ہوں؟ فلک شمس سے وجود' فلک زہرہ سے خیال' فلک عطارد سے فکر' فلک قمر سے حیات......' یہ نو ہو گئے قبضے۔ اور قبضہ عناصر سے بدن' پلے پڑ رہی ہے بات یا سر سے گزر گئی۔ عرش سے لیکر فلک قمر تک یہ نو قبضے تھے دسواں قبضہ عناصر کا ہے۔ جس سے جسم بنا ہے تیرا۔ عناصر چار ہیں۔ آگ' ہوا' پانی' مٹی۔ آگ سے صفرا' ہوا سے خون' پانی سے بلغم' مٹی سے سودا۔ شاید ابھی موقع ہی نہیں تھا اس بات کو کرنے کا۔ نعرہ......

تو غضنفر کی کون سی بات ہوتی ہے جو انہوں نے پہلے سن رکھی ہوتی ہے۔ غضنفر کی تو شاہ نجفؑ نے ڈیوٹی ہی یہ لگائی ہوئی ہے کہ جو کوئی نہیں کہتا وہ کہے۔ توجہ نہیں۔ صفرا آگ سے ہے۔ خون ہوا سے ہے۔ بلغم پانی سے ہے۔ سودا مٹی سے ہے۔ اور یہی چار مزاج ہیں۔ سودا کے لفظی معنی کیا ہیں۔ جنون...... جنون مٹی عطا کرتی ہے۔ یعنی مٹی اشارہ دیتی ہے میرا حق تب حلال ہوگا جب کسی کی محبت میں جنونی ہو جائے۔ بات سمجھ میں آ گئی۔ یہ ہیں دس قبضے۔ نو فلکی ایک ارضی۔ خلق المومن اللخیر...... مومن کی تخلیق کا مقصد خیر اور اطاعت ہے۔ جب مومن اطاعت کی طرف جاتا ہے' ذہن ساتھ'

فکر ساتھ' خیال ساتھ' وجود ساتھ' حیات ساتھ' دل ساتھ' دماغ ساتھ' عقل ساتھ' قلب ساتھ' چونکہ دس کی دس چیزیں اطاعت میں شامل ہوتی ہیں اللہ کہتا ہے ایک نہ لکھنا دس لکھنا۔ اللہ کہتا ہے فرشتو یہ میرے عدل کے خلاف ہے کہ مزدور دس ہیں...... اجرت ایک کو دوں...... دس لکھ...... اور جب مومن گناہ کرتا ہے عقل کہتا ہے میں الگ' وہم کہتا ہے میں الگ' خیال کہتا ہے میں الگ' فکر کہتا ہے میں الگ' دل کہتا ہے میں الگ' سینہ کہتا ہے میں الگ' حیات کہتی ہے میں الگ' وجود کہتا ہے میں الگ' بس وہ مٹھی بھر جو عناصر ہیں وہ گناہ کراتے ہیں اللہ کہتا ہے چونکہ جرم کرنے والا ایک ہے...... ایک لکھ......

میں واقعی کسر نفسی سے کام نہیں لوں گا جو تم نے کہا ایسے ہی کہا ہے۔ مومن کہہ رہا ہے سو مجلس کا مواد ہے اس میں۔ میں نے کہا اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے۔ اب سمجھ میں آ گئی ہے بات۔ یہ عدل ہے۔ فضل مرنے کے بعد ہو گا۔ یہ عدل ہے کہ ایک کا دس یہاں ملے اور گناہ کا ایک۔ اور پھر ایک اور بات بھی ہے۔ تہتر فرقے والے مانتے ہیں اس بات کو کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے اللہ نو گھنٹے کی مہلت دیتا ہے اگر توبہ کر لے تو لکھا بھی نہیں جاتا۔ نہیں نہیں۔ یہ کتنی بڑی دوغلی چال ہے مولوی کی۔ نو گھنٹے میں توبہ کر لے تو پھر کچھ نہیں کیا۔ اگر میں کہوں علیؑ بخشوا دے گا تو کہتے ہو نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر وہاں کہتے ہیں اللہ کی عدالت کہاں جائے گی۔ جب تو نے توبہ کر لی تو پھر عدالت کہاں گئی۔ یہی تو عدل ہے چونکہ وہ جو نو قبضے فلکی ہیں اگر نو گھنٹے کے اندر توبہ کر لی اللہ کہتا ہے ان نو کے صدقے معاف کر دو۔ اللہ قبضوں کے صدقے معاف کر دیتا ہے ید اللہ کے صدقے معاف نہیں کرتا۔ وہی بتا سکتا ہے جس نے مدرسہ بوترابی میں داخلہ لے رکھا ہو۔ سمجھ میں

آ رہی ہے بات۔ آ ؤ میں دیکھ رہا ہوں کچھ چہروں پہ حیرت ہے۔ اللہ کرے حیرت ہو انکار نہ ہو اور سولہ سال کا تھا غضنفر کہ مداحی خیبر شکن کا منصب عطا ہوا۔ اس دن سے آج تک میری یہ عادت ہے جو علیؑ کے نام پہ حیران ہوتا ہے اسے زیادہ حیران کرتا ہوں۔ جس کے کلیجے میں خراش آتی ہے اسے چیر دیتا ہوں۔ تو آؤ تم بھی میرا ساتھ دو یہ کام مل کے نہ کرلیں۔ آؤ ان کی ولاء کا کرم بتاؤں۔ تمہارا امام ششمؑ جارہا ہے پیچھے صحابہ ہیں۔ ان میں ایک منافق بھی ہے۔ یہ پہلے دن سے ہے۔ کلمہ بھی ان کے دادا کا پڑھتے ہیں۔ نماز بھی انہی کے مذہب پہ پڑھتے ہیں۔ روزہ بھی ان کے مذہب پہ رکھتے ہیں۔ حج بھی انہی کے مذہب پہ۔ کھاتے بھی انہی کے دسترخوان پہ ہیں اور پھر بھونکتے بھی انہی کو ہیں۔ تو منافق نے دیکھا کہ ایک آدمی نشے میں دھت نالی میں الٹے منہ گرا ہوا ہے۔ مولا چپکے سے جارہے تھے منافق نے جلدی جلدی بندوں کو چیرا آگے آگیا۔ ھٰذا من شیعتھم...... یہ بھی آپ کا شیعہ ہے۔ جنگل میں تو نہیں پڑھ رہا میں۔ یہ بھی آپ کا شیعہ ہے۔ ٹائم تو میرا پورا ہوگیا ہے۔ بلکہ پانچ منٹ اوپر ہوگئے ہیں۔ نافلہ پڑھے جارہا ہوں کیونکہ اگر چاند انتیس کا ہوگیا تو پھر نو مجلسیں ہوجائیں گی اس لئے بڑھا کے پڑھ رہا ہوں کہ تمہارا کوٹہ پورا رہے۔ خدا کی قسم دعا یہی مانگ رکھی ہے کہ اگر موت آتی ہے تو منبر سے ہی آئے۔ سر اٹھانا۔ یہ بھی آپ کا شیعہ ہے۔ چہرہ ذوالجلال پر سرخی جلال آ ئی۔ حلال زادو! علیؑ کے پانچویں بیٹے اور تیرے امام ششمؑ نے بجلی سے زیادہ کڑک دار لہجے میں کہا کہ کم بخت اسی حالت میں بھی مرگیا تو جہنم نہیں جائے گا۔ اسی حالت میں مرجائے دوزخ نہیں جائے گا۔ یہ حدیث تو تمہیں یاد ہوگی اسی منبر سے میں نے تمہیں سنائی تھی کہ

اسی سردار کا فرمان ہے کہ **سیّئات شیعتنا خیر من حسنات اعدائنا** ......

مولاؑ نے فرمایا تھا ہمارے حب داروں کے گناہ ہمارے دشمنوں کی نیکیوں سے بہتر ہیں۔نعرہ حیدری............

ہمارے حب داروں کے گناہ ہمارے دشمنوں کی نیکیوں سے بہتر ہیں۔سائل نے کہا مولا وہ کیسے؟ کبھی شر خیر سے بہتر ہوا ہے؟ فرمایا **لان سیّئات شیعتنا مغفورة وحسنات اعدائنا مردودة**......

ہمارے شیعوں کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور ان کی نیکیاں رد کر دی جائیں گی۔بس......تھکنا نہیں۔جو دروازے میں کھڑے ہیں یا قناعت کے ساتھ تھک تو نہیں گئے۔اس حالت میں بھی مرے دوزخ نہیں جائے گا بلکہ تم پر واجب ہے جب اس کے پاس سے گزرو اس سے کہو السلام علیکم۔مولاؑ! آپ کی بادشاہی ہے اسے اپنا ہوش نہیں سلام کا جواب تو واجب ہے کیسے دے گا۔فرمایا جو اس کے کندھوں پر بیٹھے ہیں اس کی طرف سے وہ دیں گے۔کریم کی کریمی سن کے ڈھیٹ نہیں ہو جانا۔کیونکہ جو میرے سامعین ہیں نا میرے حوالے سے مقصر مجھے بدنام کرتے ہیں کہ یہ غضنفر تو عمل سے چھٹی کرا دیتا ہے۔نہیں۔عمل تو ہے ہی علی والے کے لئے کیونکہ بابا جو مزدور کھدر نہ پہنے اس پر لعنت اور جو نواب کھدر پہنے اس پر بھی لعنت۔سمجھ آئی بات۔ہاں۔ارے بھئی وہ تو مزدور ہے اگر وہ شہر کا اعلیٰ کپڑا خرید بھی لے گا تو چوری کرے گا اور جو ہے ہی جاگیروں کا مالک پھر ایسے بخیل پہ لعنت ہی کرنا چاہیے جو ریشم پہن سکتا ہے اور پھر بھی کھدر پہنے۔ہو علی والا اور پھر نیکی کو نفرت سے دیکھے۔ہو ہی نہیں سکتا۔بہر حال وہ کریم

ہی اٹھتے ہیں۔فرمایا تم سلام کرو فرشتے اس کی طرف سے جواب دیں گے۔منافق تھا نا وہ......تو بار بار حجتیں کر رہا تھا۔باقی بات اپنے پلے نہیں پڑ رہی۔ نشے میں دھت ڈوبا ہوا......گندی نالی میں منہ ڈوبا ہوا۔نجس پانی جا رہا ہوگا اندر......جائے گا جنت۔مولاؑ نے کہا کسی کا گھر قریب ہے۔ جی سرکار میرا ہے۔فرمایا گھر سے ایک گلاس پانی لاؤ۔ پانی منہ پہ گرایا کروٹ لے کر کہتا ہے **صلی اللہ علیک یا ابا عبداللہ ولعن اللہ یزیداً و قوم یزید......**

حسینؑ پہ درود پڑھا' یزید اور اس کی آل پہ لعنت کی۔علیؑ کے بیٹے نے کہا دیکھا ہے نامردود...... نشے میں بھی جس کے دل میں ہماری ولاء اور ہمارے دشمن پر لعنت کے تصور ہیں وہ جہنم جائے گا۔یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ 9 کے عدد کی خیرات ہے۔اللہ اکبر...... اللہ اکبر......دعائیں......یعنی جب 9 کا......اس کو علم الجفر میں کہتے ہیں استنطاق۔یعنی کسی لفظ سے نطق طلب کرنا۔گونگے لفظ کو بلانا۔تو جب عدد کے مطابق حرف بولو تو وہ نطق بن جاتا ہے۔تو نو کا عدد کیا ہے ط......اور ط قطب ہے تیری بی بی کے نام کا۔ف' ا دو حرف پہلے' م ہ دو حرف پہلے۔ درمیان میں ط......سمجھ میں آ رہی ہے۔آخری عدد کا حرف میں نے کل بتایا تھا کہ نو اپنے آگے سے عدد گزرنے ہی نہیں دیتا۔پھر صفر لاتا ہے پھر پہلے والے عدد کو بلاتا ہے کہ پہلو میں نکتہ بٹھا لے تو ٹھیک ہے۔اگر پہلو میں نکتہ رکھ سکتا ہے تو رہ ورنہ فنا ہو جا۔اور یہ نو محکوم ہے علیؑ کی۔اس پر حکومت علیؑ کی۔حرف کتنے ہیں۔ تیرا مولا کہتا ہے۔پہلا بھی ششم بھی دونوں کا فرمان ہے۔کہ آدم سے لیکر اس وقت تک جو حرفوں کا علم پھیلا ہے۔سن رہے ہو۔کائنات میں جتنے علم ہیں میری تحقیق ہے کہ اٹھاسی

ہزار علم تو صرف قرآن سے نکالے ہیں۔ مگر کل اٹھاسی ہزار علم صرف قرآن سے باقیوں کا حساب کرلو اور یہ دو حرف ہیں۔ مولا باقی فرمایا جب ہمارا قائم آئے گا پچیس حرفوں کا علم پھر پھیلے گا۔ مولا پچیس دوستائیس حرف تو اٹھائیس ہیں۔ فرمایا ایک اللہ کے پاس ہے۔ کہا کبھی پتہ نہیں چلے گا۔ فرمایا جنت میں وہ بھی بتا دیں گے۔ جو حرف بتایا ہی آگے جائے گا۔ دنیا میں اس کی شرح کیا ہے لیکن اس کی خوشبو میں نے سونگھ رکھی ہے بتاؤں۔ بتایا وہ بھی مجلسوں میں جائے گا۔ میرے بارے میں اکثر لوگ کہتے ہیں کہ غضنفر انسٹھ منٹ تو پڑھتا ہے اکسٹھ نہیں اور یہی ہے۔ ہے ناں...... لیکن جب میں وقت کا حساب بھول جاتا ہوں پھر تھکن کو دفن کر دیا کرو۔ بس سن لو جملہ سمیٹ لیتا ہوں میں اپنے بیان کو اس حرف کی تفسیر بھی مجلسوں میں ہوگی۔ تفسیر فرات سے بھی بڑی قدیم تفسیر ہے۔ غیبت صغریٰ کے زمانے میں لکھی گئی تفسیر۔ فرات کوفی میں رسولؐ کی حدیث ہے۔ رسولؐ فرماتے ہیں کہ طوبیٰ کا درخت اتنا بڑا ہے کہ ایک پتے کے سائے کے نیچے بندہ سفر کرے تو پانچ سو سال لگ جائیں۔ اتنا بڑا' لمبا' چوڑا' گھنا درخت کس لئے ہے۔ فرمایا ان ظــل طــوبــیٰ

مجالس شیعة علي بن ابي طالبؑ......

فرمایا طوبیٰ کے سائے میں علیؑ کے شیعوں کی مجلس ہوگی اور آؤ...... یہ تمہارے اپنا ہی مقدر ہے۔ ہاں پتہ نہیں کیا ساری رات پڑھ پڑھ کے تم مجھ پر اتنا پھونکتے رہتے ہو۔ سنا تھا آواز آیا کرے گی۔ حجاب الٰہی سے آدم سے عیسیٰ تک' عیسیٰ سے محمدؐ تک سارے نبی جا رہے ہیں علیؑ کی مجلس ہونے والی ہے علیؑ کے شیعہ طوبیٰ کے نیچے کر رہے ہیں اور ایک مجلس عرش کے نیچے ہو رہی ہے وہ حسینؑ کی ہے۔ میں بھی اسی میں

جارہا ہوں۔ اور سن لو اس سے بڑا تحفہ میں آپ کو نہیں دے سکوں گا اور وہاں اللہ لسان اللہ سے کہے گا تجھے جو ازل سے میں نے اپنی زبان بنایا ہے اٹھ اس حرف کی تفسیر کر ......ان کو بتا کہ حسینؑ کیا ہے؟

تو یہیں سے تصور کرنا کہ حرفوں کی دنیا کیا دنیا ہے؟ اعداد کا عالَم کیا عالَم ہے؟ کہ جسے یا اللہ ہی جانتا ہے یا چودہ یا وہ کچھ کچھ جسے چودہ نے اشارے کر دیئے ہیں۔ درود پڑھ لو بل کر بآواز بلند۔

خوش رہو۔ آباد رہو۔ مولا آپ سب کی عبادت قبول فرمائے۔

یہ جملہ آپ کے لئے نہیں۔ ایک گھنٹہ بیس پچیس منٹ کی داد سے اگر میرا پیٹ نہیں بھرا۔ کیا بھرے گا یہ بھی تمہارے لئے کہا ہے۔ فصیل عرش پہ کمندیں ڈال دی جائیں، اگر چار آنسو نہیں بہتے۔ آنکھوں میں نمی نہیں اترتی۔ جو پردے کے اندر شام سے چل کے آئی ہے تو وہ راضی نہیں ہوتی۔ بس یہی تو معجزہ ہے کہ عزادار کی آنکھوں کے بادل بڑی بے تابی سے برسنے کو تیار رہتے ہیں اور میں یاد دلاتا ہوں دو فقرے اور منبر خالی۔ پرسوں بتایا تھا پھر کل بتایا جب یہ ابن منذر مدائنی نے تیرے خون رونے والے امامؑ سے پوچھا کوفے کا بازار تیری زندگی کا پہلا بازار تھا۔ ابن زیاد بن نہاد کا دربار تیری زندگی کا پہلا دربار؟ بازار کے تاثرات تو کل سن لئے نا۔ کہ تیرے امام نے کہا کہ تین دفعہ میں نے مرنے کی دعا مانگی۔ پھر اس نے پوچھا۔ مولا دربار کے تاثرات بتایئے۔ جس کے سینے میں پتھر نہیں گوشت کا لوتھڑا ہے سمجھ میں آ گیا زندگی کے جس موڑ پہ یاد آئے گا میرا منبر حسینیؑ سے وعدہ ہے وہیں عبادت ہو جائے گی آپ کا وضو ہو جائے گا۔ رو

کے تیرے امامؑ نے فرمایا کہ ایک تو ابن زیاد ملعون کی عادت تھی کہ روزانہ ہمیں دربار میں بلا لیتا تھا۔ بغیر کسی وجہ کے۔ مولا کیوں؟ فرمایا لحہ لحہ میری پھوپھی کی طرف دیکھ کر ملعون مسکرا کے درباریوں سے کہتا کہ اسی منبر پر علی بیٹھا کرتے تھے۔ جس کے سامنے علی کی بیٹی قید ہو کے کھڑی ہے۔ اللہ اکبر...... اللہ اکبر...... مولا تمہارا پرسہ قبول کریں۔ اس غم میں رونے والی آنکھ اسی قیدی مظلومہ کا صدقہ کسی غم میں نہ روئیں۔ اچانک ایک دن سجادؑ کہہ رہے ہیں...... ملعون نے سر اٹھایا میرے سامنے جڑے ہوئے ہاتھ نہ بتا حقیر سا خادم ہوں محمد و آل محمد کا چھوٹا سا وکیل ہوں میں تمہارے مذہب کا۔ کلیجہ پھٹ جائے گا تمہارا اللہ معاف کر دینا۔ مجھے نہیں پتہ خون رونے والا تم میں سے کس کے دائیں ہے کس کے بائیں ہے۔ ہے کہیں نہ کہیں ضرور۔ اس کی بپتی سنا رہا ہوں۔ فرمایا ایک دن لعین نے سر اٹھایا اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہا دربار والو! تم میں سے ہے کوئی ایسا جس نے علی سے کوئی بدلہ لینا ہو۔ آج علیؑ کی پوری اولاد میرے دربار میں لاوارث کھڑی ہے۔ لے سکتے ہو بدلہ۔ ایک کونے سے ایک شخص اٹھا کہنے لگا ابن زیاد میں نے علیؑ سے تو کوئی بدلہ نہیں لینا۔ حسینؑ سے لینا ہے۔ کیا بدلہ؟ کہا 9 محرم کو اپنے ناناؐ کی اونٹنی پہ سوار ہو کے حسینؑ نے خطبہ دیا میری اونٹنی سامنے کھڑی تھی۔ میری حسینؑ سے تلخ کلامی ہوئی حسینؑ نے میری اونٹنی کو ہٹانے کے لئے تازیانہ مارا اونٹنی نے سر بچا لیا میرے کندھے پہ لگا۔ مجھے حسینؑ سے تازیانے کا بدلہ لینا ہے۔ اب اللہ جانے میں پہاڑوں کو سنا رہا ہوں یا عزاداروں کو۔ جیسے ہی اس نے کہا زینبؑ تڑپ کے کھڑی ہو گئی کہنے لگی سجادؑ! اب میرے مرے ہوئے بھائیؑ کو تازیانے مارے جائیں گے! پہلے 13 ضربوں

سے مارا۔اب تازیانے لگیں گے حسینؑ کے سر پہ۔ رونے والو سجادؑ نے کہا پھوپھی اماں گھبراتی کیوں ہو۔ بازار میں داداؑ کے بدلے دیئے ہیں دربار میں باباؑ کے نہیں دوں گا۔ سجادؑ آگے بڑھا کہا اے بندہ خدا میرے قریب آ۔ میرے ہاتھ پابند ہیں میرا کرتہ اٹھا۔ ایک کے بدلے جتنے تازیانے تو چاہے میری پشت پر مار سکتا ہے۔ سید و غیر سید واس نے تازیانہ پکڑا سجادؑ کا کرتہ اٹھایا کتابیں بتاتی ہیں کبھی میرے مولاؑ کے پیچھے دائیں طرف' کبھی بائیں طرف پھر دائیں طرف' پھر بائیں طرف ابن زیاد کہتا ہے مارتا کیوں نہیں؟ تازیانہ پھینک کے کہتا ہے ماروں تو کہاں ماروں اس کی پشت پہ ایک بھی تازیانہ کی جگہ خالی نہیں۔ اللہ جانے کربلا سے یہاں تک شمر نے کتنے تازیانے مارے۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

الا لعنة الله علی القوم الظالمین

چوتھی مجلس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ ہے بات شروع کی جائے۔

انتیس سورتوں میں حروف مقطعات ہیں۔ تین مجالس میں جو ناقص مبلغ علم

تھا۔

آپ نے گفتگو سنی اس میں آپ کو بتائے گئے یہ وجہ بھی بیان کی کہ یہ حروف اٹھائیس کیوں ہیں؟ عدد اور حرف اگر کائنات کی حقیقتوں سے الگ کر دیے جائیں تو کچھ باقی نہیں رہتا خدا کے سوا۔ موسوی صاحب آپ ادھر آئیں سامنے اس طرف۔ یہ آپ کے لئے یوں پیچھے مڑ کر دیکھنا پڑے گا۔ ادھر آیئے۔ علامہ ابوالحسن موسوی صاحب اسلام آباد سے تشریف لائے ہیں۔ جملہ بولنے لگا ہوں لوح دل پر لکھ لیجئے گا۔ حرف تجلیٔ علیؑ ہے اور عدد تجلیٔ ولایت علیؑ ہے۔ پلے پڑی بات۔ حرف علیؑ کی تجلی کا نام ہے۔ بتا چکا ہوں اٹھائیس حرف ہیں چودہ نقطہ دار چودہ بے نقطہ۔ قوس نزول وصعود کا سلسلہ ہے۔ ایک تجلی خود شہنشاہ کی اور ایک اس کی ولایت کی ہے۔ موسوی صاحب آپ جانتے ہیں کہ جو حروف مقطعات ہیں کچھ یک حرفی ہیں۔ جیسے نٓ صٓ...... قٓ یہ تین ایک ایک حرف

ہیں۔ کچھ دو حرفی ہیں۔ حم، طٰہٰ، طس، کچھ سہ حرفی ہیں۔ الم، الر، طسم، کچھ چار حرفی ہیں۔ المص، المر، یٰسین، اور کچھ پانچ حرفی ہیں۔ حمعسق، کھیعص، اور یہی رات میں تمہیں بتا رہا تھا کہ کم سے کم ایک حرف اور پانچ حرفوں سے بڑا لفظ زمانے میں نہیں۔ اور ایسا بھی یاد ہے پچھلے والوں کو۔ قرآن اور حدیث میں عدد اور حرفوں کی جو ہم آہنگی دیکھتا ہوں جو نشہ مجھے چڑھتا ہے اسے میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا۔ قرآن میں ایک آیت کا ترجمہ پڑھتا ہوں سب سمجھ جاؤ گے۔ وامرتہ حمّالة الحطب......

ابولہب کی بیوی کو اللہ کہہ رہا ہے وامرتہ حمّالة الحطب...... نام اس کا کیا تھا ام جمیل۔ بیٹی کس کی تھی؟ حرب کی۔ ام جمیل بنت حرب کے عدد نکالو۔ اور وامراتہ...... کے عدد نکالو برابر ہیں۔ وصول کرنے والے بنو گے تو بات بنے گی۔ سمجھ میں آ رہی ہے بات یا نہیں۔ قرآن کہتا ہے ایک فرقہ جنتی ہے۔ شیعہ اور فرقہ کے عدد نکالو برابر ہیں۔ سمجھ میں آ رہی ہے بات۔ ویسے کل سے میرا ارادہ یہی ہے کہ جب میں بیٹھوں گا دروازہ بند کرا دوں گا تاکہ پھر بعد کے آنے والے سڑک پر سنیں۔ شیعہ اور فرقہ کے عدد برابر۔ اسی طرح حدیثوں میں ہے کہ رسول کی حدیث ہے نا...... الکعبة لب الدنیا...... کعبہ دنیا کا جوہر ہے۔ کعبہ دنیا کا مغز ہے۔ لب الدنیا کے عدد اور الکعبہ کے عدد برابر ہیں۔ دیکھئے جو داد دینے نہیں آیا وہ سر اٹھائے۔ الکعبہ کے عدد 128، لب الدنیا کے عدد بھی 128۔ علماء تو یہ کہہ کر چپ ہو گئے میں نے سوئے ہوئے علم کو جھنجھوڑ کر کہا کہ الکعبہ کے عدد بھی 128 اور حسینؑ کے عدد بھی 128۔ تو اس سے نتیجہ کیا نکلا کعبہ صرف لب دنیا تھا۔ حسینؑ کے عددوں نے بتایا کہ میں لب دنیا بھی ہوں، میں حقیقی کعبہ بھی ہوں۔ نہ

پتہ چلتا' نہ پتہ چلتا اگر کعبے کی چھت پر ثانی علیؑ یہ جملے نہ کہتا ان لوگوں سے جنہوں نے حسینؑ کو احرام توڑنے پر مجبور کیا۔ قد استلم الناس حجراً وهو يستلم يديه و ادنیٰ له منه اليه......

فرمایا جاہلو لوگ ٹوٹے پڑ رہے ہیں کہ حجر اسود کو چومیں اور وہ تڑپ رہا ہے کہ میں حسینؑ کے ہاتھوں کو چوموں۔ سمجھ میں آ گئی بات۔ لوگ حجر اسود کے بوسے کی کوشش میں ہیں اور حجر اسود کی کوشش ہے میں شبیرؑ کے ہاتھ چوم لوں۔ آگے فرماتے ہیں لولا من حكم الله الجلية و اسراره العلية واختباره البرية لطار البيت لديه من قبل ان يمشي اليه......

فرمایا اگر اللہ کی حکمتیں نہ ہوتیں' اگر اس کے اسرار جلیہ نہ ہوتے' اگر اس نے بندوں کا امتحان نہ لینا ہوتا تو ابھی حسینؑ سواری سے نہ اترا ہوتا کہ کعبہ اڑ کے حسینؑ کے قدموں میں چلے جاتا۔ واہ...... واہ...... علامہ کفعمی کی بہت بڑا نام ہے۔ پہاڑ سے بڑا۔ انہوں نے چند جملے لکھے ہیں سناؤں۔ وہ فرماتے ہیں......

اس میں وہ وہ راز کھلیں گے نہ تمہارے چودہ طبق روشن ہو جائیں گے اگر یہاں لکھتے رہے تو۔ واعلم ان الفيض الاول عن حضرة الحق هي النقطة الواحدة وهي روح الله و نفخت فيه من روحي و حرفها الياء وهي حجابها وبها عرفه العارفون وما من شيء الاولياء مكتوبة عليه اذا قلت الله فقد نطقت بسائر الاسماء واذا كتبت الالف فقد نطيقت بسائر الحروف واذا نطقت الواحدة فقد نطقت بسائر الاعداد واذا كتبت

نقطة فقد نقت بسائر الحروف والاعداد واذا قلت النون قد صب نون الوجود من العدم واذا قلت نور النون فقد نطقت بالاسم الاعظم......

وہ فرماتے ہیں جان لو حضرت حق سے یعنی اللہ سے جو پہلا فیض جاری ہوا۔ فیض عمل۔ وہ نقطہ تھا۔ بیٹھے ہو یا چلے گئے۔ ایک نقطہ...... ایک نقطہ جو اللہ نے صادر کیا وہ ھی روح اللہ۔ علامہ ابراہیم کفعمی کہہ رہے ہیں جا گو علم کے دعویدارو قرآن میں جو اللہ کہتا ہے کہ میں آدم میں اپنی روح پھونک رہا ہوں وہ اللہ کی روح یہی نقطہ ہے۔ یہی ہے وہ اللہ کی روح...... تابحث میں نہیں...... ڈر ہڑتال تھا جب غضنفر پیدا ہوا...... علیؑ کے نام پر میں نے کبھی گھونگھٹ میں آٹا پھانکا نہ پھانکنے دیا...... چاہے کلیجے جر بولیں۔ اب میں کہنے پر مجبور ہوں کیونکہ اکیلا نہیں ہوں میں...... میرے پیچھے ایک جماعت ہے علمائے ربانیین کی کہ یہ نقطہ اللہ کی روح ہے۔ اب غضنفر میں روح ہے اگر نکل جائے گی تو غضنفر مردہ۔ نقطہ اللہ کی روح ہے۔ ٹھیک ہے ناں...... نقطہ اللہ کی روح ہے اور یہ نقطہ علیؑ ہے اور علیؑ کو نماز سے نکالنے والو تم توحید کو مردہ کر رہے ہو؟

جہاں یہ نقطہ نہیں ہوگا توحید مردہ ہوگی۔ ارادے...... جیو...... میں نے پہلی مجلس میں یہ جملے بولے تھے کہ علم الحروف سے ہی' علم الاعداد سے ہی کائنات کا ہر مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ میں پھر ترجمہ پہ آتا ہوں۔ دونوں علمائے کرام۔ ایک مسئلہ حل کرتا چلوں۔ حرف کتنے؟ اٹھائیس...... اللہ تمہارا بھلا کرے۔ الف کتنی بار آیا ہے ان میں؟ اور ب' ج کوئی حرف دوبارہ آیا ہو؟ ایک ایک دفعہ...... پھر سوچ لو...... ایک ایک دفعہ...... ٹھیک ہے یہ سب کا دوٹ تو میں کون ہوں ناں کرنے والا...... ایک ایک

دفعہ۔ٹھیک ہے۔ب ایک دفعہ ہے۔ایک بندے نے لکھا بر۔اس میں ب ہے۔ایک نے لکھا باہر۔اس میں ب ہے۔کیا یہ وہی والی ب ہے یا کوئی دوسری آ گئی ہے۔یہ وہی والی ب ہے۔ایک بندے نے لکھا بشر۔ب آ گئی۔ ہے ایک۔ایک بندے نے لکھا بدر۔پھر ب آ گئی۔ایک بندے نے لکھا بیت اللہ۔پھر ب آ گئی۔حرف پانچ ہیں۔ب ایک ہے۔بر میں بھی ہے' باہر میں بھی ہے' بشر میں بھی ہے' بدر میں بھی ہے' بیت اللہ میں بھی ہے۔اچھا یہ پہلے ہے۔اب آخر میں لاتے ہیں۔اب۔اب لکھا۔ب آ گئی۔تب لکھا' جب لکھا' سب لکھا' عرب لکھا' نہیں نہیں......علیؑ کا نمک کھا کے علیؑ پہ پنجے تیز کرنے والے' جا ان ملاؤں تک غضنفر کا پیغام ضرور پہنچانا۔ب ایک ہے۔تو ب کے لئے بھونکتا ہے ایک علیؑ ہر جگہ کیسے ہے؟......جیسے ب ایک ہو کر کروڑوں لفظوں میں ہے علیؑ ایک ہو کر ادھر بھی ہے' ادھر بھی ہے۔

حرفوں نے بتا دیا کہ ہم جیسے ایک ہو کر......حالانکہ حرف تجلی ہیں علیؑ کی......تو ایسے ہی علیؑ ایک ہو کر بعینہ جیسے بر میں بھی وہی ب۔بحر میں بھی وہی ب۔رب میں بھی وہی ب۔سب میں بھی وہی ب۔اور یہی میرا شہنشاہؑ...... کہہ رہا ہے وجـــــدت

عندالکل فی الکل للکل بالکل ولکن لم یعرف الکل بالکل......

علیؑ فرماتے ہیں میں کل جگہ' کل معاملات میں' کل مخلوق کے ساتھ ہوتا ہوں۔ پتہ کل کو بھی بالکل نہیں کہ علیؑ ہوتا کہاں ہے؟

لم یعرف الکل بالکل

کل کے کل کو بالکل پتہ نہیں کہ میں اس کے ساتھ ہوں۔اب اس کل میں آدم

بھی شامل ہے اس کل میں عیسیٰ بھی شامل ہے۔ جس علیؑ کی خبر آدم اور عیسیٰ کو نہیں......اندھیروں کی پیداوار یہ کہے گا کہ میں علیؑ کو کیسے پہچانوں۔ حضرت حق سے فیض اول نقطہ واحدہ ہے۔ اور یہی روح اللہ ہے۔ وحرفها الباء

علماء تقی کہتے ہیں کہ نقطہ کا جو حرف ہے وہ ب ہے۔ وھی الحجاب......

اور یہی ب نقطہ کا پردہ ہے۔ اسی لئے تو میں نے براہ راست تفسیر شروع نہیں کی تھی کہ یوں سر سے گزر جاتی۔ ہاں......عربی......اصل میں جب مکررات کے آئینے ہیں حروف مقطعات کے تو چودہ حرف بچے ہیں اور علمائے حروف کے نزدیک وہی حروف نوری حروف کہلاتے ہیں اور وہ ہیں ص' ر' ا' ط' ع' ل' ی' ح' ق' ن' م' س' ک' ہ......

یہ چودہ حرف ہیں اور ان کی عبارت علمائے نے بنائی ہے۔ صراط علیؑ

......صراط علی حق نمسکه......

اللہ کہتا ہے علیؑ کا راستہ ہی حق ہے ہم تو اسی کو اختیار کریں گے اور کل میں آپ کو بتاؤں گا کہ ان چودہ حرفوں کی حقیقت کیا ہے؟ جبلت کیا ہے؟ طبیعت کیا ہے؟ کون سا حرف اللہ نے کس چیز سے بنایا ہے؟ کب بنایا؟ کیوں بنایا؟ کس کام کے لئے بنایا؟ جب وہ سمجھ جاؤ گے تو پھر تمہیں ا' ل' م' ق' ع' ص پڑھنے کا نشہ ہی اور آئے گا۔ لیکن کل یہ بھی سوچ لینا ساڑھے آٹھ میں نے بیٹھنا ہوتا ہے۔ تو ساڑھے آٹھ کا مطلب ساڑھے آٹھ ہوتا ہے۔ دس بندے ہوئے...... میں نے موسوی صاحب پہلے بھی چیلنج کیا تھا ایک رات نہیں۔ کہ روئے زمین کے علماء کو فون کر کے پوچھ لو کہ حرف اٹھائیس کیوں ہیں؟ اگر

کوئی بتادے تو میں بیعت کروں گا......اسی حقیر نے ہی بتایا؟ تو اب ان حرفوں کے متعلق بھی آپ کا یہ خادم ہی بتائے گا کوئی اور نہیں بتائے گا۔ تو بتاؤں گا اسی کو جو ساڑھے آٹھ بجے یہاں ہوگا۔ آٹھ اکتیس پر کل گیٹ بند۔ جو باتیں بڑے بڑے جغادریوں کو پتہ نہ ہوں وہ میں آپ کی جھولی میں ڈال دوں اور آپ دس منٹ پہلے آنے کی تکلیف ہی نہ کرو تو انصاف نہیں ہے ناں......بات کہاں تھی......ب حجاب ہے نقطے کا۔ بالباء ظهر الوجود وبالنقطة تبين العابد بالمعبود ......

فرماتے ہیں ب سے ہی وجود ظاہر ہوا اور نقطے نے فرق بتایا کہ عابد کون ہے معبود کون ہے؟ سوائے نقطے کے...... یہ سوائے نقطے کے کوئی نہیں بتا سکتا ......کیوں؟......نقطے کے پاس یہ دعویٰ ہے......الف اللہ کے لئے ہے۔ حرف کبریائی ہے' حرف توحید ہے الف۔ الف کے دائیں ہر حرف مجھ سے نکلا۔ نقطہ کہتا ہے تو مجھ سے نکلا......ہر حرف مجھ سے......اور نقطے کہتا ہے الف بھی مجھ سے۔ کیونکہ چار نقطوں کے امتداد کا نام ہے الف۔ اور سوائے علیؑ کے جگر کس کا تھا جو توحید کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہے......ظهورک منی ووجودی منک ولست تظهر لولای لم اکن لولاک......

اے میرے اللہ! تو میری ضرورت' میں تیری ضرورت......چونکہ دونوں علی ہیں......ایک عکس ہے ایک ذوالعکس ہے۔ ایک ظل ہے ایک ذی ظل ہے۔ ایک بدن ہے ایک سایہ ہے۔ ایک لفظ ہے ایک معنی ہے۔ اور عکس وہی کرتا ہے جو عکس والا کرے......عکس وہی بولتا ہے جو عکس والا بولے......میرے سامنے شیشہ رکھ دو تو جو میرا

عکس ہے وہ بھی منبر پر ہوگا...... سمجھ میں آ رہی ہے بات یا نہیں...... ہوگا نہ منبر پے۔ اب کلیجے پھاڑوں۔ شہ پر مؤدت والوں کو عرش پہنچاؤں۔ اب میرے سامنے شیشہ ہے۔ میں تو ایک ہی ہوں نا...... جو منبر پر بیٹھا ہوں لیکن سامنے میرا عکس نظر آ رہا ہے...... وہ بھی منبر پر...... جیسے تم منبر پر چڑھ آتے ہو میرے ہاتھ چومنے...... گھٹنے چھونے' اب ادھر ہاشمی آیا' میرے ہاتھ چومنے' ذرا شیشے میں نگاہ کرو۔ بھی چومے جا رہے ہیں چاہے تمہیں عکس سے دشمنی ہو۔ علیؑ عکس الٰہی ہے۔ جب جلی کو سجدہ کرتا ہو علیؑ کو بھی کرتے ہو۔

امجد اگر یہ رباعی میں لکھتا...... اپنی اپنی مجبوریاں ہیں...... پتہ ہے میں کیسے لکھتا۔ امجد نے تو پڑھا نہ۔

لہو خالص نہ ہو تو مدح کیسی؟

میں اسے یوں لکھتا......

لہو خالص نہ ہو تو مدح کیسی؟

تمہاری مادری مجبوریاں ہیں

میرے پاس سوائے نقطے کے کوئی نہیں۔ نقطہ کہہ رہا ہے...... وجــــودی منک ولست تظھر لولای لم اکن لولاک......

مالک اس وقت اکیلے ہیں ہم۔ تیری کبریائی کی تنہائی ہے۔ میری ولایت کی خلوت ہے۔ تو بھی اکیلا' میں بھی اکیلا۔ نا کوئی تجھ جیسا وہاں...... نہ کوئی مجھ جیسا یہاں۔

تو میرا اہم نام...... اور اللہ جانے کون کیا سنے گا۔ تو میرا اہم نام' میں تیرا اہم کام۔

ارادے تیرے' فعل میرے۔ تو کائنات کا مالک' میں کائنات کا مولا۔

ارادے تیرے فعل میرے۔ مشیت تیری محنت میری......مشیت تیری...... محنت میری......تو میری ضرورت میں تیری ضرورت۔ تو نہ ہو مجھے حکم کون دے؟ میں نہ ہوں تیرے کام کون کرے؟......چلیں میرے مالک یہ تو چھوٹی باتیں ہیں یہ تو تو کسی اور سے بھی کرا سکتا تھا؟ جو بڑی بات ہے کہ ہم ایک دوسرے کی ضرورت ہیں وہ یہ ہے۔ ظھورک منی......

اے مالک اگر تو نہ ہوتا مجھے وجود نہ ملتا' اور اگر میں نہ ہوتا تجھے ظہور نہ ملتا۔

ارادے......پچھلے محلے والو...... جو بعد میں آئے ہو سن لو۔ کل آٹھ بج کر اکتیس منٹ پر گیٹ بند ہو جاتا ہے۔ یہ ابھی بھی تم نے غضنفر کو نہیں پہچانا تو کب پہچانو گے۔ جو میں کہتا ہوں وہ کرتا ہوں۔ جو کل میں نے بیان کرنا ہے وہ طبق کھولنے ہیں۔ تو اس لئے ساڑھے آٹھ یہاں ہونا چاہیے۔ نقطے نے پہنچوایا۔ کیسے؟ چاہے آدم ہو' نوح ہوں' عیسیٰ ہو' موسیٰ ہو' قرآن سب نے پڑھا ہے۔ زبانی کہتے رہے اللہ ہے۔ اللہ ہے۔ کیا ہے وہ......خالق ہے۔ دلیل...... دنیا بنائی۔ دہریہ نے کہا خود بن گئی۔ اچھا تجھ پہ اللہ کی لعنت ہو تو مان یا نہ مان۔ لیکن جب حسنین کے بابا کی باری آئی وہ یہ نہیں کہتا تھا کہ تجھ پر لعنت ہو تو مان یا نہ مان۔ وہ گھر سے باہر نکلتا تھا تقدیر اس کے قدم چومتی تھی۔ مشیت اس کا طواف کرتی تھی۔ قضاء و قدر اس سے مشورہ لیتی تھی۔ سردار کدھر جاتا ہے؟ موت کے ماتھے پہ پسینہ آتا تھا۔ بشر کی نگاہ پڑتی تھی' بشر دل میں کہتا تھا ہو نہ ہو اللہ یہی خود ہے۔ علیؑ سجدے میں جھک کے کہتا تھا......سبحان ربی الاعلیٰ...... یعنی اپنے آپ کو خدا نما دکھا کر......تھکے ہوئے یہاں نہ آیا کریں۔ ولایت تھکن شکن ہوتی ہے۔

ذکر بھی خیبر شکن کا ہے تو پھر ماتھے پہ شکن کیوں ہے؟ چلو چلو ایک منٹ۔ آج وہ مسئلہ بھی حل کر نہ دوں جو صدیوں سے علماء کی سمجھ میں ہی نہیں آیا۔ میرا دماغ نہیں چل گیا۔ منبر پہ بیٹھا ہوں مجھے پتہ ہے میں کہاں بیٹھا ہوں۔ اس کے تقدس کی شرطیں کیا ہیں؟ یہاں بیٹھنے والے کے تقاضے کیا ہیں؟ کئیوں سے بہتر اور خوب جانتا ہوں۔ آج تک دنیا آدم کے سجدے کو جو فرشتوں نے کیا تعظیمی کہتی ہے...... غلط...... یہ علمی مغالطہ ہے۔ تعظیمی نہیں فقہاء سے پوچھو مجتہدین سے پوچھو عبادت کسے کہتے ہیں؟ وہ لکھیں گے......

ما امر اللہ بہ......

جس چیز کا حکم اللہ دے وہ عبادت ہے۔ تو سجدۂ آدم کا حکم دیا کس نے دیا؟ بابا یہ عبادت کا سجدہ تھا تعظیمی نہیں۔ فرشتے آدم کی عبادت کریں تو علیؑ کو نماز میں نام کی حد تک بھی یاد نہیں کرتا۔ ہر کلیجے کو پچنے والی بات نہیں تھی یہ۔ اپنی سماعتوں کو اور بلند کریں۔ یہ نعرہ قبلہ کی سلامتی کیلئے۔ نعرہ حیدری......

چلو خوشی ہے میرے سامنے سارے حلالی بیٹھے ہیں' موالی بیٹھے ہیں۔ سجدہ عبادت تھا کیونکہ اللہ نے کہا تھا۔ اور اللہ جو کہے وہ عبادت ہوتی ہے۔ یہ تعظیم کہاں سے آ گئی۔ تعظیم میں کبھی سجدے بھی ہوئے ہیں؟ تعظیم میں مولویو سجدے نہیں ہوتے۔ تعظیم میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اسی لئے تو شہنشاہ کہہ رہا ہے...... **انا المعبود......**

میں عابد بھی ہوں معبود بھی ہوں۔ عشرہ ایک ہوتا ہے حقائق کروڑوں اربوں کھربوں ہوتے ہیں۔ کس کس کو بندہ بیان کرے۔ خدا کی قسم میں نے مانا کہ منبر پہ بیٹھا ہوں۔ ایک وقت مجھ پہ بھی تھا جب میں جاہل تھا۔ جب پتہ چلا علم کہاں بٹ رہا ہے؟

علم لینے کے آداب کیا ہیں؟ پھر قطرہ سمندر ہوتا گیا۔فنون کی کتابیں رٹ لینے کا نام علم نہیں ہوتا۔علم چیز ہی اور ہے۔عطا جہاں سے ہوتی ہے وہاں جاؤ۔مگر جو علیؑ سے دو روٹیاں نہ مانگے وہ علیؑ سے نور کیا مانگ سکے گا؟اور یاد رکھو ایک جنت جہنم کا فیصلہ بھی عدد پر ہے۔میرے بعض احباب شاید حیران ہوں گے کہ کہہ کیا رہا ہے غضنفر......خدا کی قسم پانچ فٹ تو بلند ہوں زمین سے میں۔اتنا تو ہوں......تو پانچ فٹ کی بلندی پہ بیٹھ کر ہزاروں کے سامنے جھوٹ تو نہیں بول رہا ہوں۔ایک بندے کے سامنے بات کہہ کے بندہ نہیں مکر سکتا۔میں ہزاروں کے سامنے بات کہہ کر مکر سکتا ہوں؟ کیمرے کی آنکھ قید کر رہی ہے میری باتوں کو۔اللہ کی عدالت تک ضامن ہوں۔جنت جہنم کا فیصلہ عدد وں پر ہے۔الحمد سے والناس تک قرآن پڑھو۔جہنم کا ذکر قرآن میں 103 مرتبہ ہے۔ٹائم تو خیر پورا ہو گیا ہے ادھار کرتا ہوں۔نعرہ حیدری......

چلو بس یہ سن لو سمٹ گیا بیان۔103 دفعہ جہنم کا ذکر۔77 مرتبہ لفظ جہنم کے ساتھ 26 مرتبہ لفظ الجحیم کے ساتھ۔سر اٹھانا اور 148 دفعہ جنت کا ذکر ہے۔یہ داد جو آپ دے رہے ہیں اس کو میں اضافی تحفہ سمجھ رہا ہوں۔چونکہ ابھی میں نے راز کھولا نہیں ہے نا۔148 دفعہ جنت کا ذکر۔103 دفعہ جہنم کا ذکر۔فرق کتنے عدد کا ہے۔45 اور عدد آدم کے ہیں 45۔آدم کے عدد 45۔یہ کوئی نہیں بتائے گا تمہیں تمہارے اس خادم کے ساتھ سر اٹھاؤ۔آدم کے عدد بھی 45۔آدم کے نام میں آدم کی تخلیق کا پورا زائچہ چھپا ہے۔الف کا ایک' د کے چار' م کے چالیس' ایک بتا رہا ہے کہ تخلیق آدم کا حکم دینے والا کوئی ایک ہے۔اور چار کا عدد بتاتا ہے کہ آدم کی تخلیق میں شامل رہنے والی چار ہستیاں

ہیں۔ پلے پڑ رہی ہیں باتیں۔ ایک حکم دینے والا' چار بنانے والے' چالیس کا عدد بتا تا ہے چالیس دن آدم بنتا رہا ہے۔ چالیس دن اور ایک ہی آواز گونجی تھی۔ ملک عراق سے۔ شہر کوفہ سے۔ مسجد اعظم سے......انا الذی خمرت طینة آدم بیدی اربعین صباحاً......

کوفے والو اس ہاتھ سے چالیس دن تک میں نے آدم کی مٹی خلیق کی ہے۔ چلے تو نہیں گئے۔ آدم کے نام پہ ہی آدم کی تخلیق کی تاریخ لکھی ہے۔ پینتالیس عدد بنے آدم کے اور پینتالیس کا فرق ہے۔103 دفعہ جہنم' 148 دفعہ جنت۔ فرق 45 کا۔ یعنی آدم کے عدد کا۔ مقصد...... جو حقیقی آدم ہوگا وہ جہنم نہیں جا سکتا۔ تو پھر ظرف چھلکیں گے نہیں الٹ پڑیں گے۔ اوندھے ہو جائیں گے۔ حقیقی آدمی جہنم نہیں جا سکتا۔ جو جہنم جائے گا وہ آدمی نہیں ہوگا۔ ایک گلاس پانی کا کام ہے پیاس بجھانا۔ مومن بھی پئے تو بجھے گی' کافر بھی پئے تو بجھے گی۔ اس کا کام ہی یہی ہے۔ تو جو آدمی ہے چاہے کوئی ہے عالم ہے یا جاہل' سید ہے یا امت۔ اپنا ہے یا پرایا اگر آدمی ہے جہنم میں اگر گیا جہنم جہنم نہیں رہے گا۔ بجھ جائے گا۔ جو جہنم جا رہا ہے وہ آدمی نہیں۔ چاہے اس کی بندے کی شکل ہے......نہیں......سر اٹھا......اس سے پہلے کہ بالکل تو چھلک پڑے اور صحیح معنوں میں تھک جائے جا کافی سے بڑی کتاب تو دکھا مجھے اپنے مذہب میں۔ صادق آل محمد سے بڑا عالم دکھا مجھے اللہ کی کائنات میں۔ فرما رہے ہیں نحن الناس و شیعتنا اشباه الناس واعدائنا هم النسناس......

فرمایا حقیقی انسان ہم چودہ ہیں۔ و شیعتنا اشباه الناس......

اور ہمارے شیعہ انسانوں کی شبیہیں ہیں۔جنگل میں بیان کر رہا ہوں یا آبادی میں۔سوچ کے بیمار ہیں میرے سامنے یا ماننے والے۔فرمایا۔ہم انسان ہیں ہمارے شیعہ انسان کی شبیہ ہے۔اسی لئے تو شیعوں کو شبیہوں سے پیار ہے۔

ہم حقیقی انسان' ہمارے شیعہ انسان کی شبیہ ہیں۔واعدائنا......

فرمایا جو ہمارے دشمن ہیں شکل انسانی میں اولاد شیطان ہیں۔اب پلے پڑی یہ بات۔تو جو حقیقی آدم ہے وہ جہنم نہیں جاسکتا۔اسی لئے تو آدم کو بغیر ایک نماز پڑھے اللہ نے جنت دے دی تھی۔ جب آدم جنت میں گیا تھا کتنی نمازیں پڑھی تھیں؟ کتنے روزے رکھے تھے؟' کتنے حج کئے تھے؟' کچھ نہیں کیا تھا نا کیونکہ آدم تھا......اب مقصر جو کہے گا کہ یہ منبر والے عمل کی چھٹی کراتے ہیں......رات دس منٹ لگائے تھے میں نے تم پر کہ عمل ہے ہی شیعوں کے لئے۔لیکن جو بکتا ہے اسے بکنے دو۔یہ تو صاف ظاہر ہے جو نماز کو چودہ سے لڑاؤ گے حسینؑ سے لڑاؤ گے تو قیمہ تو پھر نماز کا ہی ہوگا۔بھئی رستم ہند سے اگر چار سال کا بچہ لڑاؤ' مروانا ہے اسے' ہڈیوں کا سرمہ کروانا ہے اس کا۔نماز کو روزے سے لڑاؤ' روزے کو حج سے' حج کو زکوۃ سے لڑاؤ۔چلو نماز کی کوئی جیت تو ہو......حسینؑ کے بچپنے سے محمدؐ کی نماز نہیں جیتی تیری کیسے جیتے گی۔

سمجھ میں آ گئی بات۔یعنی ضرورت کیا تھی؟ میں نے اتنی اتنی عمر کی ظاہری عمر میں امام دیکھے ہیں۔جنھوں نے بہلول جیسے دانائے روزگار سے کہا بچے کھیل رہے تھے۔میرا امامؑ کھڑا تھا۔بہلول نے کہا تو کیوں نہیں کھیلتا؟ امامؑ نے فرمایا۔یا احمق ما خلقنا للعب......

جو جنت کے تاجر کو احمق کہہ رہا ہے...... یا احمق......

او احمق! ہم کھیلنے کے لئے خلق نہیں ہوئے۔ تو جس کا بیٹا یہ کہہ رہا ہے وہ حسینؑ چھ سال کی عمر میں نانا کی پشت پر بیٹھا کیوں ہے؟ کھیلنے کیلئے؟ آج کے نمک حرام نام نہاد شیعہ کو بتانے کیلئے کبھی میری عزاداری سے نماز کو مت لڑانا' تمہاری نمازوں کی حقیقت کیا ہے؟ درود پڑھ لو مل کر با آواز بلند۔

خوش رہو...... آباد رہو...... مولا آپ کی عبادت قبول فرمائے۔ یہ بھی طے ہے لاکھ دریا علم کے بہاؤ اگر چار آنسو نہیں' آنکھوں میں نمی نہ اترے شام سے آنے والی راضی نہیں ہوتی۔ بس میں درد کے تصور کدے سے تصویر نکالتا ہوں یاد دہانی کے لئے۔ آنسوؤں کی بھیک مانگ لینا۔ آج زندان شام امام بارگاہ بنا ہوا ہے۔ اللہ اکبر...... اللہ اکبر...... مولا تمہارا پرسہ قبول کریں۔ مولا تمہاری آنکھوں کو اس غم کے سوا کسی غم میں نہ رلائے۔ کیوں؟...... کیوں بنا ہوا ہے امام بارگاہ۔ حسینؑ کے سینے کی زینت رخصت ہو چکی ہے...... ابو خالد کابلی صحابی تھا چوتھے امامؑ کا۔ یہ روایت کرتا ہے کہ میں نے نماز ظہرین کا وضو شروع کیا' سجادؑ کے سامنے...... میں نے وضو کی ابتداء کی سرخ آنسوؤں نے سفر کی ابتداء کی...... رخسار کو چومتے ہوئے ریش مطہر سے گزرتے ہوئے گلوئے مبارک کا بوسہ لیتے ہوئے سینہ توحید گنجینہ سے گزرتے ہوئے جب اس نے وضو تمام کیا میرے مولاؑ کا دامن تر ہو رہا تھا۔ ابو خالد کی نظر پڑی مولاؑ...... غلطی ہوئی مجھ سے کوئی...... مولاؑ نے فرمایا نہیں کوئی غلطی نہیں ہوئی...... مولاؑ رو کیوں رہے ہیں۔ فرمایا تجھے وضو کرتے دیکھ کر کوئی رشتہ یاد آ گیا ہے۔ جس کے سینے میں گوشت ہے پتھر کا ٹکڑا نہیں

ہے رونے کی نیت لے کر آیا ہے دیکھے میری طرف۔مولا کون سا رشتہ رو کے کہا میری معصومہ بہن سکینہ......مولا اس مخدومہ کا میرے اس وضو سے کیا تعلق؟ اب للہ مجھے معاف کر دینا۔فرمایا ہم گیارہ محرم کو کربلا سے چلے۔سولہ ربیع الاول کو شام کے باہر پہنچے۔ان چھیاسٹھ دنوں میں میری بہن کو پینے کا صرف اتنا پانی ملا جتنا تو نے آج وضو پہ خرچ کر دیا۔اللہ اکبر......اللہ اکبر۔

مولاؑ......ایک وقت کے وضو کا پانی۔چھیاسٹھ دنوں میں وجہ......فرمایا پانی شمر بانٹتا تھا۔اور جب یہ بانٹنا شروع کرتا۔سکینہؑ کبھی زینبؑ کے پیچھے۔کبھی ام کلثومؑ کی اوٹ میں۔کبھی اصغرؑ کی ماںؑ کی پناہ میں......کبھی کسی بی بی کو خیال آتا تھا تو اپنے حصے سے ایک گھونٹ پانی رکھ لیتی ورنہ سکینہؑ کئی کئی دن پیاسی......یہی وجہ تھی لاہور والو آج کے دن جب دنیا چھوڑنے لگی سجادؑ کے گلے میں بانہیں ڈال کر کہا۔بھیا......میری ایک آخری خواہش ہے اگر پوری ہو سکے۔میں جانتی ہوں پردیس ہے یہاں تیرا بس تو نہیں چلے گا۔رو کے کہا بیمار کربلاؑ نے ہاں سکینہؑ کیا خواہش ہے۔سجادؑ اگر ہو سکے میری قبر کسی ٹھنڈی جگہ پہ بنانا...... پیاس سے میری ہڈیاں جل گئی ہیں۔شاید مرنے کے بعد کوئی چین آ جائے۔اللہ اکبر......اللہ اکبر......

میں منبر چھوڑنے لگا ہوں۔ابن منذر مدائنی سے کہا تھا سجادؑ نے کہ کربلا سے شام تک میری بہن نے مجھ سے چند فرمائشیں کی تھیں اور میں قبر میں بھی لہو روتا رہوں گا کہ میں پوری ایک بھی نہ کر سکا۔مولاؑ کون کون سی؟ فرمایا ایک منزل پہ قافلہ رکا۔یہ میں ہاتھ جوڑ رہا ہوں۔فرمایا۔ہم صرف قید نہیں تھے ہمیں شمر حرامی ننگے پاؤں چلاتا تھا۔العظمتہ

اللہ...... العظمتہ اللہ...... فرمایا کہ ایک جگہ قافلے نے قیام کیا' سامنے جھاڑی تھی۔ سکینہ دوڑی دوڑی میرے پاس آئی۔ بھیا...... پاؤں پہ آبلے ہیں۔ جاگ جاگ کے آنکھیں دکھ رہی ہیں۔ وہ جھاڑی ہے اجازت ہے وہاں سو جاؤں۔ سجاد نے کہا میں نہیں روکوں گا سو جاؤ...... اب کلیجہ پھٹ بھی جائے تو مجھ سے ناراض نہیں ہونا۔ سجاد نے رو کے کہا کہ ابھی جا کے لیٹی ہی تھی۔ شمر حرامی نے طمانچہ مار کے کہا کہ کس کی اجازت سے سو رہی ہے یہاں...... میرے بابا کا سر نیزے پہ تڑپا۔ آواز آئی زینب میری سکینہؑ گر گئی ہے زینبؑ میری بچی بے ہوش ہو گئی ہے۔

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

الا لعنة الله علی القوم الظالمین

پانچویں مجلس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چار مجالس میں' میں نے آپ کو اصول بتائے' کلیے بتائے علم الاعداد کے' علم الحروف کے اور آج جو حرفوں کے متعلق بتاتا ہے اس کے متعلق یہ حاضری ضروری تھی ورنہ کل سے پھر میں نے جو سفر شروع کرنا ہے وہ سروں سے گزر جاتا ہے۔ چودہ حرف رت میں نے عرض کئے کہ جو مکررات حروف مقطعات کے گرائے جائیں جو باقی بچتے ہیں اور وہی حروف' حروف نورانی کہلاتے ہیں' ص' ر' ا' ط' ع' ل' م' ح' ی' ق' ن' س' ک' ہ'......اور وہ ہلال والی۔

یعنی یہ گویا پوری قوس صعود۔ یہ جو حرف ہیں۔ تیرہ حرف الف سے نکلے ہیں' اوران میں الف خود بھی شامل ہے۔ اور بھری پڑی ہیں۔ کتابیں اس حقیقت سے کہ من عــرف ظــاهــر الالف و بــاطــنــه وصل الیٰ درجة الصدیقین و مرتبة المقربین......

جس نے الف کے ظاہر و باطن کو پہچان لیا وہ صدیقوں کے درجے تک پہنچا' اور مقربین کے مرتبے کو پالیا۔ سمجھ لو میں آج آپ لوگوں سے داد نہیں مانگوں گا۔ تمہیں سمجھانا ہے اوران حروف کو سمجھنا ضروری ہے۔ ہاں اگر یہ الف کے بارے میں جو

بتا رہا ہوں اس پر داد نہ دی تو پھر ناراض ہو جاؤں گا۔لیکن جب اس کے آگے جب
سات سے شروع کروں گا پھر میں داد کا مطالبہ نہیں کرتا۔اب الف کا ظاہر و باطن کیا
ہے؟علم الحروف میں جو زبر ہوتے ہیں وہ ظاہر ہے۔اور جو بینات ہوتے ہیں وہ باطن
ہے۔الف' ب' ت' ث' ج یہ صورت ملفوظی۔الف' ل' ف' الف' یہ صورت مکتوبی۔تو اب
الف لکھا الف' ل' ف' سمجھنے کی کوشش کرنا۔جو بات بڑے بڑوں کو پتہ نہیں وہ میں تمہیں
ایک منٹ میں دے دیتا ہوں۔اب یہ جو الف ہے یہ زُبر۔ل اور ف بیّنات۔ب' ا' با فقط
ب۔زُبر۔اگلا حرف۔ذ' ا' ل' دال فقط ذ' زُبر' ا' ل..... بیّنات۔س' س' ی' ن فقط س' زُبر' ی'
ن بینات۔ع' ع' ی' ن فقط ع' زُبر' ی ن...... فقط بیّنات۔اب سمجھ جاؤ کے نا۔تو آؤ
الف کے بیّنات لف۔زبر۔سیدھا الف۔لف کے عدد نکالتے ہیں ل کے 30۔ف
کے 80' 110...... یعنی الف کے بیّنات 110 اور 110 علیؑ...... آؤ ہم جو الف کہتے
ہیں۔عربی والے الف نہیں کہتے اسے ء (ہمزہ) کہتے ہیں۔آپ ء (ہمزہ) کہتے ہیں نا
جو ع کے سر ہو۔نہیں عربی میں ٹھیک ہے نا الف کو ء (ہمزہ) کہتے ہیں۔اب ء (ہمزہ)
کے عدد نکالو...... ھا' م' ی' م' ز' ہ...... بولوں گا میں گنو گے تم۔ہ کے 5' الف کا ایک' یہ ہ
کے ہو گئے' م' ی' م...... م کے 40' ی کے 10' پھر م کے 40 کتنے ہوئے 95' پھر ز' ز
کے 7' الف کا ایک' کتنے ہو گئے 8' آگے پھر ہ' ہ کے 5۔الف کا ایک' پلے پڑی بات۔
الف کا ظاہر بھی 110' پچھلے محلے والوں کو نہیں پلے پڑی بات۔الف کا ظاہر بھی 110'
الف کا باطن بھی 110' اب جسے خودکشی کرنا ہے تیار ہو جائے اور الف توحید...... الف
نمائندہ ہے توحید کا۔توحید کا ظاہر بھی علیؑ باطن بھی علیؑ۔

سمجھ میں آئی بات۔توحید کا ظاہر بھی علیؑ باطن بھی علیؑ۔ جو مولوی توحید لئے پھرتا تھا' وہ تو گئی لیکن میری توحید نہیں گئی وہ اسی علیؑ کے اندر چھپی ہوئی ہے۔آج الحمداللہ اسی لئے میں نے کہا تھا آجانا سارے۔ورنہ کتنا بڑا نقصان ہو جانا تھا۔اس لئے کہا تھا کیونکہ رہ جاتے پرچے سے۔اب تم نے الف کا ظاہر بھی جان لیا' باطن بھی جان لیا۔تم صدیق بھی ہوگئے' مقرب بھی ہوگئے۔اب تم مقرب بھی ہو۔اب تم صدیق بھی ہو اور کہیں مُلّا سے کہ صدیقوں سے جنت چھین کے دکھا۔اچھا اچھا ایک راز کی بات جب پہلی بار مجھے پتہ چلا کہ الف کا ظاہر بھی علیؑ ہے الف کا باطن بھی علیؑ۔اس کا مطلب ہے میں صدیق بھی ہوگیا' میں مقرب بھی ہوگیا۔میں نے قرآن کی ظہور کی نماز کے بعد تلاوت شروع کی۔حضرت ابراہیمؑ کا ذکر تھا۔سورۃ مریم تھی۔ واذکر فی الکتاب ابراھیم انه کان صدیقاً نبیا......

ابراہیمؑ صدیق نبی ہے۔میں ڈر گیا۔میں نے کہا میں ابراہیمؑ تو ہو نہیں سکتا وہ بھی صدیق میں بھی صدیق۔ہرآنے والا......آیت نکل آئی۔ان من شیعته لابراھیم......

اور یہ مرتبہ ابراہیمؑ نے مانگ کے لیا۔نہیں نہیں مانگ کے کہ پالنے والے تو نے نبوت دی ہے میں نے مانگی تھی۔تو نے رسالت دی میں نے دعا کی تھی۔تو نے خلیل بنایا میری تمنا تھی۔ تو نے امام بنایا میری آرزو تھی۔ یہ سارے عہدے لے لئے......واجعلنی من شیعة علیؑ ابن ابی طالبؑ......

علیؑ کا شیعہ بنادے۔اوجس علیؑ کی شیعیت ابراہیمؑ کی نبوت سے افضل ہو

اس علیؑ کی ولایت کیا ہو گی؟ واہ...... واہ......

پلے پڑی بات۔ یہی تحفہ دینا تھا تمہیں۔ اس لئے بلایا تھا۔ ٹھیک ہے۔ کبھی...... کبھی۔ جب دیکھو کہ سب طرف امید کے در بند ہو چکے ہیں...... دو رکعت نماز استغاثہ پڑھنا اپنے زمانے کے شہنشاہ کی۔ سلام پھیرتے ہی فوراً 110 دفعہ کہنا...... یا الف بحق الالف...... انشاءاللہ مجھے دعائیں دو گے۔ کل میں نے اسی لئے بلایا تھا تحفہ میں نے دے دیا۔ اب بیشک جاؤ۔ امجد نے کہیں مجلس پڑھنے جانا تھا نہیں گیا۔ تم جاتے تو مقرب کیسے ہوتے؟

منبر کی قسم۔ حق جب اس ذات نے چاہا تو میں روکتا بھی رہ گیا تو ہو جائے گا۔ معصومؑ کی ایک دعا ہے۔ اس کے جملے آتے ہیں کہ یا ابا الخمس بحق الخمس......

خدا کی قسم میں نے علم کے پہاڑوں کو پسینہ آتے دیکھا ہے اس جملے پر۔ اے پانچ کے بابا...... پانچ کے صدقے...... ابھی شرح نہیں...... چونکہ جب ہم پانچوں کو دیکھتے ہیں رسولؐ کے بابا کا نام عبداللہ ہے۔ علیؑ کے بابا کا نام ابوطالبؑ ہے۔ بی بیؑ کے بابا کا نام محمدؐ ہے۔ حسنینؑ کے بابا کا نام علیؑ ہے۔ تو کوئی ایسا ہے جو پانچ کا بابا ہے۔ بس یہ تو آپ مانتے ہیں ناں کہ علیؑ والے سے داد لینا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہوتا۔ میں نے داد لے لی تحفہ آپ کو دے دیا۔ اب سنو۔ ص...... تمہیں میرا چیلنج...... پتہ نہیں میں نے کس علم کے سمندر میں کہاں کہاں غوطے لگائے؟...... میں نے اپنے قبلہ مرحوم سے جھڑکیاں بھی کھائی تھیں۔ ہاں...... تو...... جو انہوں نے کہا تھا اگر وہ میں کہوں تو خودنمائی ہو گی

خود...... ہو گی اور وہ میں کرنا نہیں چاہتا۔ بہرحال انہوں نے کہاں کہاں کی ریگ زاریاں کیں، ریت چھانی، موتی تلاش کئے، آپ کو دینے لگا ہوں چونکہ آپ کا تعلق حروف مقطعات سے ہے وہ چودہ حرف ہیں ان کے بارے میں آپ کو پتہ ہونا چاہیے کون سے حرف کیا ہے؟ اس میں صلاحیت کیا ہے؟ اس کی طبیعت کیا ہے؟ اس کی خاصیت کیا ہے؟ ٹھیک ہے نا۔ ص...... **حرف ملکوتي يظهر في الصور التي حاملة ارواح العلويات والسفليات......**

فرمایا ص ملکوتی حرف ہے۔ ان صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے یہ حرف جو بلند روحیں اٹھائے پھرتی ہیں...... اور حرفوں کا خالق بھی خود اللہ، لفظوں کا خالق بھی خود اللہ...... اسی لئے اللہ نے سورت کے لفظ کو شروع ہی ص سے کیا ہے۔ سمجھ میں آ گئی بات۔ آخری بندے تک سمجھ گئے ہو سارے۔ ہاں اب یہ کیا ہے...... **حرف نوراني فيه مبعث روح لان فيه وقع اول الروح و سر سبقت رحمتي غضبي بالرحمات الثلاث يظهر بسر الراء......**

فرمایا...... ر...... جو ہے یہ روحیں کو مبعوث کرنے والا حرف ہے۔ اسی لئے لفظ روح کے آغاز میں آیا ہے۔ یعنی یہ آیات میں درج ہے۔ اور آدھا عشرہ تو میں نے اصول سمجھانے میں گزار دیا۔ تو اب ان کی طرف سے میں نے کہنا بھی تو ہے نا یہ یاد رہے گا ادھر آپ کو آئندہ لطف آئے گا۔ روحیں مبعوث کرتی ہے ر...... اسی لئے روح کے اول میں...... اللہ کہتا ہے...... **سبقت رحمتي غضبي**...... غالب آ گئی میری رحمت میرے غضب پر۔ فرمایا حروف کہہ رہے ہیں...... اس رحمت کا راز...... ر......

ظاہر کرتی ہے۔اب اگر میں یہ علم کلام کے مسائل کے جھنجھٹ ہی لے کے بیٹھ جاؤں تو بہت مشکل ہوگی۔ جا کے پسند کے عالم سے پوچھنا عالم سے۔اللہ یہ کہہ رہا ہے غالب آ گئی میری رحمت میرے غضب پر۔ ترجمہ مولوی کر دیتے ہیں سب...... آگے نہیں کرتے۔ اللہ کی کوئی صفت دوسری سے آگے نہیں نکلی۔ یہاں سبقت کے معنی غلبہ کے ہیں۔تو علماء حروف نے فرمایا...... **بالرحمات الثلاث یظهر بسر الراء**......

تینوں قسم کی رحمت مراد ہے یہاں۔ میں اب جلدی جلدی وہ تینوں قسمیں سمجھا دوں۔ اللہ کی رحمتیں علماء نے تین قسم کی بیان کی ہیں۔ اولیا' ثانیا' ثالثہ۔ پہلی دوسری تیسری۔رحمت اولیہ کیا ہے رحمت خلق ایجاد......ہم نہیں تھے اللہ نے ہمیں ایجاد کیا یہ اس کی رحمت ہے۔دوسری رحمت **بعث و نشور** ۔ہم مٹی ہو جائیں گے اللہ ہمیں قبروں سے پھر زندہ کرے گا۔ یہ اس کی دوسری رحمت ہے۔تیسری رحمت **الخلود فی الخلد** ۔ جنت میں ہمیشہ رکھنے کی رحمت۔ میں نے کہا کہ یہ داد کا نعرہ نہیں اب صرف سمجھو۔تو یہ ر کے راستے تینوں رحمتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ آگے میرا کیا علم ہے علم والے کا علم ہے۔عطا کرنے والے کا ہے سب کچھ۔ میرا یہی ہے کہ میں بیان کر رہا ہوں۔ ہاں......

الف...... اول مخترع من الحروف' سائر الحروف محتاجون الیه......

الف......حروف میں سے پہلا اختراع کیا ہوا حرف۔ ہر حرف اس کا محتاج ہے۔ یہ ہر حرف سے غنی ہے۔ کیونکہ لاہور والو کہتے ہیں کوئی عدد نہیں بنتا جب تک واحد نہ ہو۔ واحد کسی عدد کا محتاج نہیں۔ میں نے بڑے بڑے عددی عاملین...... آج والے نہیں صدیوں پہلے گزرے ہوئے......ان کی کتابیں پڑھیں نا علم اوقاف تفصیل میں آ

کے بڑے چکر آتے ہیں کہ یار حساب یہیں سے فلاں خانے میں ایک گرہ دو۔ فلاں خانے میں ایک بڑھا دو۔ یہ کیا علم ہے بھائی؟ تمہارا اختیار ہے اپنی مرضی سے بڑھا دو کیونکہ حساب صحیح نہیں بیٹھتا نا۔ اب غضنفر تحفہ دینے لگا ہے۔ اصل میں پتہ ہے کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ احد عدد نہیں۔ واحد عدد ہے۔ بھائی میرے واحد بھی عدد نہیں۔ اب اس کلیے کو جب آزماؤ گے تو تمہیں کچھ بڑھانا یا گھٹانا نہیں پڑے گا۔ میرے خیال میں دل نہیں چاہ رہا تمہارا......نعرہ حیدری......

واحد یعنی ایک عدد نہیں ہے۔ عدد شروع ہی دو سے ہوتا ہے اور یہ جو جفت طاق سنتے ہو۔ دو جفت نہیں پہلا جفت چار سے شروع ہوتا ہے۔ میں منبر سے چیلنج کر رہا ہوں علماء اعداد و حروف کو میرے سامنے لاؤ۔ کیوں...... میں حیران ہوتا ہوں کہ پاگل کیوں ہو جاتے ہیں لوگ۔ عدد کی تعریف پڑھو۔ کیا ہے۔ عدد کہتے کس کو ہیں۔ نصف مجموع حاشیتیہ......

جو اپنے دائیں بائیں عدد والے کا نصف ہو وہ عدد ہوتا ہے۔ سمجھ میں آئی بات یا نہیں۔ جو اپنے دائیں والے عدد اور اپنے بائیں والے عدد کا آدھا ہو......اب یہ دو ہیں نا۔ دو کے دائیں طرف ایک ہے۔ بائیں طرف تین ہیں۔ تین اور ایک۔ دو آدھا ہے۔ سمجھ میں آئی ہے بات یا نہیں۔ اچھا۔ تین کو دیکھ لو۔ تین سے دائیں دو ہیں۔ بائیں چار ہیں۔ چار اور دو چھ۔ تین آدھا ہے۔ چار کو دیکھ لو۔ چار کے دائیں تین ہیں۔ بائیں پانچ ہے۔ پانچ اور تین۔ چار آدھا ہے۔ الف کے بائیں تو دو ہیں دائیں کیا ہے سوائے نقطے کے......تو واحد عدد نہیں۔ دو پہلا عدد ہے۔ اس سے زیادہ نہیں میں سمجھا سکتا۔ بہت

کچھ کہہ گیا ہوں میں۔ علم الاعداد اور علم جفر والوں کا بہت بڑا بھلا کر دیا ہے میں نے اس سے آگے کہنا پاگل کے ہاتھ میں تلوار دینے والی بات ہے۔ کیونکہ جو بندہ ایک پڑا ہوا پردہ یوں نہیں کر سکتا۔ اسے جاہل ہی رہنا چاہیے بہتر ہے۔ باقی ادھار کروں کہ بتاؤں تو یہ الف ہے۔ جو پہلا مقدر ہے۔ تمام حرف اس کے محتاج۔ گنتی میں بھی اس کے محتاج۔ الف۔ ایک ہی ہے۔ دوبارہ آئے گا تو دو بنے گا۔ سہ بارہ آئے گا تو تین بنے گا۔ لیکن ایک کو کوئی ضرورت نہیں کہ کوئی عدد آئے اور میں ایک بنوں۔ سر اٹھانا۔ سر اٹھانا۔ احد...... کہوں...... میں نے ایک بات کی تھی کبھی منبروں سے بڑے بڑوں کے فیوز اڑ گئے تھے۔ احد...... عدد نہیں واحد بھی عدد نہیں...... واحد عددوں سے ویسے الگ۔ واحد کو کوئی انتظار نہیں کہ فلاں عدد آئے اور میں ایک بنوں۔ وہ ایک ہے...... احد اللہ ہے تیرے بقول...... واحد علیؑ ہے' واحد محمدؐ ہے' واحد حسنینؑ ہیں' یہ چودہ کے چودہ واحد ہیں۔ اسی لئے تو کہتے ہیں مشیت نہ بھی چاہتی تو ہم ہو جاتے۔ جیسے ایک کو کسی کا انتظار نہیں۔ عدد ہو تو بھی ایک ایک ہے۔ عدد نہ ہو تو بھی ایک ایک ہے۔ مولویوں کو پتہ کسی بات کا ہوتا نہیں اس لئے انکار کے سوا چارہ نہیں۔ الف...... اگلا حرف۔ ط...... حـــــــرف

الاستعلاء فيه سر مبادى الاوليات و نشاء الاختراعات و نور الطاء يجرى فى جميع عوالم الطيارات من ذلك تعلاه رسوله بطه......

فرمایا یہ بلندی کا حرف ہے۔ آخری بلندی کا حرف ہے ط...... جس کے عدد ہیں 9۔ آگے نہیں گزرنے دیتا۔ اگر آخری عدد پہ حکومت کرنی ہے تو کہیں سے علیؑ کو ڈھونڈ کے لانا پڑے گا...... علی کے بغیر کوئی اس پر حکومت نہیں کر سکتا۔ یہ حرف استعلاء

ہے۔ بلندی کا حرف ہے۔ فیــہ ســر ...... جو چیزیں اللہ نے اول بنائیں ان کے اول ہونے میں ...... ط ...... کا راز شامل ہے۔ خدا کی قسم مجھے اس کا 50 واں حصہ بھی امید نہیں تھی اس موضوع پر کہ یہ وہ چیز ہے جو بڑے بڑے علماء کے سروں پر سے گزر جاتی ہے۔ میرے سامعین اسے سمجھ رہے ہیں۔ بہت بڑی بات ہے۔ اصل میں یہ تمہارا تیر مارنا نہیں ہے سلمان نے پوچھا تھا خیبر شکن سے یا علیؑ ایک طرف تم کہتے ہو کہ ہمارے فضائل نبی مرسلؐ سے برداشت نہیں ہوتے۔ ملک مقرب سے نہیں ہوتے۔ مومن ممتحن سے نہیں ہو سکتے۔ میں انگوٹھا چھاپ لوگ دیکھتا ہوں۔ جو دستخط نہیں کر سکتے تیرے فضائل برداشت کر لیتے ہیں۔ علیؑ نے مسکرا کر کہا ان کا کمال نہیں' میں جو ان کے دل میں رہتا ہوں۔ نعرہ حیدری......

سمجھے...... تو یہ دل کے نگر میں علی کے بسیرے کا کرشمہ ہے۔ فرمایا یہ جو اول چیزیں اللہ نے بنائیں ان میں ط کا کرشمہ شامل ہے' راز شامل ہے۔ و نشـــــــــاء الاتراعات......

اور جو چیزیں اللہ نے مادے کے بغیر زمان و مکان کے بغیر شے کے بغیر بنائیں ان میں ط کا کمال چھپا ہے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا ہے علمائے حروف کہہ رہے ہیں۔

ونور الطاء یجری فی جمیع عوالم الطیارات......

وہ کہتے ہیں پرواز کے جتنے عالم ہیں ان میں ط کا نور جاری رہتا ہے۔ یعنی اگر پرندہ اڑ رہا ہے تو ط کی خیرات سے' اگر جبریل اڑ رہا ہے...... نعرہ حیدری۔

فرمایا تمام عوامل طیارات میں اگر جبریل اڑ رہا ہے تو ط کی خیرات۔ یعنی

اگر براق اڑ رہا ہے......طٰ کی خیرات......فرماتے ہیں من ذالک تعلاہ رسولہ بطٰہ......

یہی تو راز ہے جو اللہ رسول سے کہہ رہا ہے اے طٰ......اے وہاں تک جانے والے جہاں تک کوئی نہ جا سکے۔ جاگنا جاگنا تحفہ لو۔ اے ملک مودت جانے والے بغیر پروں کے' بغیر سواری کے' بغیر جبریل کے' بغیر براق کے' بغیر بحرم کے جہاں تک کوئی نہ جائے یہ کمال طٰ کا ہے' ہمیں سمجھ نہ آئی محمدؐ زمین پہ آیا' بیٹی کے دروازے پہ بیٹی بخار ہے چادر چاہیے۔ نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......نعرہ حیدری۔

اس وقت مجھے اچھی طرح یاد ہے میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ علامہ محمد باقر تہرانی سے ایک عیسائی نے مناظرہ کیا تھا۔ وہ کہنے لگا ہماری مریم کا نام 25 مرتبہ قرآن میں ہے۔ تمہارے رسول کی بیٹی کا تو ایک دفعہ بھی نہیں۔ علامہ موصوف مسکرائے۔ فرماتے ہیں۔ تو یہ مریم کا شرف سمجھ رہا ہے۔ اس نے کہا بیوقوف تو نے بادشاہوں کو نہیں دیکھا کہ بھرے دربار میں نوکرانیوں کا نام لیتے ہیں حرم کا نام نہیں لیتے۔ ٹھیک ہے ناں...... بادشاہ دربار میں نوکرانیوں کے نام لیتے ہیں اپنے حرم کا نام نہیں لیتے۔ تو علامہ تہرانی نے فرمایا مریم بتولؑ کی نوکرانی ہے وہ حریم کبریائی ہے۔

ص' ر' ا' ط سن لی۔ صراط۔ اب میں کہاں جاؤں۔ تم لوگ نماز میں کہتے ہو اھدنا الصراط المستقیم......

آئندہ اھدنا الصراط کہتے ہوئے اسے ذہن میں رکھا کرو۔ لگتا یہی ہے کہ علیؑ کے گیارہویں بیٹے کی آمد قریب ہے۔ یہ جو میں نے اچانک دو سال ہو گئے ہیں ہر

مجلس میں پتہ نہیں کیا بننا شروع کر دیا ہے حالانکہ بخدا اس میں میرا ارادہ ہوتا نہیں ہے۔ یہیں سے پتہ چلتا ہے کہ سواری قریب تر ہے۔ اور میں تمہارا بھلا کر رہا ہوں تا کہ اس قسم کی باتیں تمہارا شہنشاہؑ کرے تو یوں نہ ہو جاؤ۔ یہ ہے صراط۔ اگلا حرف۔ خدا کی قسم تم لوگوں سے زیادہ مجھے جلدی ہے۔ اب یہ کہاں سے پڑھ دیا؟ کیا کہہ دیا۔ علیؑ کو خدا بنا دیا۔ خدا سے ملا دیا۔ مزہ تو جب ہوگا یہاں سردارؑ بیٹھا ہوگا یہاں میں کھڑا ہوں گا۔ پھر مقصر دریافت کرے گا کہ کہاں سے پڑھا۔ میں کہوں گا یہاں سے پڑھا۔

یہ سوال ہوا ہے کہ اس مجلس کی نیاز کون دے گا؟ میرا امامؑ وہ ہے۔ ایک بندہ دس ہزار میل کا سفر کرے گا زکوٰۃ لیکر۔ جس کے گھر جائے گا لے لے وہ کہے گا میرے گھر پہلے انبار ہے۔ حالانکہ ہزار والا کہتا ہے میرے پاس لاکھوں' لاکھ والا کہتا ہے میرے پاس کروڑوں' کروڑ والا کہتا ہے میرے پاس اربوں' ارب والا کہتا ہے میرے پاس کھربوں۔ انسان کی بھوک مرتی نہیں علیؑ کا پتہ نہیں کیسا بیٹا ہے کہ جو فطرت کی بھوک مار دے گا......نعرہ حیدری......

اس دن میں مولا سے کہوں گا۔ تم گواہ رہنا سارے کے سارے۔ پھر میں اس رات اپنے شہنشاہ سے کہوں گا کہ مولا یہ مومن کہتے تھے کہ غضنفر بڑا مہنگا ہے۔ خدا کی قسم عین اللہ کی آنکھیں تمہارے آنکھوں میں ڈال کر کہے گا کہ اوے......میرے دادا کی ولایت چند ٹکوں میں مہنگی لگی۔ جس کے ایک اعلان پر میرے ناناؐ کی رسالت داؤ پر لگ گئی۔ سمجھ میں آ گئی بات۔ اچھا......دعبل کو ایک قصیدہ پڑھنے کا امام علی رضا علیہ السلام نے 60 ہزار دینار دیا......دیا......دینار تولہ سونا ہوتا تھا۔ ساٹھ ہزار تولہ سونا ایک قصیدہ

کی...... ہے۔اوراس نے کہا مولا میں نے پیسے کے لئے نہیں پڑھا مجھے تو اپنا یہ کرتہ عطا کریں۔فرمایا......یہ بھی تیرا......یہ بھی تیرا......

اگلا حرف ع...... تھک گئے ہو تو پھر کل سناؤں گا۔چلو کہاں تک چل سکتے ہیں۔ع...... اول اسرار العرش والعقل بل فیه اسرار جمیع العالم لان العرش حامل الکرسی واللوح والقلم والفلک والاراض والعقل حامل الروح والروح حامل النفس والنفس حامل القلب والقلب حامل الجسم والقدرة حاملة الکل......

فرمایا ع......عرش اور عقل کے اسرار کی ابتداء کا نام ہے۔عقل اور عرس کے اسرار کی ابتداء......عرش۔ع۔ر۔ش۔عقل۔ع۔ق۔ل۔اسی لئے دونوں میں پہلے ع ہے۔فرماتے ہیں بل فیه اسرار جمیع العالم...... بلکہ پوری کائنات کے اسرار ان میں ہیں۔کیوں...... کہتے ہیں یہ جو دو چیزیں ہیں عرش اور عقل۔اب علماء حروف نے آگے دو حصوں میں تقسیم کی ہیں وہ کہتے ہیں عرش نے اٹھایا ہوا ہے کرسی کو۔قلم کو۔لوح کو۔افلاک کو۔زمینوں کو۔چونکہ کائنات اٹھا رکھی ہے عرش نے۔عرش میں راز ہے ع کا۔کیمرے کے پیچھے والا محلّہ تو مجھے یاد نہیں رہا......سمجھ میں آ گئی نا بات۔عرش نے کرسی کو،قلم کو،لوح کو،افلاک کو،زمینوں کو اٹھا رکھا ہے۔اور عرش کو اٹھایا ہوا ہے ع نے۔باقی رہ گئی عقل۔عقل نے اٹھایا ہوا ہے روح کو۔روح نے اٹھایا ہوا ہے نفس کو،نفس نے اٹھایا ہوا ہے دل کو،دل نے اٹھایا ہوا ہے جسم کو،قدرت نے اٹھایا ہوا ہے سب کو۔تو اب کائنات کی ہر شے یا عرش نے اٹھائی یا عقل نے۔عقل میں بھی ع کا راز۔عرش میں بھی

ع کا راز۔

اگلا حرف لاہور والو...... ل...... ہے۔ دو تین بندے اور اگر ساتھ ہوتے میرے تو شام وہ بھی کر چکے ہوتے آج پتہ ہی نہیں آپ کو کیا بتا رہا ہوتا۔ ل...... کیا ہے۔ فیہ...... یہ علماء حروف کہہ رہے ہیں میں نہیں۔ فیہ سر القیام و البسط ویشیر الی الالف القائم والباء المبسوط لان الالف هم بسط فی الباء وصاربها محتجب وکلاهما مخفیان فی ظهور اللام هو ظاهر اللوح وباطن القلم......

فرماتے ہیں کہ ل...... اشارہ کرتا ہے قیام کی طرف۔ بسط...... پھیلاؤ کی طرف۔ یہ الف قائم بتاتا ہے۔ اور بائے مبسوط۔ عربیوں کا ہے یہ قائم۔ اور ب یوں پھیلی ہوئی، لیٹی ہوئی۔ وہ کہتا ہے ل دونوں کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں الف چھپا ہے ب میں۔ الف چھپا ہوا ہے ب میں۔ اور جب ل ظاہر ہوتا ہے دونوں چھپ جاتے ہیں ل میں۔ نہیں پلے پڑی۔ ل...... یہ جب میں نے یوں کیا الف تھی۔ جب یوں کیا یہ ب تھی۔ ل میں الف بھی چھپا ہوا ب بھی چھپا ہوا۔ کہتے ہیں یہی ل...... لوح کا ظاہر ہے کہ لوح کا پہلا حرف ہے ل...... اور قلم کا باطن ہے اس کا دوسرا ہے۔ ادھار کرنا پڑے گا کل کی مجلس میں۔ واقعہ ناممکنات میں سے ہے۔ اب یہ تو دیکھو کہ چھٹے حرف پر بات کر رہا ہوں۔ اور ٹائم پورا ہو گیا ہے۔ تو ساتھ سمجھانا بھی تو ہے صرف گنوا ہی تو نہیں دینا۔ باقی کل بتا دوں گا۔ آؤ میری طرف دیکھو۔ ل...... سمجھ میں آ گیا ہے نا اس میں الف بھی چھپا ہوا ہے۔ یہ سمجھو گے تو ا، ل، م سمجھو گے۔ اسی لئے تو رسول فرماتا ہے اور

یہ شیعہ سنی کتابوں میں حدیث مل جائے گی تمہیں۔کہ ربما قار للقرآن والقرآن یلعنه......

رسول فرماتے ہیں کتنے قاری ہیں وہ قرآن پڑھتے ہیں قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔لوح اور قلم کا ظاہر و باطن ہے یہ ل...... جو ایک قلم میں چھپا ہوا ہے پہلے ق ہے آخر میں م ہے درمیان میں ل چھپا ہوا ہے قلم کا باطن۔لوح کا ظاہر۔

اگلا حرف ہے ی...... هو حرف النداء ومن حروف الکرسی......

علماء کہتے ہیں یہ نداء کے لئے بھی ہے پکارنے کے لئے اور کرسی کے حرفوں میں سے حرف ہے۔کیونکہ کرسی۔ک۔ر۔س۔ی......اب میں نے تین حرف بتائے۔ ع......ل......ی......اور یہی ہے علی...... پہلے صراط تھا۔اب علیؑ ہے۔صراط علیؑ......علی کی صراط۔جس کے نام میں حرف نداء ہے۔نمک حرام اسی کے نام کے لئے کہتا ہے کہ یا علیؑ کہنا بدعت ہے۔

اب سمجھ میں آ گئی نا بات......یعنی جب تم علیؑ کا نام لیتے ہو۔اس نام میں ع کی تاثیر بھی ہوتی ہے۔اس میں ل کی بھی ہوتی ہے۔اس میں ی کی بھی ہوتی ہے۔پوری کائنات کو عرش نے اٹھایا' عرش کو ع نے اٹھایا' کسی کا کلیجہ قیمہ کر دوں۔کسی کا چہرہ پاک کر دوں۔کسی ہمراز نے علی سے پوچھا اللہ نے کائنات کیسے بنائی؟ فرمایا تکونت الکائنات باسمی......

بس جن چیزوں کے بنانے کا ارادہ کرتا تھا یا علیؑ کہتا تھا......سمجھ میں آئی بات۔ یہی تو اشارتی زبان ہے جو اللہ اپنے محبوب سے بولتا ہے۔یہ کوڈ ورڈ ہے کیونکہ وہ راز

کائنات جیسے بنتی رہی ہے رسول دیکھ رہا تھا نا۔ تو کسی نہ کسی واقعے کو اللہ اشارے میں یاد دلا دیتا ہے ح۔م۔ع۔س۔ق۔ اللہ اکبر۔

اسی لئے تو جب جبریل آیت لاتا تھا نا ساتھ اللہ تفسیر بھی بتاتا تھا جبریل کو کہ سب کے سامنے تفسیر پڑھ دینا تا کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ میرا حبیب اپنی طرف سے کچھ کہتا ہے۔ پھر ایک آواز آئی۔ جبریل...... جی رب جلیل۔ جا...... پڑھ میرے حبیب کے سامنے۔ کھیعص......

کھڑا ہے کہا جاتا کیوں نہیں۔ فرمایا جاؤ۔ جا...... رب بچ بچ جاؤں۔ کہہ جو رہا ہوں جا...... حکم حاکم مرگ مفاجات۔ تفسیر اللہ نے بتائی نہیں۔ آج ذرا عرش کو پرواز کر رہا ہے کہ کچھ وقت لگے۔ چودھویں صدی کا ملا مجھے محمدؐ کا استاد کہتا ہے۔ آج استاد کی حقیقت کا بھرم کھل جائے گا۔ نعرہ حیدری......

اگر رسول نے پوچھ لیا کہ تفسیر کیا ہے اس کی؟ تو میرے پلے تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا پیغام تو لے کے جانا ہے۔ ورنہ اللہ مارے گا۔ آ گیا...... السلام علیک...... ایسے ہی نہیں کہہ دیتا تھا کہ السلام علیک یارسول اللہ...... آؤ میں بتاؤں۔ پہلے اجازت مانگتا تھا۔ اجازت مانگنے کے بعد سلام یوں کرتا تھا کہ السلام علیک یا محمدؐ...... یا احمدؐ...... یا محمودؐ...... یا عاقبؐ...... یا حاشرؐ...... یا ماحیؐ...... یا سیدؐ...... پورے چودہ لقب گن گن کر کہتا تھا کہ اول...... اوحی اللہ الیک کذا......

اللہ نے یہ بھیجا ہے۔ تو ڈرتے ڈرتے کہہ رہا ہے کہ اوحی اللہ الیک

ک...... آواز میں لرزہ آ گیا تا۔ک......رسولؐ نے کہا کہ...... میں سمجھ گیا ہوں کہ آ گے کیا ہے؟ ہ......اب ٹکڑا ہو گیا...... ہ......علامت...... سمجھ گیا آ گے کہہ......ی......سمجھ گیا ہوں آ گے کہہ......ع......علامت......سمجھ گیا ہوں......ص......سمجھ گیا ہوں یا رسول اللہ......

سرکار آپ سمجھ گئے؟ میں تو کچھ نہیں سمجھا۔ فرمایا جبریل تیری تخلیق سے پہلے میں جانتا ہوں کہ اس نے مجھے کیا کہنا ہے؟ نہیں...... آخری محلے والو سر اٹھاؤ۔ قناعت کے ساتھ کھڑے ہوئے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالو۔ تیری تخلیق سے پہلے اچھا یا رسول اللہ جبریل پرسوں کی بات ہے ابھی قرآن اترنا شروع نہیں ہوا تھا تو سدریٰ سے جھانک کے دیکھ نہیں رہا تھا۔ قرآن نازل ہونے میں دس سال دیر تھی۔ علی میرے ہاتھوں پہ یہی پڑھ نہیں رہا تھا۔ واہ......واہ......

یا جبرائیل ھذا رجع الصوت...... بس اس کا مزہ عربی والوں نے تو لے لیا۔ اب تمہیں بتاؤ۔ ادھر دیکھو۔ ایک پہاڑ ہو کسی وادی میں کھڑے ہو جاؤ۔ وہاں پکارو......تھوڑی دیر کے بعد۔ اسی وقت نہیں تھوڑی دیر بعد آواز آئے گی......او...... زیدی صاحب......تھوڑی دیر بعد آواز آئے گی......زیدی صاحب...... یہ کیا ہے۔ یہ رجع الصوت ہے۔ یہ ترجیع ہے۔ رسول نے فرمایا کل جو علیؑ نے پڑھا یہ وہی رجع الصوت تو ہے......

میری پرانی کون سی ہے۔ فرمایا یہ صدائے بازگشت ہے۔ جب علیؑ پردے میں پڑھتا ہے تو جبروت میں بازگشت۔ کبھی جبروت میں پڑھے تو ملکوت میں بازگشت۔ کبھی

ملکوت میں پڑھے تو زمین پر بازگشت......کبھی کعبے میں پڑھے تو آج تیرے لئے بازگشت۔ چودہ حرف تھے سات آیت میں بتائے۔صراط علیؑ......علی کی صراط......دنیا میں بھی علیؑ کی صراط......آخرت میں بھی علیؑ کی صراط۔مولوی جو حدیثیں دن رات پڑھتے رہتے ہیں۔خدا کی قسم وہ انہی کو نہیں سمجھ سکتے۔اگر تشریح کی جائے۔ یہ کیسے ہو گیا؟عقل میں نہیں آتی۔عقل کے پیری عقل لے تو عقل میں آئے؟اب یہ شیعہ سنی کی کتابوں میں نہیں لکھا پڑا......**لایجوز احد الصراط الامن کتب له علی الجواز**......

جب تک علیؑ لکھ کر نہیں دے گا کوئی ایک بھی نہیں گزرے گا۔اب اس کوئی ایک میں آدم بھی ہے......مولانا رسولؐ نے......نہیں کہا......**لایجوز احد**...... چاہے آدم ہے یا عیسیٰ علی لکھے گا تو گزرے گا۔کیوں......صراط علی کی ہے۔جس کے سامنے انبیاء یوں کھڑے ہوں۔ ہیں...... تیرے لہو میں شک ہے یا عقل چلا گیا ہے کہ علیؑ ولی اللہ پڑھ کے بھی جو علیؑ سے نہ روٹی مانگ رہا ہے نہ بیٹا مانگ رہا ہے۔حالانکہ دو وقت کی روٹی دے دینا...... بیٹا دے دینا یہ علیؑ کا شیوہ نہیں۔ایک جملہ کہنے لگا ہوں اسی کو سوچتے رہنا۔ چونکہ میں نے اب رعایتیں چھوڑ دی ہیں۔اب رعایت کرنا چھوڑ دیا ہے۔عوام کی بات نہیں علماء کی بات کر رہا ہوں۔ میں مولویوں سے آج کل کہہ رہا ہوں کہ جس چیز کو تم توحید سمجھتے ہو وہ علیؑ کا سلمان ہے۔اچھا اچھا......ابھی میں پانچ دن میں تمہارے شہر میں ہوں نا......کل مولویوں سے لکھوا کے لانا اللہ کیا کیا کر سکتا ہے؟بے شک اخبار لکھوا کے لانا۔منبر پر بھیج دینا میں دکھا دوں گا یہ سلمان کر چکا ہے۔آؤ مجھ سے سنو جسے مولوی توحید

کہتا ہے وہ سلمان ہے۔ جو سلمان کی سمجھ میں نہیں آتا وہ علی ہے۔ جسے مولوی خدا کہتا ہے وہ سلمان ہے۔ جو سلمان کی سمجھ میں نہیں آتا وہ علی ہے۔ جسے علی سجدہ کرتا ہے وہ جلی ہے۔ نعرہ حیدری......

خوش رہو...... آباد رہو...... مولا آپ کی عبادت قبول فرمائے۔ یہ بھی طے ہے لاکھ دریا علم کے بہاؤ اگر چار آنسو نہیں بہتے' آنکھوں میں نمی نہیں آتی جو پردے میں ہے جو شام سے آئی ہے ہم اور تم چلے جاتے ہیں وہ پہلے دن سے آئی ہے اور مسلسل یہیں ہے۔ ذات واجب کی قسم۔ وہ ساری رات یہاں بیٹھی رہتی ہے۔ وہ مجھ سے علم الحروف سننے نہیں آئی۔ وہ مجھ سے حروف کی تفصیل سننے نہیں آئی۔ وہ پرسے کے لئے آئی ہے۔ آؤ میں اپنی کوشش کروں۔ تم اپنی۔ بی بی کو پرسہ دیں۔ بس وہ راضی ہوگئی تو سب راضی۔ درد کی ہر کہانی کو جانتے ہو تم۔ میں تو تصور کدے سے تصویر اٹھاتا ہوں۔ یاددہانی کے لئے سامنے لاتا ہوں آنسوؤں کی بھیک مانگ لینا۔ یاد کیا کروا رہا ہوں۔ مقتولوں کی کہانی...... قاتل کی زبانی...... کچھ سمجھے کچھ نہیں...... آؤ تصور کرو ابن زیاد حرامی کا دربار ہے۔ اس کے سامنے طشت ہے۔ طشت میں دو بچوں کے سر ہیں۔ اللہ اکبر...... اللہ اکبر......

یقیناً مجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ عزادار کا دل بڑا نازک ہوتا ہے۔ ظاہر ہے سامنے حارث کھڑا ہے۔ مظلومیت یہ ہے اسی واقعے میں تین دفعہ ابن زیاد منہ پیٹتا ہوا تخت سے اٹھ کھڑا ہوا تھا کہ تو کہتا ہے مسلم کے لال ہیں۔ میں کیسے مان لوں پچھلے سال جب بابا کے ساتھ آئے تھے میں نے دیکھے تھے۔ چودھویں کا چاند شرماتا تھا...... آج

رخسار نیلے ہیں۔ادھر کی زلفیں ادھر پھنسی ہوئی ہیں۔ادھر کے گیسو ادھر الٹے ہوئے ہیں۔

اللہ اکبر......اللہ اکبر......العظمت للہ......رویا......جن کی مظلومی پہ ابن زیاد رویا ہو تو تو

عزادار ہے تو کیسے نہیں روئے گا۔دربار کی طرف دیکھ کر کہتا ہے تم میں کوئی علیؑ والا ہے۔

ایک مومن روتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔دل میں سوچا شاید مجھے بھی قتل کرائے گا کہتا ہے

میں ہوں علی والا۔کہتا ہے ڈر نہیں میں تمہیں کچھ کہتا نہیں کیونکہ تو علیؑ والا ہے۔یہ سر گھر

لے جا۔ان کو دھو کے صاف کر کے لے آ۔شاید میں پہچان سکوں۔ہاں میں نے کس

سینے میں پتھر ہے کس میں گوشت ہے۔مومن کے پاس اور کوئی چیز تھی نہیں بلا تشبیہ

دونوں سر جھولی میں لئے سینے سے لگا کر چلا۔جب گھر داخل ہوا تو بیوی کی نظر پڑی کہنے

لگی ساٹھ سال کا ہونے لگا ہے گوشت لینے کا طریقہ نہیں آیا۔اگر گوشت لینا تھا تو برتن

گھر سے لے گئے ہوتے۔مومن نے کہا زبان سے اور کچھ نہ بولنا۔یوں سمجھ ایک حسینؑ

کا سر ہے......ایک حسنؑ کا......کہنے لگا میں بازار جاتا ہوں عطر لاتا ہوں۔عرق گلاب

لاتا ہوں۔پھر دھو۔مومنہ پہلے تو روتی رہی۔پھر کہا پتہ نہیں وہ کب آئے گا۔میں تھوڑا

تھوڑا پانی سے دھونے کی کوشش کرتی ہوں۔اب مجھے خدا کے لئے معاف کر دینا۔

بڑے شہزادے کے رخسار پہ پانی کی دھار ڈالی۔سر تڑپ گیا......کہا مائی پانی آرام سے

ڈالنا۔......حارث کی مہربانی نے اس قابل نہیں چھوڑا۔اللہ اکبر......اللہ اکبر......پوری

عالمانہ تحقیق کے بعد کہنے لگا ہوں ایک آٹھ سال کا ہے ایک چھ سال کا۔اتنے چھوٹے

بچے کائنات کے پانچ بڑے مظلوموں کے ظلم کے وارث ہیں۔بس......تمہارے تصور

سے پہلے میں منبر چھوڑنے لگا ہوں۔کس کس کے......ایک ایک فقرے میں بتاتا ہوں

بس......موسیٰ کاظمؑ کی قید گواہ ہے۔نہیں سمجھے ناں...... میں نے کوشش کی تھی کہ تو میرا اشارہ سمجھ۔اب چوٹ لگے تو مجھ سے ناراض نہیں ہونا۔ جتنا ظلم ساتویں امامؑ نے چودہ سال کی قید میں دیکھے......اس جوڑی نے ایک سال کی قید میں دیکھ لئے......اللہ اکبر......اللہ اکبر......العظمت للہ......سیدو......غیر سیدو......عزادارو......معاف کر دینا۔ دوسرے سکینہؑ کے ظلم کے وارث......پھوپھی کی جھولی میں سکینہؑ کو لپٹے ہوئے کربلا سے شام تک جتنے طمانچے شمر نے سکینہؑ کو مارے......اس نے ایک رات میں جوڑی کو مارے تھے......اللہ اکبر......اللہ اکبر......میں کتاب کی صحیح روایت پڑھ دوں۔ مر جاؤ گے کلیجہ پھٹ جائے گا تمہارا...... تیسرے سجادؑ کے ظلم کے وارث......شام تک جتنے تازیانے شمر نے سجادؑ کو مارے......حارث ملعون نے اپنے گھر سے دریا تک اتنے تازیانے اس جوڑی کو مارے......کیونکہ شمر تو کبھی مارتا تھا کبھی دو دو دن نہیں مارتا۔اس حرامی نے گھر سے مارنا شروع کیا۔کبھی بڑا بازار میں دیکھتا کہ کوئی چھڑائے گا کبھی چھوٹا دکانداروں کی طرف......تو تین سن لئے۔ دو......اور دونوں اکٹھے بتا رہا ہوں۔ حسینؑ کے ظلم کے وارث۔ تمہیں پڑھنے والے بتاتے ہیں جوڑی تلوار سے ذبح ہوئی۔ میرے سر پر قرآن رکھو۔تلوار سے نہیں خنجر سے۔ یہ حرامی خنجر لے کر بڑے کی طرف جاتا ہے چھوٹا لپٹ جاتا ہے میرے باپ کی جگہ ہے میرے سامنے نہ مار۔ چھوٹے کی طرف جاتا ہے بڑا پکڑ لیتا ہے میرے بیٹے کی جگہ ہے میرے سامنے نہ مار۔تم بانی مجلس ہو مجھے اجازت ہے میں بتاؤں اس نے بڑے کو کیسے ذبح کیا؟ یہاں ہاتھ ڈالا یہاں خنجر رکھا۔کوفے کی زمین ہلی۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوٓا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

الا لعنة اللّٰه على القوم الظالمين

چھٹی مجلس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ ہے بات شروع کی جائے۔ چودہ وہ حروف جو کائنات کا جوہر ہیں۔
چونکہ قرآن ساری حقیقتوں کا عرق ہے۔ اور قرآن کا جوہر حروف مقطعات ہیں۔ اور
حروف مقطعات میں مکررات گرنے کے بعد یہی چودہ حرف بچتے ہیں جو میں نے کل
آپ کی خدمت میں عرض کئے۔ ان میں سات آپ نے سن لئے تھے سات باقی ہیں۔
ان کے بارے میں آج بتانے کی کوشش کرتا ہوں۔ ص' ر' ا' ط' ع' ل' ی صراط علی
......صراط علی کی......اور قرآن لکھنے والا یہ کہہ رہا ہے کہ صراط اللہ الذی لہ ما فی
السماوات وما فی الارض......

فرمایا اللہ کی جو صراط ہے جو ساتوں آسمانوں میں ہے وہ بھی اسی کا ہے......
صراط اللہ الذی لہ ما فی السماوات وما فی الارض......
جو ساتوں آسمانوں میں ہے صراط کا ہے۔ جو زمین میں ہے وہ بھی اللہ کی صراط
کا ہے اور اگر کسی کے کھد بد ہو رہی ہے یہ کائنات علیؑ کی تھی تو حسینؑ کی ماںؑ کو مہر میں لکھ
کر دے دی۔ العظمت للہ...... بلے بڑی بات۔ جیو...... جب تک دل کرے......

اگلا حرف۔ ح' ج والا۔ علمائے حروف کہتے ہیں ح...... هو سر الحياة

خلقه الله في عالم الكرسي يظهر وجوده بالسر الطيفة الحياة وفي الآخر اللوح......

فرماتے ہیں ح...... وہ حرف ہے جس میں حیات کے راز چھپے ہیں۔ اگر آپ کے سامعین یہیں ہیں تو ابھی یہ تھوڑی دیر بعد یہاں نہیں ہونے والے۔ انہیں شاید میں بھی تلاش کروں کہ ساتویں پر کون گیا' آٹھویں پر کون گیا؟...... جعفر نقوی صاحب فرما رہے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہی اڑیں گے۔ مجھے بھی یقین ہے جعفر نقوی...... حرف ح اسی میں حیات کا راز۔ يظهر وجوده بالسر الطيفة الحياة...... اور حیات کے لطائف کے ساتھ اس کا وجود ظاہر ہوتا ہے۔ قرآن نے ایک دعویٰ کیا تھا کہ شہید زندہ ہوتا ہے مرتا نہیں۔ کسی نے شہید کو بولتے نہیں دیکھا تھا۔ جس کا نام ح سے شروع ہوا...... حسینؑ کا نام ح سے شروع ہوا۔ حسینؑ نے نیزے پر قرآن پڑھ کے قرآن کے دعویٰ کی لاج رکھ لی۔ جاگتے رہنا۔ اور حسینؑ نے صرف بول ہی پڑتے بس ایک آدھ لفظ زندگی کا ثبوت تو پھر بھی مل جاتا ناں۔ حسینؑ نے جب بھی بولنا چاہا قرآن پڑھا۔ مجھے نہیں پتہ کہ کون سامعت کے کتنے پانی میں ہے۔ مشورہ دیں میرے سامعین کو پر کھول لیں۔ میں اڑ کے جدھر لے جا رہا ہوں سدرئی سے بھی آگے۔ حسینؑ نے قرآن پڑھ کے بتایا او ہمارا نمک چکھ کے نمک حرامی کرنے والو جن کی موت کا نام قرآن ہو زندگی کیا ہو گی؟ تو یہ ہے حیات کے لطیفوں کے ساتھ۔ لطافتوں کے ساتھ۔ ح...... ظاہر ہوتا ہے خلق اللہ فی عالم الکرسی...... فرمایا حروف کہتے ہیں عالم کرسی میں اللہ نے اسے خلق کیا اور

جب میں نے مراتب ذوات بتائے تھے ساتواں مرتبہ عرش کا بتایا تھا۔ آٹھواں کرسی کا۔ اور حروف ابجد میں یہ ح جو ہے حطی والی یہ آٹھواں ہی حرف ہے۔ ابجد چار حرف۔ ھوز۔ تین حرف۔ سات اور حطی آٹھواں۔ عالم کرسی سے تعلق ہے اس کا۔ وفی......اور لوح کے آخر میں ح ظاہر ہوتی ہے کیوں......کہ جب لوح کے فیصلے لکھ لئے جاتے ہیں پھر ح والے سے پوچھا جاتا ہے ٹھیک ہے......اس سے پوچھا چونکہ نقوی صاحب حسینؑ اس مزاج کا نام ہے آپ نے دیکھا نہیں کہ بچپن کے کھیل ہی کھیل میں کہتے ہیں کہ اچھا لوح پہ نہیں لکھا......میں دے رہا ہوں۔

پلے پڑی بات......لوح کے آخر میں ح......اسی میں حیات......اسی میں لوح کے فیصلے......اسی لئے تو حسینی مر کے مرتا نہیں ہے......اور چونکہ لوح کے آخر میں آتا ہے حسین کے نام کا پہلا حرف۔ یعنی اس سے آپ لوگ یوں کہہ سکتے ہو......کہ جہاں لوح محفوظ کی انتہا ہوتی ہے......نہیں نہیں...... مجھے یہ فقرہ پورا کرنے دو۔ جہاں لوح محفوظ کی انتہا ہوتی ہے وہاں حسینؑ کے نام کی ابتداء ہوتی ہے۔ پلے پڑ رہی ہیں میری باتیں۔ حسینؑ کی نہیں حسینؑ کے نام کی ابتداء......ملک عباس کے خمسے کا عنوان نفس مطمئنہ ہے اس میں بتاؤں گا حسینؑ کی ابتداء کہاں سے ہوتی ہے؟ میں اسی عشرے کی قسم راضی ہوں تم سے......اب کہو تو جاؤں تو پھر لاہور میں گھر لے کے دے دو۔ یہ نہ سمجھ لینا کہ کہہ رہا ہے...... لینا چاہوں تو دس گھر میں خود ہی لے سکتا ہوں الحمد اللہ۔ ہاں......کچھ لوگوں کے چہرے اتر گئے کہ چندہ ڈالے گا۔ نجف والا دے گا۔ اس میں تو کوئی شک نہیں......نعرہ حیدری......میرا تو ہاتھ ہی نجف والے کی جیب میں رہتا

ہے۔ چونکہ منبر کی قسم...... یہاں بیٹھ کر جھوٹ تو نہیں بولتا۔ بہت عرصہ ہوا ہے نجف والے کے بیٹے نے کسی مجتہد سے کتاب چھینی تھی۔ چھین کے آپ کے اس خادم کو دی تھی اور یہ کہا تھا کہ تیرے رزق کے ضامن ہم ہیں۔ جو اس میں ہے چھپانا نہیں۔ منبر کی قسم کھا رہا ہوں۔ تو وہی دن ہے اور آج کا دن چھپانے کا جرم میں نے نہیں کیا۔ اور میں نے ایک مانگا اس نے لاکھ دیا۔ ہاں...... الحمدللہ...... اور یہ یہاں دے رہا ہے۔ اور میں یہ چاہتا ہوں کہ جیسے یہاں تو تم میرے کلاس فیلو ہو وہاں بھی ہو...... ہاں...... دیکھو علیؑ علم کو کیا جانے؟ جس علیؑ کے آٹھویں قطار میں بیٹھنے والا شاگرد موسیٰ جیسے اولوالعزم جیسے نبی کو کہے کہ تو میری شاگردی کے لائق ہی نہیں۔ ٹھیک ہے ناں...... کیوں ٹھیک ہے نا خضر نے کہا نہیں موسیٰ سے...... لن تستطیع معی صبرا......

بھٹی صاحب وہ کہہ رہا ہے تجھ میں استطاعت ہی نہیں۔ اولوالعزم نبی سے کہہ رہا ہے۔ تو علیؑ کسی کے علم کو کیا جانے؟ مجھے جو مقام ملا ہوا ہے وہ علم کی وجہ سے نہیں ملا ہوا وہ ملا اسی وجہ سے ہے میں نے عرش سے کروڑ گنا اونچا علیؑ کی جوتی کو دیکھا۔ نہ شک کیا نہ علیؑ کو اللہ کہا۔ یہی نسخہ ہے بس تم بھی اپنا لو۔ کبھی شک نہ کرنا بھئی یہ کہنا میری سمجھ کا قصور ہے۔ علیؑ تو اس سے بھی آگے ہے۔ اچھا...... اچھا...... اچھا...... ایک منٹ میں کیا پوچھتا ہوں آپ کی حقیقت کیا ہے؟ آدم سے عیسیٰ تک نبیوں سے کہو کہ ایسا کرو ساری عقلیں جمع کر کے جوہر نکالو اور کسی ایک نبی کے دماغ میں رکھ دو۔ پھر اللہ ڈھونڈ کے بتاؤ کہ کدھر ہے؟ پچھلے محلے والو؟ ٹھیک ہے ناں...... نہیں ڈھونڈ سکیں گے اللہ کو اور علیؑ کہتا ہے میں توحید کے اندر رہتا ہوں۔ تھک گئے ہو تو بس کروں۔ ابھی تو ایک حرف بتایا ہے میں

نے۔ پہلا حرف ہے ق...... دو نقطے والا...... فرمایا وہ کہتے ہیں فیہ سر القلم لان القلم ثلاثی الحروف وفی القلم سر الامر والمراد من سر الامر القدر' جمیع الموجودات تحت تسعة وتسعین اسم من اللہ وجمیع اسماء اللہ تحت اسم اللہ الاعظم والاسماء العظام مئة والقاف فی العدرمئة ولذایقال القاف فی السفلیات للجبل المحیط......

وہ کہتے ہیں نقطے والے ق میں قلم کا راز چھپا ہے۔ اسی لئے قلم کے سر کا تاج ہے ق۔ نقطے والا۔ اللہ کرے...... انشاءاللہ سارے چنگے ہیں...... کیونکہ علیؑ بھی بستا ہے دلوں میں اور پھر بات سمجھ میں نہ آئے۔ میں دو تین دن پہلے اظہر بھائی سے ظہیر بھائی سے ان تمام احباب سے کہہ رہا تھا بلا دُ مقصر کو بڑے سے بڑے علماء کو کہے میری تقریر سمجھ کے دکھائے اور پھر دیکھے کہ عوام کیسے سمجھ رہی ہے؟ ٹھیک ہے ناں...... یعنی جو بات علامہ نہیں سمجھ سکتا وہ عوام سمجھ رہی ہے تو پھر مولوی کو سوچنا چاہیے راز کیا ہے اس میں؟ وہ فرماتے ہیں القلم ثلاثی الحروف...... اس میں تین حروف ہیں ا، ل، م۔ وفی القاف سر الامر...... وہ کہتے ہیں پہلے والے ق میں امر کا راز ہے۔ وق...... او کہتے ہیں یہاں امر سے مراد قدر ہے۔ یعنی تقدیر...... جمیع الموجودات تسعة وتسعین اسماء من اللہ...... وہ فرماتے ہیں پوری کائنات میں جتنے موجودات ہیں اللہ کے ننانوے ناموں کے تابع ہیں۔ وجمیع الاسماء تحت اسم اللہ اعظم...... اور اللہ کے ننانوے نام پھر اس کے اسم اعظم کے تابع ہیں۔ اب اللہ جانے مجھے یہ نہ کہنا پڑے کہ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔ اللہ کرے ہر بندہ سمجھے میری بات جو

میں کہنے لگا ہوں وہ فرماتے ہیں یہ مل کر ہو جاتے ہیں 100......اور ق کے عدد بھی ہیں 100۔ بلے پڑی بات کہ نہیں۔ جہاں اللہ کے ق والقرآن مجید......ق کی قسم، قرآن مجید کی قسم ق لقب ہے شوہر بتولؑ کا۔ اللہ کے کہنے کا مقصد یہ ہے اے میرے 100 ناموں کے مالک......

اے میرے 100 ناموں کے مالک......میرے مولا حسنؑ نے......میرے مولا حسنؑ نے امیر شام کے دربار میں کہا تھا میں اس کا بیٹا ہوں کہ اللہ نے 100 ناموں کا کرتہ سی کر میرے بابا کو پہنا دیا......بلے پڑی بات...... اللہ نے اپنے 100 اسماء کا پیراہن بنا کر قمیض سی کر میرے بابا کو دے دیا......اب یہ میرا قمیض ہے تمہارا تو نہیں ہے نا۔ میں اتار کے امجد کو دے دوں تمہیں اعتراض۔ آ گے علی کی سخاوت ہے چاہے تو کبھی سلمان کو دے دے......سمجھ میں آئی بات......اے علمائے حروف کہتے ہیں ولذا یقال القاف فی السفلیات بالجبل المحیط فی الارض...... وہ کہتے ہیں اس پستی کے عالم میں بھی یہی وجہ ہے کہ جس پہاڑ نے پوری زمین کو گھیرا ہوا ہے اسے جبل ق کہتے ہیں۔ یعنی ق کی صفت ہے گھیر لینا۔ اللہ قرآن میں کہہ رہا ہے......کوئی بھی میرے علم کو گھیر نہیں سکتا سوائے مشیت والوں کے......پہلا......ح......دوسرا......ق......اور یہ بن گیا حق......علی حق......علی حق......علی حق......اب ذہن میں رکھنا حق کیا ہوتا ہے؟

اب لاہور والو پورا فقرہ بنے گا۔ صراط علی حق نمسّکہ......

سمجھ میں آئی بات......صراط علی حق...... اھدنا الصراط المستقیم...... نماز میں یہ کہتا ہے پھر حق کو نکال دیتا ہے......

اگلا حرف......ن......اللہ اکبر......پہلی بار جب میں نے بھی پڑھا تھا نہ کافی دیر جھومتا رہا تھا......علمائے حروف لکھتے ہیں......ن...... خلقه الله من نور الامر اعلیٰ وجعله منبسة فی الاکوان ترک اصله فی ذات العرش وقسم فرعه فی الکائنات' هو صورة فی العرش وحقیقة فی الامر للذاجاء فی کلمة الایجاد فی کن فیکون ......

فرمایا کہ ن کو اللہ نے امر اعلیٰ کے نور سے بنایا ہے......ایک ہوتا ہے امر ایک ہے امر اعلیٰ وقت نہیں ہے بس امر اعلیٰ کے نور سے......اور کائنات کی ہر ہر شے میں اللہ نے نور کو پھیلا دیا۔ ہر شے میں نور کو پھیلا دیا۔......اللہ نے نور کی اصل کو عرش میں چھوڑ دیا اور اس کی فرع کو کائنات میں پھیلایا۔ وہ نور صورت فی العرش و حقیقت فی الامر...... یہ جو نور ہے عرش میں صورت ہے۔ امر میں حقیقت ہے۔ اسی لئے کلمہ ایجاد میں ظاہر ہوتا ہے کن کہتے ہوئے۔ پلے پڑی ہے بات کہ نہیں......اگلا عشرہ یا اس سے اگلا میری باقی جتنی زندگی ہے نا میں ساری زندگی علم الحروف پر عشرہ پڑھوں پھر بھی تشنہ رہے گا۔ ہاں یہ سمندر ہیں بھائی۔ ہاں اب میں صرف اسی ن کی شرح کرنے بیٹھوں تو ایک عشرہ اور چاہیے۔ جی بس امر اعلیٰ کا نور ہے یہ کائنات کی ہر شے میں ہے۔ امر میں آتا ہے۔ اور اسی لئے کوئی منبر پر بیٹھ کر کہتا ہے انا امر الذی هو بین الکاف والنون ...... کہہ رہا ہے ق والے کن میں جو امر ہے وہ امر میں علیؑ ہوں......کن میں جو امر ہے وہ امر میں علیؑ ہوں۔ هل انا الکاف والنون...... بلکہ ک اور ن میں میں علی ہوں۔ کن علیؑ ہے۔ کن علیؑ ہے۔ رات بتا تو چکا ہوں کہ بادشاہ کہہ رہا ہے کہ جو یا علیؑ کہا

عرش بنادیا' یاعلیؑ کہا کرسی بنادی' یاعلیؑ کہا لوح بنادی' یاعلیؑ کہا قلم بنادیا......علیؑ بنا ہے کہ بہلول......جزو لایتجزی ......سے مثال دینا بھی کفر ہے۔یعنی علیؑ کے حقائق کی جزیں کرتے کرتے اور بناتے بناتے ایسی جگہ پہنچو کہ پھر وہ جزو تقسیم نہ ہوسکے اسے جزو لایتجزی تو وہ بھی یہی ہے بہلول علیؑ کے مقابلے میں......بغداد کی نجس گلی سے ناپاک مٹی اٹھا کے دیتا ہے جنت میں گھر دیئے۔نہیں دی تھی......دی ہے نا...... مدینے کی مٹی نہیں مکے کی نہیں نجف کی نہیں کربلا کی نہیں......تاکہ کوئی یہ نہ کہے یہ خاک کی تاثیر تھی......تاکہ کوئی مٹی کی تاثیر نہ سمجھے۔یہ تو علی کے غلام کے ہاتھوں کا اثر ہے۔بغداد وہ شہر ہے نہج البلاغہ پڑھو۔علی بادشاہ نے اپنے خطبوں میں اسے بربادی کی بددعائیں دی ہیں۔خطبہ زہرا میں بددعا دی ہے اس شہر کی مٹی......اور نہیں لی خشک مٹی۔ عیسٰیؑ فقط چمگادڑ بناتا ہے۔مٹی کے لئے پانی چاہیے ہوتا ہے۔

اس لئے مجھے بہلول یاد آیا۔بغداد کی ناپاک مٹی دیتا ہے۔وہ پانی ملائے بغیر دیتا ہے اور وہ جنت بن جاتی ہے۔ جنت صرف کوٹھوں کا نام تو نہیں ہے۔اس میں حوریں بھی تو ہیں۔اس میں غلمان بھی ہیں۔اس میں کوثر بھی ہے۔اس میں تسنیم بھی ہے۔اس میں رضوان بھی ہیں۔اس میں خادم بھی ہیں۔اس میں نعمتیں بھی ہیں۔تو علی کے نوکر کے ہاتھ کو چھولیں تو اتنی نوری نعمتیں بن جائیں......یاعلیؑ کہنے سے کیا بنا ہوگا ......آئی ہوئی بات نیچے نہ اتر جائے۔ٹھیک ہے ناں عیسٰیؑ بناتا صرف پرندہ ہے۔اور بھی کہتا ہے پانی ہو۔علی کا اور دیکھو جو بہلول ہے کوئی خاندان نبوت سے نہیں ہے۔کسی شجرہ ولایت سے نہیں ہے۔کسی دودھ والی عصمت سے نہیں ہے۔ہارون الرشید کا چچیرہ بھائی

ہے۔بس علی کو مانتا رہتا ہے سوچتا نہیں ہے۔اب یا تو جاؤ سڑک سے پہلے پتھر روڑے چن کے لاؤ مجھ پر سنگ باری کرنا تا کہ میں کہنے جوگا نہ رہوں۔ورنہ تو کعبے کی چھت پر بھی کھڑا ہو کے چلا چلا کے کہوں گا عیسیٰ کو دو چیزیں چاہیے صرف پرندہ بنانے کے لئے علیؑ کا نوکر جنت بنائے' خشک مٹی سے جس علیؑ کے نوکر کی برابری اولوالعزم نبی نہیں کرتے یہ ٹکے کا حرامی علیؑ کے برابر کیسے ہوسکتا ہے۔

العظمۃ للہ......اگلا حرف آج میرے حرف پورے کرنا چاہتا ہوں کہ کل پھر رہ نہ جائے۔اگلا حرف ہے......م......**قطر من اقطار الدوائر الحروف یظھر سرہ فی اللوح المحفوظ لذا اودع اللہ فی اسم حبیبہ مرتین بالسر الملک والملکوت فی مکشوف سرّ الملک والملکوت......**

علمائے حروف کہتے ہیں یہ دوائر الحروف میں سے ایک حرف ہے۔دوائر الحروف۔ہر حرف صورت مکتوبی میں لکھو تو اس کا آغاز اور ہوتا ہے اور انجام اور ہوتا ہے۔لیکن تین حرف ایسے ہیں جہاں سے شروع ہوتے ہیں وہیں ختم......م......م......ی......م......نون...... ن...... و...... ن......نون سے شروع نون پر ختم۔واو......و......ا......و...... یہ ہیں دوائر یعنی دورہ کرنے والے۔دوبارہ آنے والے......میں نے تمہارے بارہویں امام کا حلیہ پڑھا تھا تمہارے بارہویں امام کا میں نے حلیہ پڑھا تھا کیسے مانگ کی جب تعریف کی تو یہ تھا کہ **کــالــوا و بیـن الالف**......کہتے ہیں مجھے میرے مولا کی زلفیں ایسی لگیں جیسے الف کے دائیں بائیں دو واؤ ہوں۔الف درمیان میں یہ مانگ تھی۔اور یہ سرکار کی زلفیں بلاتشبیہ۔یہ بھی واؤ...... یہ بھی واؤ۔تو یہ

دوائرالحروف میں ہے میم بھی۔اور فرماتے ہیں یہ اپنے راز کو خالی لوح میں ظاہر نہیں کرتا۔لوح محفوظ میں ظاہر کرتا ہے۔محفوظ میم سے ہے نا۔تھک گئے ہو میرا خیال ہے۔ پچھلے محلے والوں ٹھیک......تو لوح محفوظ میں ظاہر کرتا ہے۔کہتے ہیں لہذا اودع اللہ فی اسم حبیبه مرتین......

وہ کہتے ہیں کہ یہی تو وجہ ہے کہ اللہ نے اپنے محبوب کے نام میں میم دو دفعہ رکھا۔ایک میم ملک کا ایک میم ملکوت کا۔یعنی مکشوف لہ سر الملک والملکوت...... یہ نام رکھ کے اللہ بتانا یہ چاہتا ہے ملک ہو یا ملکوت دونوں کے راز میرے حبیبؐ کے سامنے ہتھیلی کی طرح ہیں۔اور یہ شیعہ علمائے حروف نے لکھا جواب کہنے لگا ہوں کہ والمیم تدع العین فی الملمیؑ......کہ جب بھی کبھی عالم گردش میں میم آئے تو عین کو آواز دیتی ہے۔میں فوراً سمجھ گیا کہ خیبر میں محمدؐ نے نادعلیؑ کیوں کہا تھا۔مولا سے پوچھا کہ اسماء ملکوت و ملک دونوں کے راز میم میں۔یوں جب کرتے ہونا پھر میں ولایت کیا پڑھوں۔اس میں تو کوئی شک نہیں۔بخدا میں نے خود ظہیر بھائی سے کہا پہلے میں نے کہا تھا کہ بڑا مشکل موضوع ہے یہ بڑے بڑوں کی سمجھ میں نہیں آتا۔ بس سمجھ میں آ گیا کہ علی کا بسیرا جو ہے نا جیسے یہاں یہ سمجھ رہے ہو قبر میں نکیرین جتنا مشکل پوچھیں گے اسی کی وجہ سے جواب آئے گا۔

اگلا حرف ہے......س......اگلا حرف کیا ہے......س......خلق اللہ فی عالم الامر ولہ ثلاثة اسنان، سنه، الاول یشیر الی القلم اُلثانی الیٰ العلم والثالث الی الامر وھو حرف من ظاھر الحروف الاسم الاعظم له ظاھر

و باطن، بظاهره قامت السماوات والارض وبباطنه العرش والكرسي......

اس کو اللہ نے عالم امر میں خلق کیا۔ س کو اور اس کے تین دندانے ہیں۔ ذہن میں رکھو۔ کبھی بھی خصوصاً تعویز لکھتے ہوئے نقش لکھتے ہوئے دعا لکھتے ہوئے لمبے والا ......س...... نہ لکھنا۔ بے اثر اور الٹ ہوگا۔ چونکہ اللہ نے س کو بغیر دانتوں کے خلق نہیں کیا۔ اور خصوصاً بسم اللہ لکھنے کے لئے یہ واجب ہے کہ تینوں دندانے ہوں۔ بتایا تھا نا تو تین اس کے دندانے ہیں۔ چلے گئے ہو۔ ادھار کروں۔ اچھا...... تو کہتے ہیں پہلا دندانہ قلم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ دوسرا دندانہ علم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ تیسرا دندانہ امر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور علمائے حروف فرماتے ہیں جو اللہ کا اسم اعظم ہے نا ظاہری ایک باطنی ہے ایک لائقی ہے۔ اس ظاہری اسم اعظم کا ایک حرف س بھی ہے۔ ایک حرف س بھی ہے۔ اتنا وقت نہیں ہے میں زیادہ کہہ گیا ہوں۔ مجھے بی بی کی چادر کی قسم میں نے ...... میرے قبلہ ہی میرے استاد تھے۔ ایک دن بڑا خوش ہوئے مجھ پر۔ بہت خوش ہوئے۔ میں نے جا کے دبانا شروع کیا۔ مجھے فلاں عمل تو بتا دیں۔ شیر کی آنکھ دیکھا کرتے تھے اور ہم یوں کانپتے تھے۔ یوں دیکھا اور کہا کیوں میں نے کہا کیوں عمل کیوں ہوتے ہیں کہا لائبریری پڑی ہیں تیرے سامنے ڈھونڈ لے اور اگر تو اہل ہوگا تو مولا تیری آنکھوں سے پردے ہٹا دیں گے۔ ورنہ میں نااہل بیٹے کو دے کر مولا سے جھڑکیاں کھاؤں۔ تو یہ جواب مجھے ملا تھا۔ اور تم کہتے ہو کہ بس منبر پر کہتے چلے جاؤ۔

ہاں جو ہادی میرا ہے وہی ہادی تمہارا ہے ہاں...... طریقہ بتا دیتا ہوں رات کو

سوتے وقت باوضو سویا کرو۔ سینے پہ ہاتھ رکھ کر ہر رات یا ہادی پڑھا کرو۔ اگر مولا نے تمہیں اس لائق سمجھا خواب میں بتا دیں گے۔ چونکہ ہادی کے عدد بھی 20 ہیں۔ 20 مرتبہ پڑھو۔ جس کو اس قابل سمجھیں گے دے دیں گے۔ میری حقیقت کیا ہے؟ میرا خیال ہے بعض لوگوں کو یہ تحفہ پسند ہی نہیں آیا۔ دیکھو تین قسم کے لوگ بڑے بخیل اور کنجوس ہوتے ہیں۔ کیمیا دان۔ حکماء اور وہ علماء جو راز جان لیں۔ لیکن میں نے تو کبھی تم سے بخل نہیں کیا۔ ٹھیک ہے ناں...... اور چلے پڑی بات...... اسم اعظم کے ظاہری حروف میں ایک حرف س بھی ہے۔ و له ظاهر و باطن...... اور پھر فرماتے ہیں س کا ایک ظاہر ہے ایک باطن ہے...... بظاهره قامت السماوات و الارض...... س کے ظاہری وجہ سے آسمان اور زمینیں قائم ہیں۔ س کے ظاہر کے سبب آسمان قائم س آج ہٹ جائے آسمان دھڑام سے گر پڑیں گے۔ و بباطنه العرش و الكرسي...... اور س کے باطن سے عرش بھی قائم ہے اور کرسی بھی قائم ہے۔ بس دو حرف رہ گئے جلدی جلدی سنو اور جاؤ...... میں تمہاری جان چھوڑوں تم میری جان چھوڑو۔ جب تجارت شروع کرتے ہونا پھر افسوس ہوتا ہے۔ وہ عالم نہیں جو اپنے سامعین کے چہرے ہی نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں میں چہرے پڑھ کے زمین کی آہٹ سن رہا ہوں۔ کون کیا سوچ رہا ہے؟

اگلا حرف ہے لمبے والا...... ک...... وظہورہ......

علم الحروف پر کتابیں اسی سال لکھی گئی ہیں۔ صدیوں سے 1200 سال سے لکھی جا رہی ہیں کسی نے بتایا کیوں نہیں۔ کسی کو پتہ نہیں تھا۔ کسی کو بخل نے نہیں بتانے دیا۔ میں صرف یہ سوچ کے بتاتا چلا جا رہا ہوں کہ علیؑ والا وہ ہے۔ منبر کی بات ہے۔

میرے پاس بیٹھا ہے میرا بھائی قلب عباس۔ کسی نے آ کے کہا میرے بارے میں کہ فلاں شخص آپ کے بھائی کو گالیاں دے رہا ہے۔ میرے بھائی نے بھی اسے گالیاں دیں۔ میں نے اسے تھپڑ مارا وہاں جا گرا۔ کہتے ہیں یہ کیوں؟ میں نے کہا تم نے ایک مومن کو گالی کیوں دی؟ کہنے لگا آپ مومن نہیں ہیں۔ اس نے آپ کو کیوں دی؟ میں نے کہا اچھا مجھے ایک بات بتا۔ وہ مومن جن کو گالی دی تو نے وہ جنت جائے گا یا جہنم؟ کہتے ہیں کی جی جنت۔ میں نے کہا جتنے گناہ کر لے...... کہاں جی ہاں۔ میں نے کہا سارے گناہ بخشے جائیں گے میری دی ہوئی گالی نہیں بخشی جائے گی۔ میں نے کہا کہ اگر اس نے مجھے گالی دی ہے' بے گناہ دی ہے تو مولا جانے وہ جانے' اس کا کام۔ تو صرف اسی وجہ سے سوچ کے میں بخل نہیں کرتا کہ جس علیؑ والے کو گناہوں کی معافی ہے۔ میں تو...... خدا کی قسم تھوڑی سی محنت کرو۔ تھوڑا سا مشکل کشاء کو پکارو۔ مولا نا...... اگر سوچو تو میں یوں کر چکا ہوں۔ آج کی مجلس میں میں پتہ نہیں تمہیں کیا کیا بتا چکا ہوں۔ تھوڑی سی محنت تو کرو۔ ک **ظهوره فی اسم الملک** ...... **وهو سر العرش والکرسی واللوح والقلم وباطن الصور السماء والارض**......

فرماتے ہیں یہ جو...... ک...... ہے یہ ملک کے اسم میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور آ ؤ یہ بھی آپ کا خادم ہی بتائے گا آپ کو اور کوئی نہیں بتانے کا۔ ملک اللہ کا نام ہے۔ اس نام کو ایسے نہ سمجھ لینا۔ یہ نام اللہ سے چھوٹا ہے' رب سے بڑا ہے۔ جی...... اللہ کا اسم ملک' رب سے بڑا اللہ سے چھوٹا اب جن چہروں پہ سوالیہ لگ گیا ہے قرآن پڑھوں۔ **قُـل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاس** ...... **ملک الناس** ...... **اله الناس** ...... سمجھ میں آ رہی ہے

بات۔ پہلے چھوٹا نام گنا رب۔ پھر بڑا گنا ملک۔ پھر بڑا گنا اللہ...... جیسے تین نام آ گے تین ق...... من شر الوسواس الخناس ...... الذی یوسوس...... اب اس سے زیادہ میں کیا بتاؤں؟ اب اس سے زیادہ تو یہ ہے کہ میری روح نکال کے اپنے اندر ڈال دو۔ اس سے زیادہ نہیں بتایا جا سکتا۔ تین نام...... تین کام......

بس ختم ہو گئی بات۔ آخری حرف ہے ہ۔ ہلال والی...... حرف روحانی ونور مطلق متعلقة بقائمة العرش و حامله الالف والمیم مقدم علیه بجهة الاحاطة لان المیم لاتختلف فی اوائل الحروف ولا فی اوساطها ولا فی اواخرها ولکن الهاء فی الاول والوسط شقتین فی الآخر مستدیرة تشبة المیم......

حروف تہجی کہتے ہیں 28 اور حروف کی جو قسمیں ہیں وہ ہیں 52...... کبھی سارے بتا بھی دوں گا کہ کون کون سی۔ 52 قسمیں ہیں حرفوں کی۔ اور ان 52 قسموں میں ایک قسم حروف روحانیہ بھی ہے۔ اور روحانی حرف ہے ہی ایک۔ یہ...... ہ...... نورانی حرف بہت ہیں۔ ملکوتی ہیں، جبروتی ہیں، متحابیہ ہیں، شمسیہ ہیں، قمریہ ہیں، جنوبیہ ہیں، شمالیہ ہیں سب کچھ ہیں لیکن روحانی ایک ہے...... ہ...... جس کے عدد ہیں 5۔ پلے پڑ رہی ہیں باتیں۔ ہ کے عدد 5۔ اور علماء حروف کہتے ہیں حرف روحانی...... یہ روحانی بھی ہے اور نور مطلق ہے...... جعل الشمس ضیاءً...... سورج نور، چاند نور، اس وقت سورج ہے۔ نہیں ہے نا ہمارے سامنے۔ نور ہو کے غائب ہو گیا ہے۔ نور مطلق ہوتا تو غائب نہ ہوتا۔ اگر مطلق نور ہوتا تو غائب نہ ہوتا۔ مطلق بولتے ہی وہاں ہیں جہاں شرط

نہ ہو جہاں قید نہ ہو۔ علامہ برسی رضوان اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ کاش زمانے کو پتہ چل جائے

کہ ان محمداً هو محمد المطلق وان علياً هو علي المطلق......

کہتے ہیں کاش زمانہ جان لے کہ جسے محمدؐ کہتے ہیں وہ محمدؐ مطلق ہے۔ جسے علی

کہتے ہیں وہ علیؑ مطلق ہے۔ اشارہ دوں۔ اشارہ...... صاحبان اشارت کے لئے

اشارہ۔ محمدؐ حمد کیا ہوا۔ جس کی حمد ہو...... نام اللہ رکھ رہا ہے۔ اگر کبھی وہ حمد کے لائق ہو

کبھی نہ ہو تو حمد کے لائق نہیں ہوگا۔ اگر رسول حجرہ ازواج میں ہے اور تیری طرح نسل

بڑھا رہا ہے تو حمد کے لائق تو نہیں ہے۔ سر اٹھا...... سر اٹھا...... اسی لئے تو میں کہتا ہوں علم

یتیم ہے زمانے میں۔ خدا کی قسم علم گلی گلی نوحہ پڑھتا پھرتا ہے کہاں جاؤں کس سینے میں

پناہ ڈھونڈوں۔ مطلق محمودؐ وہ ہوتا ہے جو ہر حال میں حمد کے لائق ہو۔ لوٹا لے کے جائے تو

حمد کے لائق۔ کیا کروں...... سمجھ میں آ رہی ہے بات یا نہیں۔ اور علیؑ مطلق ہوتا ہی وہی

ہے جو ہر حال میں بلند۔ ہر وقت بلند، ہر ایک کے سامنے بلند۔ چاہے محمدؐ کھڑا ہو پھر بھی

بلند۔

جو ہر وقت بلند ہو اسی لئے تو رسول نے اٹھا لیا تھا کہ تیری بلندی پہ حرف نہ

آئے۔ ہر وقت اور اسی لئے تو رسول پردے کے باہر علیؑ آگے چلا گیا بلندی پہ حرف نہ

آئے۔ سمجھ میں آ رہی ہے بات...... جو اتنا بلند ہے پستی کی پیداوار اسے نمازوں سے

باہر نکالنے لگی ہے۔ ہ...... حرف روحانی ہے نور مطلق ہے۔ کچھ تصور آئے گا نہ مطلق کا۔

ہلال والی ہ...... نور مطلق ہے۔ نور مطلق متعلق بقائمة العرش......

جس عرش کے پائے کو الف نے اٹھایا ہوا ہے اسی قائمے پہ...... ہ...... رہتی

ہے۔میں بتا چکا ہوں تمہیں ان آٹھ فرشتوں کے نام جنہوں نے عرش اٹھایا ہوا ہے۔تو پہلے قائمے کی باہر والی سمت کو اٹھانے والا الف...... اور اسی قائمے پر...... ہ...... رہتی ہے۔چیلنج ہے میرا لاہور کے لئے نہیں زمانے کو...... زمانے کو...... عرش کو مکان ثابت کر کے دکھائیں۔عرش حد لامکانی کا نام ہے۔اب پتہ نہیں جلسے آخری ہیں لمحات آخری ہیں۔پتہ نہیں کون کلیجہ سالم لے جائے گا۔کون یہاں ذرے گراتا ہوا جائے گا۔عرش ہے لامکان۔ہ رہتی ہے عرش پر۔جن کے ناموں کے عدد لامکان ہیں وہ خود کہاں تک ہوں گے؟

پلے پڑی بات...... جن کے ناموں کے عدد...... جن کی فضیلت سے منسوب حرف...... تم ہ کہتے ہو عربی میں ہا کہتے ہیں۔زنگ آلودہ حافظے والو...... ہا...... یاد دلاؤں۔هم فاطمة و ابوها و بعلها و بنوها......

میں ممنون...... داد آپ نے اتنی دی بھونچال آ گیا...... ہاتھ اٹھے، نعرہ لگا چہرے گلاب ہو گئے...... لیکن کچھ روش ادراک پہ چلو پھر غور کرو...... هـــــــــم

فاطمة و ابوها...... هم میں بھی...... ہ...... ابوها میں بھی...... ہ...... بعلها میں بھی ...... ہ...... بنوها میں بھی...... ہ...... قائمے عرش پر قبضہ ہے...... ہ...... کا۔سمجھ میں آ رہی ہے بات...... عرش کے قائمے پر قبضہ...... الف اسے اٹھاتا ہے...... ہ...... اس پہ قابض ہے۔آج پتہ چل رہا ہے۔آج پتہ چلا تھا کہ فاطمہ لفظ میں علامت کیا ہے؟ میں نے تو جس کا بھی نام فاطمہ دیکھا اس گھر میں۔الف حرف توحید ہے۔وہ حامل ہے۔وہ اٹھانے والا ہے۔الف عرش کی مزدوری کر رہا ہے۔...... ہ...... کا عرش پر قبضہ ہے۔اب

پچھلے محلے والو ٹھیک بیٹھے ہو۔ الف اٹھائے ہوئے۔ ہ...... قابض۔ اب میں نے کہا جس کا نام بھی فاطمہ ہے اس کی میں نے وہ عظمت دیکھی۔ ایک فاطمہؑ کو میں نے دیکھا گھر سے نکلنے لگی۔ تیرہ رجب کی رات تھی وہ کعبہ کی طرف جانے لگی۔ بلاتشبیہ اس نے پاؤں یوں کیا...... آج میں اعتراف کرتا ہوں سر منبر کہ مجھے محنت کا پھل مل گیا لاہوریو تم نے میری محنت ضائع نہیں جانے دی۔ واقعی تمہیں میرے پڑھے ہوئے خطاب یاد ہیں۔ آج تم نے ثبوت دے دیا۔ فاطمہؑ نے پاؤں اٹھایا۔ پہلے اس فاطمہؑ کی بات تھی۔ جو محکومہ ہے علیؑ کی اب اس فاطمہؑ کی بات ہے جو علیؑ کو ڈانٹ بھی لیتی ہے۔ گھر کے صحن سے بلاتشبیہ...... بلاتشبیہ پاؤں اٹھایا درمیان میں دہلیز تھی۔ کیا کہتے ہو تم دہلیز کو...... چوکھٹ...... چوکھٹ تھی۔ بلاتشبیہ اس نے یوں پار کرنا تھا نا بس ابھی پرلی زمین اور چوکھٹ کے درمیان تھا قدم۔ الف والے کی آواز آئی...... یا والدة حجتی لولم التنزہ عن عوارضات البشریة لنزلت لقدومک......

فرمایا...... او میری حجت کی پاک ماں...... تیرا وہ مقام ہے میری نظر میں......
اگر بدن ہوتا تیرے استقبال کے لئے خود اتر آتا۔ اللہ اکبر...... اللہ اکبر......

میں کہہ دیتا ہوں۔ یہ ہے چودھواں نوری حرف۔ ایک منٹ...... ایک منٹ ......ختم...... میں تمہارے جذبے سے لگتا ہے میں گھنٹہ بھی بیٹھا رہوں تو تم ایسے ہی بولتے رہو گے۔ اب بس تحفہ لے لو مجھ سے...... یہ...... ہ...... یہ چودھواں نوری حرف...... یہ چودھواں حرف ہے کبھی فاطمہ میں ظاہر کبھی ہا میں غائب...... ہ...... کے کرشمے یاد رکھنا۔ ھم فاطمة وابوھا وبعلھا و بنوھا...... کبھی رسول منبر چھوڑ کے کہتے ہیں ام ابیھا

......اب جو ان حقائق کو آنکھوں میں رکھتا ہو اس کو پڑھنے کا مزہ آتا ہے۔

کھیعص ...... پلے پڑی بات......الحمدللہ......خوش رہو۔انعام مانگوں دو گے۔ سارے اسی ذکر کے صدقے دل کی گہرائی سے دعا مانگو کہ مجھ سے بھی بڑا عالم مولا اسے بنادے تاکہ یہ سلسلہ۔امیر محمد کو اس کو نہیں کہہ رہا۔علم کو پتہ ہے میں نے کہاں جانا ہے؟ چونکہ میرے قبلہ کا نام امیر محمد تھا۔ان کا حکم تھا کہ اپنے بیٹے کا نام امیر محمد رکھنا۔میں نے کہا سرکار کیوں؟ تمہیں یاد رہے کہ میں نے کیا بنانا ہے اسے؟ اور پھر چونکہ پانچ بہنوں کے بعد یہ پیدا ہوا۔سرکار رضاؑ سے مانگ کے لایا۔اب نام ہے اس کا امیر محمد رضاؑ۔ ......ہ......عرش پہ قابض ہے۔ہ......عرش پہ قابض ہے۔اور میدان حشر میں بھی دیکھو گے کہ......ہ......عرش کا پایہ پکڑے گی......اللہ اکبر......اللہ اکبر......

پہلے محشر میں پردہ ہوگا۔رسولؐ سے بھی کہا جائے گا آنکھیں بند کر۔کیوں میرے مالک؟ اللہ کہے گا بتولؑ آج جس رنگ سے آ رہی ہے۔تو محمدؐ ہو کے بھی برداشت نہیں کرے گا۔میری دعا ہے کہ اسی ذکر کا صدقہ مولا تمہیں کبھی کسی غم میں نہ رلائے۔تیرا خون رونے والا امامؑ بتا رہا ہے کہ میری دادیؑ آئے گی کیسے؟ فرما رہے ہیں علیؑ کا پھٹا ہوا عمامہ دائیں ہتھیلی پر......اللہ اکبر......حسنؑ کا زہر آلود کرتہ دائیں کندھے پر......حسینؑ کا تیروں سے تار تار کرتہ بلاتشبیہ بائیں کندھے پر......اور میں جلدی کر رہا ہوں......میں جلدی چھوڑ رہا ہوں...... بائیں ہاتھ کی انگلی پکڑے ہوئے چار سال کی ایک بچی......اللہ اکبر......اللہ اکبر......بی بی کے پیچھے ایک شہید جس نے اپنا سر ہاتھوں پہ اٹھا رکھا ہے......رونے والو سیدو امتیو عرش کے نیچے آئیں گی......سامان رکھیں گی۔

عرش کے قائمے میں ہاتھ ڈالیں گی......اے عادل مطلق......ساری خدائی محشر میں کھڑی ہے اسی ہجوم میں میرے حسینؑ کا قاتل بھی کھڑا ہے۔ میں نے دو سوال پوچھنے ہیں شمر سے مگر میں تم سے پوچھوں گی مجھے جواب لے کے دے۔ اللہ کہے گا خود کیوں نہیں پوچھتی؟ رو کے کہے گی دو وجہ؟ دو وجہ۔ ایک تو میں پردے دار ہوں۔ دوسرے کس ماں کا جگر ہے کہ وہ بیٹے کے قاتل سے گفتگو کرے۔ فقرہ سنو گے لاہور والو......سنو گے......

ایک منٹ رونا......سن کر پھر روتے رہو۔ کس ماں کا جگر ہے بیٹے کے قاتل سے بولے۔ اللہ......وہ تو میری زینبؑ کا جگر تھا......جو کربلا سے شام تک کبھی اکبرؑ کے قاتل سے...... کبھی حسینؑ کے قاتل سے......العظمتہ للہ......ختم ہوگئی......اچھا بتولؑ کر......لیکن دونوں سوال اکٹھے کئے تو میرا عرش گر پڑے گا۔ ایک سوال کر......وقفہ دے پھر پوچھ۔ جھکے گی بچی کے بازو میں ہاتھ ڈالے گی۔ بلند کر کے کہے گی میری سکینہؑ کے رخسار کے نیل دیکھ اور مجھے شمر سے پوچھ کے بتا سکینہؑ کا جرم کیا تھا؟ قصور کیا تھا؟ کبھی بازار میں مارا......کبھی دربار میں مارا......کبھی اونٹ سے گر پڑی تو مارا......کبھی چل نہ سکی تو مارا......اللہ جانے......

اللہ جانے......اگلا جملہ میں پڑھوں گا کیسے تم سنو گے کیسے؟ اچھا بتولؑ دوسرا سوال......بس چھوڑ دیا منبر......کہے گی زمانے میں مشہور ہوگیا کہ شمر نے میرے حسینؑ کو تیرہ ضربوں سے مارا۔ جب میرے حسینؑ کے عزادار پوچھتے تھے تیرہ ضربیں کیوں چلیں؟ پڑھنے والے بتاتے تھے خنجر کند تھا۔ پالنے والے میں نے تو حسینؑ جھولی میں کٹوایا۔ میں تو موقع کی گواہ ہوں۔ خنجر کند نہیں تھا۔ خنجر تو بڑا تیز تھا۔ پھر ضربیں تیرہ کیوں چلیں؟ یہ تو دشمن سمجھ کے مار رہا تھا۔ میرا ماں کا جگر تھا یہ خنجر رکھتا میں کلائی رکھ دیتی۔ یہ خنجر رکھتا۔ میں بازو رکھ دیتی۔ یہ خنجر رکھتا میں گلے

پہ گلا رکھ دیتی اور میں چادر ہٹا رہی ہوں۔ میرے گلے پہ خنجر کے نشان دیکھ......

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْ ا اَیَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

الا لعنة اللّٰه على القوم الظالمين

ساتویں مجلس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ ہے بات شروع کی جائے۔حرف جوہر کائنات ہیں۔تجلی امیر ممکنات ہیں۔خیرات سیدۃ السادات ہیں۔جی میں پھر کہتا ہوں......حرف جوہر کائنات ہیں۔تجلی امیر ممکنات ہیں۔خیرات مخدومہ کائنات ہیں۔عطیہ سیدۃ السادات ہیں اور پھر ان کا جوہر وہ چودہ حروف ہیں جن پر کل رات گفتگو ہوئی ہے۔ص' ر' ا' ط' ع' ل' ی' ح' ق' ن' م' س' ک' ہ......اور......ہ......ہلال والی......اب ایسا ہے کہ یہ جو چودہ حرف ہیں میں دو مرتبہ آپ کو اس عشرے میں بتا چکا ہوں کہ یہ جو ہم اب' ت' پ بولتے ہیں یہ حرف ملفوظی ہیں اور جب انہیں لکھا جاتا ہے ال ف۔ایک تو یوں الف ہے نا۔ال ف وہ صورت مکتوبی ہے۔اور صراط علی حق نمسکہ...... یہ حرفوں کی جب ہم صورت مکتوبی کو دیکھتے ہیں تو پتہ ہے نقطہ دار حرف کتنے بنتے ہیں۔چھ حرف ہیں جن کے نقطے ہیں۔بتاؤں گا میں گنیں گے آپ۔ع۔عین۔کتنے نقطے ہیں اس میں۔جی تین۔حق۔قاف۔ق ا ف۔کتنے نقطے ہیں۔تین۔نمسکہ......ن......نون......کتنے نقطے ہو گئے۔دو۔م......میم......کتنے۔دس۔س......سین......کتنے۔تیرہ۔کاف......ک ا

ف...... کتنے چودہ۔ نقطے بھی چودہ۔

ہاں...... میں تو یہی چاہتا ہوں خریدار بنیں اور میں ان کے ساتھ مل کے طواف کرتا چلا جاؤں۔ تمام حروف جب صورت مکتوبی میں آتے ہیں...... میں نے بتایا کہ چودہ حرف نقطہ دار ہیں اور چودہ بے نقطہ۔ اور وہ اسی طرح ہیں کہ الف جو جب اکیلا یوں پڑھو گے تو بے نقط ہے۔ اور علمائے حروف کے نزدیک الف کی دو قسمیں ہیں۔ یہ شاید آپ کو ہر کوئی نہیں بتائے گا۔ الف متحرکۃ القلب۔ اور ساکنۃ القلب۔ ایک الف وہ ہے جس کا دل چل رہا ہے۔ ایک الف وہ ہے جس کا دل رکا ہوا ہے۔ سمجھ میں آ رہی ہے بات۔ اچھا اب دل کیا ہے۔ ال ف۔ دل کون سا ہے ل...... جب اس کو متحرک کریں گے یعنی ل پر زیر لگائیں گے۔ الف یہ ہے متحرک۔ اس کا دل چل رہا ہے۔ جاگتے رہنا اگر کچھ لینا ہے تو۔ اب جب اس دل کو ساکن کر دو تو پھر یہ پڑھا جاتا ہے الف۔ اِلف کا عدد ایک ہے الف کا ایک ہزار ہے۔ اور جب ہزار لکھا جاتا ہے تو یہ پہلو میں یہ تین نقطے مانگتا ہے یعنی الف توحید ازل سے تقاضا کر رہا ہے مجھے ماننا ہے اکیلے کو نہ ماننا تین چیزیں شرط کر دیں۔ سمجھ میں آ رہی ہے بات۔ اور جو نقطہ دار حرف ہیں جب ان کو صورت مکتوبی میں لکھا جاتا ہے تو نقطے بنتے ہیں اٹھائیس۔ گن لینا۔ صورت مکتوبی لکھ کر گن لینا۔ نقطے ہیں اٹھائیس۔ اور اٹھائیس کا عدد حاصل ہے بارہ۔ پلے پڑ رہی ہے میری بات یا نہیں۔ اور اس میں چھ حرف اور بھی شامل ہو جاتے ہیں پھر بنتے ہیں اٹھائیس اور جب ان چودہ کو الگ کرتے ہیں جن کی بات میں پہلے کر چکا ہوں تو تعداد دیکھیں کتنی بن جاتی ہے بیس...... ان کے نقطے ہیں بیس۔ اب اٹھائیس میں بیس ملاؤ۔ پانچ اور نو چودہ۔ علم

الحروف میں ضرب' تقسیم' تفریق۔ یہ تین لفظ ہیں۔ ضرب' تقسیم' تفریق بچے بھی جانتے ہیں۔ اب ہم نے جب جمع کیا تو بنے انسٹھ۔ پہلے بارہ تھے۔ اب چودہ ہو گئے۔ عدد حاصل۔ اور اتالیس سے وہ بیس نقطے اگر واپس لے لیں۔ پھر کتنے تفریق کرو نا۔ انیس اور انیس ہی حرف ہیں بسم اللہ کے۔ یعنی قرآن کے جوہر نے نتیجہ یہ دیا ہے کہ بارہ' چودہ بسم الرحمٰن الرحیم ہیں۔ نعرہ حیدری...... یاعلیؑ۔

میں پہلے بھی آپ لوگوں کو کئی بار بتا چکا ہوں کہ گاہک کے ماتھے کی شکن وہ دکاندار برداشت کرتا ہے جو کھوٹا بیچے۔ کھرا بیچنے والا یہ برداشت نہیں کرتا۔ ہاں...... اگر اس عشرے سے پہلے ان حقائق نے مجھے کبھی تنگ نہیں کیا پریشان نہیں کیا۔ میں نے تمہیں دیا کیا ہے قطرہ بھی نہیں۔ مجھے بی بی کی پاک چادر کی قسم قطرہ بھی نہیں۔ اور وہ جو سمندر چھپائے بیٹھا ہوں وہ بھی تو برداشت کر رہا ہوں۔ تو برداشت نہیں ہو رہا تو میں یوں راستہ بدل دیتا ہوں۔ نہیں موضوع یہی رہے گا۔ صاف ظاہر ہے میں نے اپنا عنوان تو نہیں چھوڑنا۔ جو بندہ ان حقائق کے سمندر میں چھلانگ لگا دے حالانکہ دریا میں چھلانگ لگانے والے کو تیرنا نہ آتا ہو تو وہ ڈوب کے مر جاتا ہے لیکن یہ وہ سمندر ہے...... ہر علم کے لئے کشتی چاہیے۔ اگر کشتی نہ ہو تو بندہ ڈوب جائے...... اب دیکھو شریعت ہے۔ امیر کائنات نے فرمایا ہے الشریعتہ نهر و الفقهاء فوق النهر يطوفون......

شاہ نجفؑ فرماتے ہیں کہ شریعت ایک نہر ہے اور فقہ جاننے والے نہر کے کنارے کنارے چل رہے ہیں داخل نہیں ہوئے...... میرا کہا نہیں ہے۔ مجسم علم کہہ رہا

ہے۔شریعت نہر اور فقہاء نہر کے کنارے طواف کر رہے ہیں...... والحکمتہ بحر والحکماء فی البحر یغوصون و العارفون علی سفن النجاۃ یسیرون......

مولاؑ کہتے ہیں حکمت ایک سمندر ہے۔حکماء اس میں غوطے لگاتے ہیں لیکن ہر ایک کو موتی نہیں ملتا...... والعارفون......

فرمایا عارف وہ ہے جو نجات کی کشتی میں بیٹھ کے پار اتر جاتا ہے۔لیکن ہر علم کا سمندر ڈبو دیتا ہے۔حرفوں کا سمندر ڈبوتا نہیں کبھی جلی سے ملاتا ہے' کبھی علیؑ سے ملاتا ہے' کبھی حسنؑ سے ملاتا ہے' کبھی حسینؑ سے ملاتا ہے۔نعرہ حیدری...... یا علیؑ۔

پلے پڑ رہی ہے نا میری بات۔ ہر دریا کے دو کنارے ہیں۔دو۔علم الحروف کے چودہ کنارے ہیں۔اللہ اکبر...... اور اللہ نے آؤ آج میں تمہیں یہ حقیقت بھی چلتے چلتے بتا ہی دوں۔قرآن ہے کیا؟ شروع کہاں سے ہوتا ہے؟ سر اٹھانا...... ب سے۔بسم اللہ سے شروع ہے۔ختم کہاں ہے؟ والناس تو تم نے لکھا۔اللہ نے تو آخری آیت یہ نہیں بھیجی۔نہیں پلے پڑ رہی میری بات۔یہ تو تم نے ترتیب بنائی نا۔مدنی ادھر مکی ادھر۔مدنی ادھر مکی ادھر۔اللہ نے پہلے بسم اللہ۔اور پھر اقراء بسم ربک الذی خلق۔یعنی بسم اللہ کے بعد شروع کی آیت الف سے۔یعنی اقراء۔جاگنا یہاں جاہل ملا کہتا ہے محمدؐ کو پڑھا رہا تھا۔ایک قوس صعودی ہے ایک قوس نزولی ہے۔ایک دوسرے کا عکس ہوتی ہے۔ایک اوپر جانا۔ایک نیچے آنا۔اب اقراء کو ذرا الٹا کر کے پڑھو۔پڑھا جائے گا ارقا...... اوپر آ...... یعنی اقرا کو الٹو ارقا۔ترقی کر۔اوپر آ۔اوپر شد۔آخری آیت اللہ نے

بھیجی ہے۔آیت تکمیل۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً......

جاؤ...... چیلنج ہے غضنفر کا۔علم کے چراغ جلا کے ڈھونڈو۔اس کے بعد نئی آیت کوئی نہیں آئی۔اگر ضرورت پڑی بھی ہے تو کوئی پہلے والی آیت اللہ نے دوبارہ بھیجی۔ اچھا آؤ...... مجھے لگتا ہے کہ آدھے بندوں کا تو دل ہی نہیں ہے۔ ہاں...... اگر دیکھو یہاں بیماریاں شفاء کے سامنے سجدے کر لیتی ہیں۔اگر کوئی تکلیف بھی ہے تو چہرہ گلاب کرلو ورنہ میں سمجھوں گا کہ کچھ مقصر پھنس گئے ہیں یہاں۔اچھا سر اٹھانا میری طرف دیکھنا۔اب آیت تکمیل ہے کیا؟ تو کیا آیت ہے...... الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً......

قرآن ب سے شروع ہوا۔الف پر ختم ہوا...... سمجھ میں آ گئی ہے بات یا نہیں۔آواز قدرت آ رہی ہے قرآن کا ملخص یہ ہے۔قرآن کا جوہر یہ ہے...... اللہ بتا رہا ہے حقیقتیں شروع علیؑ سے ہوتی ہیں ختم علی پر ہوتی ہیں۔سمجھ میں آ گئی بات۔حقیقتوں کا آغاز علیؑ سے۔انتہا علی پر۔عمل بھی اسی طرح ہے۔تم نماز پڑھتے ہو۔فرشتے بارھویںؑ کے پاس لے جاتے ہیں۔وہ یوں کر کے گیارھویںؑ کے پاس وہ دسویںؑ کے پاس وہ نہمؑ کے پاس وہ ہشتمؑ کے پاس وہ ہفتمؑ کے پاس وہ ششمؑ کے پاس وہ پنجمؑ کے پاس وہ چہارمؑ کے پاس وہ سلطان کربلا کے پاس وہ حسن مجتبیٰؑ کے پاس۔پھر آخر میں آتے ہیں علیؑ کے پاس...... پلے پڑی بات۔اور یہ میرے لفظ نہیں۔مجھے عزت حیدرؑ کی قسم...... یہ حسینؑ بن روح تیرے امامؑ کے تیسرے نائبؒ نے کہا ہے کہ عمل اللہ تک اس طرح جاتے

ہیں......اور جو چیز اللہ سے آتی ہے پہلے محمدؐ کے پاس' پھر علیؑ کے پاس' پھر حسنؑ کے پاس' پھر حسینؑ کے پاس' پھر سجادؑ کے پاس' پھر باقرؑ کے پاس...... آخر میں بارہویںؑ کے پاس۔اس کی مرضی آ ؤ حجتؑ کا اقتدار دیکھو۔یا علیؑ میری توبہ......توبہ......توبہ...... میں تیرے کوچہ ولایت کا خارش زدہ کتا بھی نہیں بن سکتا۔وہ بھی بن جاؤں تو میرے لئے بڑا شرف۔حجتؑ کا مقام یہ ہے کہ بارہ معصوم پاس بھی کر دیں۔بارہویںؑ کی مرضی کرے یا نہ کرے۔امام زمانہؑ کی مرضی کا کردار۔یعنی گیارہ اماموںؑ نے بھی لکھ دیا۔رسولؐ نے بھی۔اس بندے کا رزق اتنا۔اس کی زندگی اتنی۔اس کے بیٹے اتنے۔اس کی بیٹیاں اتنی۔بارہویںؑ کی مرضی کہ تین......اچھا چلو پانچ......پچھلے محلے والو ٹھیک ہو......اب بعض چہروں پہ حیرانی ہے کہ رسولؐ نے تین لکھے۔امامؑ نے پانچ کیوں؟ بھئی امام ہوتا ہی وہی ہے۔رسولؐ جواب دے دے۔امامؑ سات بیٹے دے دے۔واہ......واہ......نعرہ حیدری......یا علیؑ۔

اسی کا نام ولایت ہے۔جو اللہ کی طرف سے آتا ہے۔اس میں آخری فیصلہ بارہویںؑ کا۔جو اللہ کی طرف جاتا ہے۔سمجھ میں آئی بات۔آخری فیصلہ قائمؑ کا۔جو اللہ کی طرف جاتا ہے۔آخری فیصلہ شاہ نجفؑ کا۔ہاں بے شک مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نکالو علیؑ کو نمازوں سے۔سب سے پہلے تو جب بارہویںؑ کے پاس جاتی ہے نماز۔ اچھا......میرے دادا کی ولایت سے دشمنی کی بو آ رہی ہے۔کاٹا......ٹھیک ہے نا تو وہیں پہ بارھواںؑ کہتا ہے کاٹا......گیارہویںؑ نے دیکھا اچھا میرے لاڈلے نے کاٹا لگایا۔میری طرف سے بھی کاٹا......دسویںؑ نے جب دیکھا کہ دو حجتوں نے کاٹا لگایا تو کہا میری

طرف سے بھی کاٹا...... کاٹا لگتے لگتے...... اب جس پر بارہ کاٹے آ جائیں...... رسولؐ فرشتوں سے کہتا ہے میرے پاس یہ کٹی پھٹی نماز لانا بھی نہیں...... اسے دیکھ کر میرا رب گوارہ نہیں کرتا۔ ان بدبختوں کو پتہ نہیں امامت وہ چیز ہے کبھی مجھے رکوع میں روک لیتی ہے۔ سمجھ میں آ رہی ہے بات یا نہیں۔ امامت عجب طلسم کبریائی ہے۔ میں نے امامت کو بچپنے میں بھی دیکھا ہے۔ میں نے جوانی میں بھی دیکھا ہے۔ بچپنے میں امامت رسولؐ کو اٹھنے نہیں دیتی۔ جوانی میں بیٹھنے نہیں دیتی۔ ایسے ہی ہے ناں۔ رسولؐ نے پوری زندگی تیئس سال کی جو تبلیغ ہے رسول کی منبر پر بیٹھ کے رسول کی تبلیغ منبر پر بیٹھ کر نماز بیٹھ کر پہنچائی۔ روزہ بیٹھ کے۔ حج بیٹھ کے۔ قرآن بیٹھ کے...... غلط کہہ رہا ہوں میں۔ جیسے میں بیٹھا ہوں ایسے بیٹھ کے پہنچائی۔ علی ولی اللہ کھڑے ہو کر...... نعرہ حیدری...... یا علیؑ...... علیؑ حق...... علیؑ حق۔

میرے عزیز میں تمہیں بتاؤں اذان اور نماز کی حقیقت۔ تم میں سے کون نہیں جانتا کہ قافلے چل دیئے تھے۔ چھ چھ میل سات سات میل دوری تک۔ اس وقت رسولؐ نے کہا یا بلال اذن...... اے بلال اذان دے۔ سرکارؐ قافلے تو میلوں دور چلے گئے۔ فرمایا تو دینے والا بن۔ میں نے ہوا کو حکم دے دیا ہے آج تیری اذان شرق سے غرب' شمال سے جنوب' ناسوت سے برزخ' قبروں سے شکم' شکموں سے صلبیں۔ درمیانی محلے والو ٹھیک ہو۔ قیامت تک آنے والے نطفے بھی آج تیری اذان سنیں گے۔ علی ولی اللہ کا اعلان ہوگا۔ اس کو نہیں بتانا۔ اچھا...... جیتے رہو۔ جو آج مجبوری سے آ گئے۔ سننا تو پڑے گا۔ ماننے یا نا ماننے پر اختیار ہے نا۔ سننا تو ہوگا۔ کیونکہ روئی بھی ساتھ نہیں لائے

ہو۔سن لو میرے بھائیو۔آگے تمہاری مرضی۔جب بلال نے اذان دی۔اذان کے بعد ہوتا کیا ہے۔نماز ہوتی ہے نا۔ پچاس لاکھ۔ایک کروڑ پوری جائیداد۔نہ دوں تو اپنے باپ کا نہیں۔مجھے کہیں دکھاؤ جب بلال نے اذان دی کس نماز کا وقت تھا؟......اسی دن تو لوگوں کو پتہ چلا تھا کہ صلوٰۃ کا مطلب نماز نہیں ہے......کون سی نماز تھی؟دکھا سکتے ہو......بھئی دوپہر تھی۔صبح کی پڑھا چکا تھا۔ظہرین کا وقت نہیں تھا۔بلال سے کہتا ہے اذن......اذان دے۔نماز نہیں پڑھائی۔من کنت مولا کہہ کر محمدؐ نے بتا دیا اوعلیؑ کو چھپانے والے نمک حرامو!جب شیعہ اذان سن کے آئے انہیں علیؑ دیا کرو۔بتا دیا رسالتؐ نے کہ اذان سن کر جب موالی آئے تو انہیں علیؑ دیا کرو۔چھپانہ لیا کرو۔ہاں تو قرآن کیا ہے۔با......اسی کو......ب......کہتے ہیں۔جب ہم......ب......کہتے ہیں ......ا......ب میں چھپ جاتا ہے۔سمجھ میں آئی بات یا نہیں۔بات وہی ہے۔ب...... یعنی یوں ب......ا......با اور جب یوں لکھو گے تو ب کے پھیلاؤ میں......ا......پوشیدہ ہے۔اچھا......نہیں......نہیں......اہلسنت کے آٹھ ساڑھے آٹھ سو سال پہلے عالم گزرے ہیں ابن عربی۔علم الحروف میں بڑا ید طولیٰ رکھتے تھے۔ہمارے اکثر شیعہ علماء ان کا نام اپنی کتابوں میں بڑے ادب واحترام سے لیتے ہیں۔تو علم الاعداد پر انہیں اتنا عبور نہیں تھا۔علم الحروف پر تھا۔ان کی زبانی ایک جملہ تاکہ جو اہلسنت بھائی ہیں ان کے لئے حجت ہو جائے اور شیعوں کے لئے آئینہ ہو جائے کہ غیر یہ کہہ رہا ہے۔ہم تو علی والے ہیں ہمیں کیا۔اگر تھک گئے ہو تو ادھار کروں۔وہ کہتے ہیں **الباء انواع ثلاثة شکل الباء و نقطتها و حرکتها' شکل الباء ملکوته و نقطتها و**

والحركته شهادته' وملكه والالف المخدوفة التي حقيقته القائم بها الكل مختفية بهار حمته منه في النقطته التي هي تحت الباء......

وہ کہتے ہیں ب کی تین قسمیں ہیں۔ حرف ایک ہے۔ قسمیں تین ہیں۔ ب کی شکل' ب کا نقطہ' ب کی حرکت۔ پتہ نہیں کون خریدار ہے کون تماشائی ہے؟ ب۔ جب اسے بولا جائے حرکت دی جائے تو زیر لگاتے ہیں۔ ب...... بحق محمد و آل محمد...... باللہ...... وبالوالدین احسانا...... زیر لگ رہی ہے نا یعنی زیر کے بغیر ب حرکت نہیں کرتی۔ ابھی تو خدا کی قسم لاکھوں حقیقتیں پڑی ہیں تمہیں بتانے والی۔ یہ جو اعراب ہیں تو بے شک حجاج بن یوسف سے لگوا۔ یہ ابوالاسود ددوئلی نے لگوائے ہیں علیؑ کے حکم سے۔ علم نحو کا حکم بھی اسی کو مولاؑ نے دیا تھا۔ ایک ورقہ لکھ کے دیا تھا کہا کہ اس کی شرح کر۔ قبلہ عرب والوں کی زبان خراب ہو رہی ہے۔ ساتھ اعراب لگانے کا حکم۔ زمانہ حجاج کا تھا ووٹ وہ لے گیا۔ لگائے علیؑ کے شاگرد نے۔ تو یہ جو زیر ہے' زبر ہے' پیش ہے یہ ایسے ہیں۔ اس میں اسرار ہیں۔ اس کے لئے پھر کبھی بتاؤں گا۔ اور پھر ان کے لئے دو دو لفظ ہیں۔ علمائے نحو کے نزدیک۔ رفع بھی پیش کو کہتے ہیں۔ ضمہ بھی۔ نصب بھی زبر کو کہتے ہیں۔ فتح بھی۔ جر بھی زیر کو کہتے ہیں۔ کسرا بھی۔ چلو جو چھیڑ لیا اسے سنو۔ پھر بند۔ جر بھی زیر ہے۔ کسرا بھی زیر ہے۔ اور ب کی حرکت کسرا ہے۔ یعنی زیر ہے۔ اور نحو کا قانون ہے **الساکن اذا حرک حرک بالکسر**...... جب کوئی لفظ ساکن ہو اور اسے حرکت دی جائے تو زیر سے دی جائے گی۔ تو ب کے سکون کا تقاضا بھی کسرا۔ اس کے اعراب کا تقاضا بھی کسریٰ۔ یعنی جب تک کسریٰ نہ لگے زیر نہ لگے ب دنیا کا بڑے

سے بڑا علامہ، مجتہد پڑھ ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کا اعراب ہی زیر ہے۔ سر اٹھا جس کا کلیجہ ابھی حصوں میں بٹ جائے بے شک کانوں پر ہاتھ رکھ لے..... دربار میں کھڑی ہے علیؑ کے لہجے والی کسی نے پوچھا تو کون ہے؟۔ فرمایا..... **انا کسرة النقطة التی هی تحت الباء**..... فرمایا..... ب..... کے نیچے جو نقطہ ہے اس کا کسرئی میں ہوں۔ میں بھی اگر ظاہر کر دوں اٹھانوے فیصد ظرف یوں۔ الٹ جائیں گے۔ بس اس سے آگے مجھے کچھ نہیں کہنا۔ یہ کسرئی ہے۔ ب نہ ہوتی حرف نہ ہوتے۔ ب نہ ہوتی..... ا..... کو چھپنے کی جگہ نہ ملتی۔ اور کتابیں پڑھ حدیثیں پڑھ تیرا رسول کہہ رہا ہے **الباء حجاب الرب لو ارتفعت الباء لشهد الناس ربهم**..... فرمایا ب اللہ کا پردہ ہے۔ یہ ہٹ جائے تو اللہ سامنے نظر آئے گا۔ میں نے ہی سب سے پہلے منبروں سے کہا تھا کہ دونوں صورتوں میں میں راضی ہوں اگر کہو کہ پردے میں علیؑ تھا میں تب راضی اور اگر کہو کہ پردے میں اللہ علیؑ کے لہجے میں بول رہا تھا میں تب راضی اگر علیؑ تھا تو اللہ کی شبیہہ تھا۔ اگر اللہ علیؑ کے لہجے میں بول رہا ہے تو علیؑ کی شبیہہ تھا۔ ادھر والے آخری۔ تو ابن عربی کہہ رہے ہیں..... کہ ب تین شکلیں رکھتی ہے۔ یاد ہے بات بھول گئی۔ ب کی شکل ب کا نقطہ ب کی حرکت۔ **شکل الباء ملکوته**......

کہتے ہیں جو..... ب..... کی شکل ہے یہ ملکوت ہے۔ جو نقطہ ہے وہ عالم شہادت ہے غیب اور شہادت ہوتا ہے۔ نقطے نے ہی آ کے ظاہر کیا یہ ب ہے۔ ٹھیک ہے۔ نقطہ نہ ہوتا آدم کو بھی پتہ نہ لگتا ب کیا ہے؟ ت کیا ہے؟ نقطے نے آ کے الگ کیا۔ پہچان کرائی۔ وہ کہتے ہیں یہ اس کی شہادت ہے۔ اور جو..... ب..... کی حرکت ہے یہ

اس کا مُلک ہے۔والالف المحذفه التی...... وہ کہتے ہیں ب' ابا جو ہوتی ہے یا کہاں گیا ہے وہ کہتے ہیں صار مختفية بهار حمة منه......

وہ کہتے ہیں ب میں چھپ گیا۔ فی صورت نقطہ التی تحت باء...... پہلے ب میں چھپا الف۔ پھر نقطہ بن کے ظاہر ہو گیا۔ یہ میں نہیں کہہ رہا ہے ابن عربی کہہ رہا ہے۔ یہ سنی عالم کہہ رہا ہے کہ پہلے ب میں چھپا۔ پھر نقطہ بن کے ظاہر ہو گیا۔ اب کس کا جگر ہے سوائے علیؑ کے کہ کہہ سکے کہ یہ نقطہ میں ہوں۔ العظمتہ للہ...... نعرہ حیدری...... یا علیؑ۔

ٹائم میرا پورا ہو گیا ہے۔ اب ارادے کیا ہیں۔ خیال کیا ہے؟ پھر سنو گے۔ سن تو رہے ہو جواب کہنا چاہتا ہوں۔ سن کے برداشت کرو گے۔ کلیجے سنبھالو۔ یا علی کہہ کے ہتھیلی پر پھونک کے یوں پھیر دو آؤ یہ تھا سنی عالم۔ اب شیعہ عالم کے پاس لے چلوں۔ علامہ ابن ابی جمہور الاحسائی ان کی کتاب ہے مشہور و معروف خدا کی قسم ان منبر کی قسم بڑے بڑوں سے دو سطریں نہیں پڑھی جاتیں اس کتاب کی اتنی مشکل ہے۔ ایک ایک سطر میں کئی کئی علموں کی اصطلاح۔ جب تک ان سارے علموں پر عبور نہ ہو سمجھ ہی نہیں آتی۔ اور مولوی کے پاس بڑا سستا نسخہ ہے جو سمجھ نہ آئے کہہ دیتا ہے کہ یہ اللہ نے کہا تھا۔ بشر کو جب علیؑ سمجھ نہیں آتا تو...... تو اللہ کہہ دیتا ہے۔ اور مولوی کو جب علیؑ کا نوکر سمجھ نہیں آتا تو پھر غالی کہہ دیتا ہے۔ آؤ وہ لکھتے ہیں تین فقرے بظاہر سادھے قیامت کی پرکاری۔ علیؑ کو بلا لیا نا۔ علامہ ابن ابی جمہور فرماتے ہیں الباء عالم الذات والنقطة عالم الصفات والحركة عالم الافعال......

آؤ جھوٹے مواحدوں کو غضنفر کے سامنے لاؤ۔ وہ کہتے ہیں ب کی جو شکل ہے

یہی تو عالم ذات ہے۔اور جو ب کا نقطہ ہے یہ عالم صفات ہے۔اب اللہ کی صفتیں کیا ہیں۔وہ خالق ہے' وہ رازق ہے' وہ ممیت ہے' وہ کبیر ہے۔اب میں گریبان پھاڑوں کیا کروں...... بولواب غضنفر کرے تو کیا کرے۔میں نہیں کہہ رہا ابن ابی جمہور کہہ رہا ہے۔ کہ ب عالم ذات نقطہ عالم صفات یعنی نقطہ ہی خالق ہے' نقطہ ہی رازق ہے۔نقطہ ہی محی ہے۔نقطہ ہی ممیت ہے...... ادھر دیکھو۔توحید کی قسمیں ہی یہی ہیں۔ایک اس کی ذات' ایک اس کی صفتیں۔یہ جو 100 نام گنتے ہو۔وہ کہہ رہے ہیں یہ نقطہ ہے۔مرنا ہے جس کم بخت نے مرے۔جلنا ہے جسے جلے میری بلا سے۔نقطہ ہے علیؑ اسی لئے تو کہتے ہیں میں خالق' میں رازق' میں محی' میں ممیت' سارے نام جو اس کے ہیں وہ میرے ہیں۔تو وہ بے نام ہے کہا نہیں اس کا نام میں ہوں۔علی حق...... علی حق...... علی حق......

میں پتہ نہیں کہاں پہنچا ہوا ہوں۔ب ذات ہے۔نقطہ عالم صفات ہے۔

والحرکت...... جو ب کی حرکت ہے وہ افعال ہیں۔پلے پڑی پچھلے محلے والو۔دیکھو اب ایسا ہے وہ خالق ہے یہ صفت ہے۔وہ خالق ہے یہ صفت ہے۔اس نے آسمان بنا دیئے۔یہ فعل ہے۔مجھے درز ہراؑ کی قسم لاہور والو منبر پر ہزاروں کو گواہ بنا کے کہہ رہا ہوں جب علیؑ کا گیارہواں بیٹا آئے گا اس کے قدموں میں کھڑا ہو کے آج جو میں علیؑ بتا رہا ہوں کل یہی سلمان بتاؤں گا۔مولا کو گواہ بنا کے کہوں گا مولا سلمان میں نے بتایا۔اب شبیہہ یزدان آپ خود بتائیں۔نہیں نہیں...... خدا کی قسم بعض اوقات حقیقتیں چھوٹی ہوتی ہیں وہ بچے بھی سمجھ لیتے ہیں جو علماء کے ذہنوں میں بھی نہیں آتیں۔اچھا اچھا...... ایک امتی ہے بڑا عالم ہے۔بڑا نیک۔بڑا بزرگ۔بڑا پارسا۔گناہ سوچا تک نہیں۔امر چھوڑا

تک نہیں۔اجازت دے تو ایک دو دن سید کہلوا لے۔یہی کہو گے نا بے شک عالم نہ ہوتا جاہل ہوتا۔ بے شک نیک نہ ہوتا گناہگار ہوتا اس نسل سے ہوتا تو پھر سید تھا۔آ خر اللہ نے جو علیؑ سے کہا ہے میں بھی علیٰ ہوں تو بھی علیؑ ہے۔اللہ نے کہا ہے اور پھر قرآن میں ہمیں چیلنج دے دیا ہے سورۃ مریم میں ھل تعلم له سمیاً...... تمہیں میرے کسی ہم نام کی خبر ہے۔تم کسی نیک پارسا کو چودھویں صدی کے سید کا نام نہیں دیتے ایک دن اور اللہ نے ہمیشہ کے لئے علیؑ کو اپنا نام دے دیا ہے۔کچھ اس کا لگتا ہے ناں...... دیکھو اس نے تو اشارے چھوڑے۔جو نہیں تھکے ہو دو چار منٹ میرا ساتھ دے دو۔اللہ نے اشارے چھوڑے۔بنایا تھا اپنی کبریائی کی تنہائی سجانے کے لئے۔کبریائی کی تنہائی سجانے کے لئے۔وحدت کی خلوت بسانے کے لئے۔قصر مشیت کو آباد کرنے کے لئے۔اے علیؑ میرے سامنے رہا کر۔تو میرا آئینہ ہے۔تجھ میں مجھے اپنا آپ نظر آتا ہے۔مجھے تجھ میں اپنا آپ نظر آتا ہے۔بس دیکھتا رہا۔روز ایک نیا لقب دیتا رہا۔کبھی وجہ اللہ، کبھی اذن اللہ، کبھی عین اللہ، کبھی لسان اللہ، کبھی ید اللہ، کبھی جنب اللہ، کبھی علم اللہ، کبھی قلب اللہ، کبھی نفس اللہ......فرمایا بس تو اللہ نہیں مگر اس طرح ہے جس طرح میں کہہ رہا ہوں......تو اللہ نہیں۔تو وجہ اللہ ہے، تو اللہ نہیں تو عین اللہ ہے۔تو میرا چہرہ ہے۔جسے میری ضرورت ہو گی نا چہرہ تو تو ہے میرا۔میں ادھر بیٹھا ہوں......تم میں ایک بندے کو کہو نا ذرا ادھر منہ کرے۔کبھی میں اس کی عزت کروا کے باہر نہ نکالوں تو۔آیا مجلس سننے ہے چہرہ اور کا دیکھ رہا ہے۔نہیں پلے پڑ رہی بات۔قنات کے قریب آنا......اور بدبخت نمازی نماز اللہ کی پڑھ رہا ہے منہ وجہ اللہ سے ہٹا رہا ہے......تو اپنے لئے بنایا تھا پھر سر سے پاؤں تک

بے بدن نے اپنے اعضاء دے دیئے۔اس کیمرے سے تھوڑا سے پیچھے چار پانچ قدم
کے درمیان جو بیٹھے ہیں ٹھیک ہیں۔اچھا...... جیتے رہو......نعرہ حیدری......یاعلیؑ......
خدا کی قسم تمہارے ماتھے پہ شکن نہ آیا کرے۔تم سوچ میں نہ پڑ جایا کرو۔
جیسے میں پر کھول لیتا ہوں میرے ساتھ اگر اڑان کبھی بھر لو میں اڑتے اڑتے افلاک کو
پیچھے چھوڑ جاؤں گا۔سدرئی کو گرد راہ بنا دوں گا۔طوبیٰ کا تصور ہی نہیں رہے گا۔میں قصر
توحید کا پردہ ہٹا کے دکھاؤں گا یہاں جلی نہیں علیؑ رہتا ہے......رات والا بھونچال آیا ہے
کہ نہیں آیا۔ابھی نہیں آیا۔تو پھر جولائے اسی کو بلا لو۔نہیں...... پھر اگر اس سے زیادہ
بھونچال چاہیے تو پھر اگلے سال کسی اور کو بلانا غضنفر نہیں آئے گا۔مجھے کوئی دعویٰ نہیں اپنا
آپ منوانے نہیں آیا۔مجھے جاہل کہو مجھے کیا فرق پڑتا ہے۔تمہارے جاہل کہنے سے میرا
علم چھینا جائے گا۔جو مجھے گالیاں دو میرا مقام گھٹ جائے گا۔کچھ نہیں۔میں اپنا آپ
منوانے نہیں آتا علیؑ منوانے آتا ہوں۔تم منبر کی تاریخ میں یہ موضوعات دکھاؤ۔جب
سے منبر لگنے لگا ہے اس تاریخ میں یہ داد دکھاؤ۔نہیں...... اب دو تین سال میں غیر
حاضری کروں گا۔جب ڈھونڈو گے ان شاء اللہ پھر آؤں گا۔نا اب کہہ دیا۔چابک میں
برداشت نہیں کر سکتا۔معذرت۔ہاں......بس ......کیوں اب اپنا کام ابھی خراب کرنا
چاہتے ہو۔چاہتے ہو میں منبر چھوڑ دوں۔دو سال تو حتماً غیر حاضری کروں گا۔تیسرے
سال مولا نے چاہا تو آؤں گا۔ہاں جی بات کہاں تھی۔ہاتھ نہ جوڑو۔میں ابھی خدا کی قسم
چھوڑ کے چلا جاؤں گا۔تم ابھی بھی میرے مزاج کو نہیں جانتے۔ویسے بھی یہ پردہ ہے نا
اس کے اس طرف خواتین ہیں۔ادھر تم ہو۔جو پردے کے ادھر ہو وہ اللہ ہو ہی نہیں

سکتا۔ٹھیک ہے ناں۔اور پردے کے پیچھے اللہ نہیں ہوسکتا۔علیؑ تھا۔اب تم سوچو گے میرے منبر چھوڑے کے بعد۔کیا کہا پردے میں اللہ نہیں تھا۔تو پھر رسولؐ پردے کے باہر کیوں تھا؟میں ایک بار نہیں کئی بار تمہیں بتا چکا تیرے پانچویں امامؑ کا فرمان کہ اللہ کا پردہ اللہ کی چادر' اللہ کی ردا' اللہ کا حجاب میری دادی فاطمہؑ ہے۔چونکہ پردہ بتولؑ تھی۔ باپ بیٹیؑ کی تنہائی میں کبھی نہیں جاتا۔سمجھ میں آ رہی ہے بات۔یہی وجہ تھی کہ علیؑ اندر تھا۔رسولؐ باہر تھا۔اس میں رسولؐ کی کوئی توہین نہیں ہوئی۔سمجھ میں آ رہی ہے میری بات۔چونکہ علیؑ شوہر تھا۔وہ چلا گیا۔یہ بابا تھا رک گیا۔جیسا کہ زمین پر رکتا تھا۔تو اس لئے اہل لاہور میں نے کہا میرے ساتھ چلو میں پردہ توحید کے اندر علیؑ دکھاؤں گا۔پھر پوچھنا جلی کہاں ہے اسے علیؑ کے اندر دکھاؤں گا۔سمجھ میں آئی بات۔وہاں تک علیؑ۔علیؑ کے اندر جلی۔اور جاؤ اپنے مولویوں سے کل پوچھ کے آنا۔پسند کے عالم سے پوچھ کے آنا کہ یہ حدیث ہے یا نہیں جو میں بتا رہا ہوں وہ پتہ ہوگا۔جو چھپائے گا وہ حرامی ہوگا کہ رسولؐ نے بھی پوچھا تھا اندر علیؑ بول رہا ہے کہ میرے اللہ تو بول رہا ہے۔تھک گئے ہو ناں۔تو بول رہا ہے یا علیؑ ...... اب پوچھ لو مولویوں سے۔انبار ہے میرے پاس کتابوں کا' تفسیروں کا۔اللہ نے کہا انی اطلع علیٰ سرائر قلبک ولم اجد فیه الّا علیاً ...... اے حبیبؐ میں نے تیرے دل کو ٹٹولا' تیرے دل میں سوائے علیؑ کے کوئی نہیں نہیں۔بلکہ ابھی میں نے ترجمہ صحیح نہیں کیا دوستو۔ترجمہ یہ ہے......لم اجد فیه الّا علیاً ...... میں نے نہیں پایا تیرے دل میں سوائے علیؑ کے......اب مجھے شک پڑنے لگا ہے کہ میرے سامنے سارے شیعہ ہیں یا سارے علی ولی اللہ پڑھنے والے ہیں۔اللہ

کہہ رہا ہے تیرے دل میں سوائے علیؑ کے کچھ نہیں پایا۔ گیا وہ اللہ سے ملنے ہے دل میں علیؑ رکھا ہوا ہے......

گیا اللہ سے ملنے ہے...... اور تو تو کھربوں زمانے دور سجدہ کرتا ہے اللہ کو...... ٹھیک کہا یا غلط کہا۔ ایسے ہی ہے نا۔ او تو تو زمین کا کیڑا ہے۔ تو یہاں جھک رہا ہے یہ تو وہاں بیٹھا ہے۔ پردہ توحید اور اللہ کہہ رہا ہے تیرے دل میں میں نے سوائے علی کے کچھ نہیں پایا۔ اللہ کو تو یہ کہنا چاہیے تھا ملنے مجھے آیا ہے میں کہاں ہوں؟ اب مجھے نہیں پتہ جیسے کپڑا چر کر کے پھاڑا جاتا ہے' کلیجہ پھٹتا ہے یا جبین رخسار پر گلاب کھلتا ہے۔ اللہ کہہ رہا ہے سوائے علیؑ کے تیرے دل میں کوئی نہیں۔ اللہ کو تو ناراض ہونا چاہیے کہ میں کیوں نہیں دل میں؟ لم اجد فیہ الّا علیاً...... یا تو فتویٰ دو نعوذ باللہ اللہ نے صحیح نہیں کہا۔ تیرے ایمان کا پتہ چلے۔ اور اگر صحیح کہا ہے تو شب معراج تو اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے بیوقوفو کہ دل میں علیؑ کا ہونا ہی میرے ہونے کی دلیل ہے۔ جیتے رہو جب تک تمہارا دل ہے۔ بات بھولی تو نہیں۔ ب عالم ذات۔ نقطہ صفات۔ ب کی حرکت افعال۔ صفت رکھنا۔ یعنی اللہ نے جب کچھ بھی نہیں بنایا تھا خالق تو تھا۔ یہ صفت ہے۔ جب کچھ بنا دیا یہ فعل ہے۔ اور یہ تینوں چیزیں ب میں ہیں۔ ذات بھی ب۔ آج پتہ چلا...... بتایا کسی کو نہیں کہ دعائے صباح میں علی فرما کیوں رہا ہے یامن دلّ علیٰ ذاتہ بذاتہ......

اے وہ ذات جس کی ذات پر دلیل ہے اس کی ذات۔ اے وہ ذات جس نے اپنی ذات پر دلیل دی اپنی ذات کے ساتھ۔ نہیں پلے پڑی۔ میں نے پوچھا ظہیر زیدی ذات کیا ہے؟ سید تمہاری ذات۔ ہاشمی۔ خان صاحب۔ بلوچ' حر صاحب۔

اعوان۔ یاعلیؑ اللہ کی ذات۔ میں گھونگھٹ میں آٹا کیوں پھانکوں۔ علیؑ کہہ رہا ہے کہ انا ذات اللہ العلیا ......

اللہ کی بلند و بالا ذات میں علیؑ ابن ابی طالب ہوں۔ انا ذات اللہ العلیا ......

اور ب ہی ذات ہے۔ دعویدار کون نکلا؟ خیبر شکن۔ ب صفات۔ علیؑ اللہ نہیں۔ کوئی فرمائے۔ میں مانتا ہی نہیں کہ قلندر نے علیؑ کو اللہ کہا ہو۔ ناں...... یہی جو بد بخت کہتا ہے کہ یہ قلندر نے کہا کہ آٹھ سو سال پہلے وہ قلندر سے سن رہا تھا...... نہیں...... کتے بندے رکھتے ہیں۔ اللہ کتے نہیں پالتا۔ قلندر جو کہہ رہا ہے میں علیؑ کا کتا ہوں۔ اس لئے میری مجلس میں آتا ہے تو کبھی علیؑ کو نہ اللہ کہنا ہے اور نہ اللہ سوچنا ہے۔ علیؑ کو اللہ کہہ کے علیؑ کے سارے فضائل کا نشہ ہرن کرنا چاہتے ہو۔ اب امجد کھڑا ہو مائیک پر میری طرف اشارہ کر کے کہے کہ یہ صرف جانتا ہے' منطق جانتا ہے' نحو جانتا ہے' معنی جانتا ہے' بیان جانتا ہے' بدائع صنائع' حروف جانتا ہے۔ آداب جانتا ہے' حدیث جانتا ہے کیوں علامہ ہے یار یہ کون سا تیر ہے جب ہے ہی علامہ تو علامہ جب ہی بنے گا جب یہ جانے گا۔ ہماری بستی میں ایک بندہ ہے جو نہ کسی درس میں گیا ہے نہ علم کوئی پڑھا ہے۔ یہ باتیں وہ جانتا ہے۔ کمال اس کا یا میرا۔ اب اللہ مرد کو عورت کر دے۔ عورت کو مرد کر دے۔ شمال کو جنوب کر دے۔ کمال کیا ہے اللہ جو ہے۔ کمال تو اس کا ہے جو بندہ کام کرے اللہ والے...... علیؑ حق...... علیؑ حق...... علیؑ حق ......

پلے پڑی بات۔ ب ذات۔ ب ہی صفت۔ ایک دن اسی بادشاہ نے کہا دعا مانگتے ہوئے اے اللہ! تیری ساری صفتیں مل کر بھی...... علی فرما رہا ہے۔ اے اللہ! تیری

ساری صفتیں مل کر بھی تیری ایک صفت کی وصف بیان نہیں کرسکتیں۔علی بادشاہ نے یوں کر کے ہاتھ پھیر لئے۔ سننے والے سنتے رہے۔علیؑ گھر سے باہر نکلے۔سلمان دبے پاؤں پیچھے چلتے چلتے گلی کا نکڑ مڑے۔قدموں پر گر پڑا۔مولا ساری صفتیں مل کر ایک صفت کی وصف بیان نہیں کرسکتیں۔وہ کون سی صفت ہے؟ ادھر ادھر دیکھا گلی خالی ہے۔ بلاتشبیہ اپنے سینہ توحید گنجینہ پر انگلی رکھ کے فرمایا۔نحن صفت اللہ......فرمایا۔اللہ کی وہ صفت ہم ہیں۔اور آؤ جو کہتا رہتا ہوں اور اس عشرے میں بھی دو دفعہ کہہ چکا ہوں اس کی بھی دلیل دوں......ب کی حرکت۔حرکت کیا ہے۔جب ب بولی جائے۔جب ب کو بولا جائے۔وہ ہے حرکت۔یہ ہے فعل۔صفت رکھنا اور ہے۔خالق تھا کچھ نہیں تھا تب بھی تھا۔جب کچھ خلق کیا یہ فعل ہے۔فعل کس سے سرزد ہوا۔ب کی حرکت سے۔

اسی لئے تو علیؑ کہتا ہے اس نے یاعلیؑ کہا عرش بنا دیا۔یاعلیؑ کہا لوح بنا دیا۔یاعلیؑ کہا قلم بنا دیا۔قرآن حقیقت با......کائنات حقیقت با......ب ظاہر ہوتی ہے۔الف اس میں چھپا رہتا ہے۔کسی کو ب میں الف چھپا نظر آ جائے تو وہ کم ظرفی کی وجہ سے کہہ دیتا ہے کہ یہی الف ہے۔حالانکہ وہ ہوتی تو......ب......ہے۔بس اس میں الف چھپا ہوا ہے چونکہ الف کو اور کوئی جگہ پسند نہیں آئی۔اللہ کو اور کوئی گھر اچھا نہیں لگا۔اس نے کہا یاعلیؑ عرش بھی گھر۔کعبہ بھی گھر۔یہ دونوں تو لے لے۔اپنا دل مجھے دے دے۔اب دیکھیں جی دیکھیں ایک ڈبیہ ہے اس میں کوئی ہیرا ہے۔بند۔میں نے ڈبیہ جیب میں رکھ لی۔ ڈبیہ بھی میری جیب میں۔ہیرا بھی میری جیب میں۔اللہ چھپا رہتا ہے علیؑ میں۔علیؑ رہتا ہے میرے دل میں۔آ......آ......بلا مقصر مولویوں کو ان حلال زادوں کے دل میں علیؑ

ہے۔علیؑ میں جلی ہے۔ذرا ان دونوں سمیت انہیں جہنم بھیج کے بتا مجھے۔درود پڑھ لو مل کر با آواز بلند۔

خوش رہو۔آباد رہو۔مولا سب کی عبادت قبول فرمائے۔بہت پڑھ لیا ہے۔ بہت ہی تھوڑا اور پڑھنا ہے۔اور معذرت بھی چاہتا ہوں۔معافی مانگتا ہوں۔اس مخدومہ سے جسے ڈیڑھ گھنٹہ میں نے انتظار کروایا۔وہ مجھ سے یہ تو سننے نہیں آئی تھی۔اللہ اکبر...... دعا ہے مولا تمہیں کسی غم میں نہ رلائے۔دو جملے منبر خالی ہونے چلا ہے۔درد کے تصور کدے سے تصویر نکالنے لگا ہوں۔سامنے لاتا ہوں۔آج اس کی یاد کرا رہا ہوں جسے وفا نے سجدے کئے۔اللہ اکبر......اللہ اکبر......جس نے زین چھوڑی۔سید و غیر سید و دنیا میں بہت سی چیزیں ٹوٹ گئیں۔نہیں سمجھ میں آئی بات۔میں نے کہا جونہی عباسؑ نے زین چھوڑی۔کائنات میں بہت سی چیزیں ٹوٹ گئیں۔دروازے پہ حسینؑ کی کمر ٹوٹ گئی۔خیمے میں زینبؑ کی آس ٹوٹ گئی۔ اللہ اکبر ...... العظمتہ للہ......جس کے سینے میں گوشت ہے۔پتھر کا ٹکڑا نہیں اور رونے آیا ہے۔میں نے کتابوں میں پڑھا ہے منبر سے کہہ رہا ہوں کہ جب علی اکبرؑ پڑھا جائے جس نے اسے پالا ہے وہ ہر عزادار کو غور سے دیکھتی ہے۔کون میرے اکبرؑ کو کیسے رو رہا ہے۔اس بی بی کی جھولی میں ایک چار سال کی بچی ہوتی ہے۔ہر مصائب پھوپھی کی جھولی میں سنتی ہے۔جونہی عباسؑ شروع ہو سکینہؑ قنات چھوڑ کے آخری کنارے پر آ جاتی ہے۔دیکھتی ہے کون آدمی میرے عباسؑ کو کیسے روتا ہے۔اللہ اکبر......اللہ اکبر......مولا تمہارا پرسہ منظور کرے۔اور یقیناً منظور ہے۔میں مخدومہ کو راضی کرنے کے لئے دو لفظ کہہ رہا ہوں۔میں نے کہا تھا نا کہ جسے وفا

نے سجدے کئے عکس دوں عباسؑ کی وفا کا۔ سمجھ میں آ گیا تو قبر میں بھی ماتم کرو گے۔ کربلا کا ہر شہید جب گھوڑے سے اترا دنیا چھوڑنے سے پہلے رسولؐ کے ہاتھوں سے جام کوثر پیا۔ کتابیں پڑھو۔ علماء سے پوچھو۔ حتیٰ کہ شہزادہ علی اکبرؑ کے فقرے ہیں جب حسینؑ لاشے پہ آئے تو اشارہ کر کے کہا **ھذا جدی رسول اللہ سقانی بکاس الاوفی**......

بابا میرے نانا نے مجھے جام پلا دیا۔ بابا میری پیاس اتر گئی۔ رونے آیا ہے تو سن ادھر عباسؑ نے زین چھوڑی۔ رسولؐ جام لے کے آگے بڑھے۔ عباسؑ نے کہا تجھے بیٹیؑ کے خالی لوٹنے کا واسطہ...... مجھے رسولؐ بن کے حکم مت دینا۔ جب تک میرا حسینؑ پیاسا ہے جب تک اکبرؑ کا بابا پیاسا ہے...... **اللہ اکبر...... اللہ اکبر...... العظمتہ للہ...... العظمتہ للہ**...... بتا رہا ہے گریہ آ کے دیکھ رہی ہے حسینؑ کی بیٹیؑ اور دعا دے رہی ہے ہر عزادار کو۔ بس اتنا ہی جملہ اور سن لو۔ چھوڑ دیا میں نے۔ رونے والو بڑی حسرت تھی عباسؑ کے دل میں لڑنے نہیں دیا نا...... عباسؑ نے مدینے سے تلوار نکالنا چاہی تھی۔ حسینؑ بادشاہ نے روک دیا۔ انتظار تھا...... دسویں تو آئے گی۔ گن گن کے حساب لوں گا۔ سر سے پاؤں تک لوہے میں ڈوب کر عباسؑ حسینؑ کے سامنے آئے۔ قدم چھو لئے مولا جاؤں۔ جو رونے آیا ہے للہ میری طرف دیکھے گا۔ حسینؑ نے سر سے پاؤں تک نظر دوڑائی۔ اور اپنے آپ میں کہا کہ اگر ایسے چلا گیا یہ تو نولاکھ سے نہیں اتارا جائے گا۔ اگر یہ ایسے چلا گیا یہ تو نولاکھ سے نہیں اترتا۔ عبا اٹھا کے کندھے پہ ڈالی۔ کھڑے ہوئے حسینؑ بس چھوڑنے لگا ہوں میں منبر۔ فقرہ سمجھ لینا۔ عباسؑ! میری جان بڑی تیاری سے

جا رہے ہو۔ مولاؑ کیوں نہ جاؤں جنہوں نے تیرا پانی بند کیا ہے وہ سر نہیں اتارنے؛ جو زبانیں تیری گستاخی کرتی رہی ہیں انہیں گدی سے نہیں کھینچنا۔ رو کے کہا بڑا شوق ہو رہا ہے لڑنے کا۔ مارنے کی آرزو ہو رہی ہے۔ کہا ہاں۔ کوئی پابندی نہیں ایک تلوار ہے نا۔ لے میرے لال میری بھی لے جا۔ دو تلواریں ہیں نا۔ نیزہ بھی ایک ہے۔ ان میں سے ایک اور اٹھا لے۔ ایک ترکش ہے دوسرا بھی باندھ لے۔ جتنے چاہے مار۔ طریقہ یہی ہے تیرے سمجھنے والا۔ لاشوں کے پہاڑ لگا دے بے شک...... لیکن عباسؑ سوچ کے مارنا جتنے تو کربلا میں مارے گا اتنا شام میں بدلہ میری زینبؑ کو دینا پڑے گا۔ اتنا شام میں بدلہ میری سکینہؑ کو دینا پڑے گا۔ عباسؑ نے زرہ اتاری۔ عباسؑ نے تلوار پھینکی۔ میرے ٹکڑے ہو جائیں۔ علیؑ کی بیٹی کو کچھ نہ ہو۔ میں پرزوں میں بٹ جاؤں۔

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

الا لعنۃ اللّٰہ علی القوم الظالمین

آٹھویں مجلس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ ہے بات شروع کردی جائے۔ذات واجب نے جیسے حروف کا عالم سجایا ویسے ہی یہ عالم بنایا۔نہیں پلے پڑی بات۔تین سلسلے ہیں ایک حرفوں کا ذاتی عالم۔ دوسرا قرآن کی دنیا۔حرف ہیں اور ہم بھی آٹھ دن سے انہی حرفوں کے تعاقب میں ہیں۔اور دوسری یہ جو کائنات ہے میں' آپ ہم سب اس کی قدرت کی کتاب کے حرف ہیں۔جی جی......اور پھر اس عالم میں خصوصیت کے ساتھ انسان کو عالم اصغر کہا گیا ہے۔ چھوٹی کائنات۔اور کائنات کو انسان اکبر کہا گیا۔سمجھ میں آرہی ہے بات۔جی......تو یہ پوری کائنات اللہ کی کتاب ہے۔اس میں کوئی مجھ جیسا حقیر ایک حرف کوئی دو حرف کوئی تین حرف کوئی چار۔سلمان جیسا پانچ حرف۔کوئی جملہ' کوئی کلمہ' کوئی آیت' کوئی پوری کتاب۔نہیں مجھے نہیں پتہ کون اس وقت کس وادی میں گم ہے۔ہم حرف ہیں۔ایک ایک جو ہم سے بڑے ہیں دو حرف۔اور چھوٹے سے چھوٹا لفظ دو حرفوں کا۔جیسے چھوٹی آیت۔حم...... سمجھ میں آئی بات۔اور جو پھر معصوموں میں' حجتوں میں یہ سلسلہ چلتا

جاتا ہے تو وہاں کلمے' آیت' کتاب سراٹھاتا جیسا کہ عیسیٰ کے لئے اللہ کہہ رہا ہے......ان الله يبشرك بكملة منه اسمه المسيح' عیسیٰ بن مریم...... عیسیٰ کو اللہ نے اپنا کلمہ کہا۔اور کون نہیں جانتا۔ پہلے والے بچے بھی جانتے ہیں...... الکلمتہ لفظ وضع لمعنی مفرد...... کلمہ وہ لفظ ہوتا ہے جو ایک معنیٰ کے لئے وضع کیا جائے۔بس اب آخری بندے تک سراٹھانا۔عیسیٰ ایک لفظ ہے۔علیؑ پوری کتاب ہے۔ پلے پڑی بات۔عیسیٰ ایک لفظ ہے۔علیؑ کتاب۔اور جب اللہ کے کلام کی طرف مڑتے ہیں۔ آج میں ایک راز کھولنے لگا ہوں کہ جس میں بڑے بڑے علماء بھی مغالطے کا شکار ہیں۔ وہ کہتے ہیں عیسیٰ آیت ہے۔ ہے...... پوری نہیں......عیسیٰ آیت ہے کامل نہیں۔ میں قرآن پڑھتا ہوں سورۃ مومنوں پڑھ۔قرآن منبر پر لے آ۔......وجعلنا ابن مریم وامه آیۃ...... ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں دونوں کو ملا کر ایک آیت بنایا۔پچھلے محلے والو ٹھیک بیٹھے ہو۔بھلا کہنا یہ چاہیے تھا......جعلنا ابن مریم وامه آیتین......کہ ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں مریم کو دو آیتیں بنایا۔اللہ اکبر......اب قابل غور بات جاگنا ہر حلالی موالی کی امانت ہے۔عیسیٰ اور مریم دونوں مل کر آیت۔ میں انجیل میں دکھاؤں گا۔ علیؑ کی ماں کو اللہ نے صحیفہ کہا۔علیؑ کی ماں صحیفہ کیونکہ اللہ نے عیسیٰ سے کہا تھا تیری ماں کو میں نے کسی گھر کی کنیز بنایا ہے۔عیسیٰ اور مریم دونوں مل کر آیت۔اور اکیلا علیؑ قرآن۔ نہیں پلے پڑ رہی بات۔عیسیٰ آدھی آیت۔مریم آدھی آیت۔دونوں مل کر ایک آیت۔ اور یہ بھی میں یاد دلاؤں کہ جب صفین میں نیزوں پر قرآن اٹھے۔مالک اشترؑ نے حملہ روکا۔علیؑ نے فرمایا رک کیوں گئے؟ فرمایا مولا قرآن ہے۔علیؑ نے فرمایا......فاضربو

ولو علی مصاحفهم...... مارو چاہے ان کے قرآن کو لگے۔ پلے پڑا۔ جو مجھے حیران ہو کے آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہے ہیں علیؑ نے یہ نہیں کہا چاہے قرآن کو لگے۔ چاہے ان کے قرآن۔ اللہ اکبر...... العظمتہ للہ...... چاہے ان کے قرآن کو۔ علیؑ نے چودہ سو سال پہلے میدان صفین میں فیصلہ کر دیا جو مجھے حق کا ولی نہیں مانتا۔ اس کا قرآن نہیں ہوتا۔ علیؑ جعفر نقوی خبر دے دی علیؑ پورا قرآن عیسیٰ آدھی آیت۔ میں ہوں شکی مزاج۔ جو عیسیٰ کو آدھی آیت مانتا ہے اور علیؑ کو پورا قرآن۔ وہ ہاتھ کھڑا کر لے۔ جب تک جی چاہے جیتے رہو۔ نہیں...... میں کچھ کہنے سے پہلے ایک آیت پڑھ دینا چاہتا ہوں۔ جانتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ آج جان لو۔ میدان قیامت میں جو حساب ہو گا بندے کا وہ تشہد کی صورت میں ہو گا۔ تمہارا شکوہ نہیں کر رہا۔ جو بولتے ہوؤں کا شکوہ کرے وہ بھی کمینہ۔ وہ بھی کم ظرف تاکہ میرے منبر چھوڑنے کے بعد کوئی یہ نہ کہے کہ اپنی طرف سے کہہ دیا۔ آیت پڑھتا ہوں۔ سورۃ جاثیہ...... وتری کلّ امّة جاثیةً......

اللہ کہہ رہا ہے میرے رسولؐ تو قیامت کے دن ہر امت کو زانوؤں کے بل گر کر۔ زانو سمیٹ کے حساب دیتے ہوئے دیکھے گا اور زانو سمیٹتے ہیں تشہد میں۔ کہا جائے گا...... گناہوں کا...... انسان سے یا جنوں سے...... مولا ادھر کہتا ہے ہر امت حساب دے گی۔ ادھر کہتا ہے نہ جن سے نہ انسان سے۔ کہا او احمق۔ یہ آیت نے کب کہا کہ ہر جن سے نہیں پوچھا جائے گا۔ ہر انسان سے نہیں پوچھا جائے گا...... تو مولاؑ کیا ہے۔ عزت حیدرؑ کی قسم چادر زہراؑ کی قسم۔ علیؑ کے بیٹے کا چہرہ شفق کو شرمانے لگا فرمایا...... واللہ لا یسئل منکم عن ذنبه انس ولا جان...... فرمایا جو...... رے حب دار ہیں چاہے

انسان ہیں یا جن ان سے گناہ نہیں پوچھے جائیں گے۔ مائیک کدھر ہے بھئی۔ مجھے بتول کی عظمت کی قسم ایسے سوال کرو تو میری زندگی بڑھ جائے۔ خریدار بنو پھر میں دکان بند کروں تو شکوہ کرو۔ اور جواہر وہ دیتا ہوں جن کی قیمت کوئی نہیں۔ اور دیتا بھی قیامت کے ادھار پر ہوں۔ ملے پڑی بات۔ فرمایا جو ہمارے حب دار ہیں چاہے وہ انسان ہیں چاہے وہ جن ہیں ان سے گناہ......اور تمہارے کیا خیال ہے میں چہرے نہیں پڑھ رہا۔ میں دلوں کی دھڑکنیں نہیں سن رہا۔ اگر نہیں سن رہا تو لعنت ہے میری نوکری پر۔ میں فقرے سن رہا ہوں۔ میں زمین کی سرگوشی سن رہا ہوں۔ میرے جانے کے بعد تم یہی کہو گے نا یہ کیا عدل ہے۔ اب علی حسین نے دس جوڑے کپڑے دیئے۔ آگ لگ گئی۔ جل گئے۔ علی حسین کے فرشتوں سے کہو کہ کوئی جوڑا برآمد کریں۔ جو بھی جل چکے ہیں۔ ملے پڑی بات۔ اب کچھ لوگ حیران ہو کے دیکھ رہے ہیں کہ انہیں ہو کیا گیا ہے میں بتاتا ہوں یہ کیا ہو گیا ہے۔ او بھائی گناہ جل گئے ہیں۔ تو سنی ہے تو کل پسند کے عالم سے پوچھ کے آنا شیعہ ہے تو مرضی کے عالم سے پوچھ کے آنا کہ تہتر فرقوں کی کتابوں میں یہ حدیث ہے یا نہیں......حب علی یأکل الذنوب کماتأکل النار الحطب......محمدؐ کہہ رہا ہے علیؑ کی محبت گناہوں کو ایسے کھاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو کھاتی ہے۔ علیؑ مولا......علیؑ مولا......علیؑ حق......علیؑ حق......علیؑ حق......

کیا کہہ رہا ہے رسولؐ میر صاحب علیؑ کی محبت گناہوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو نہیں......حطب......خشک لکڑی کو۔ لکڑی گیلی ہو تو کچھ بچ سکتی ہے۔ اللہ کہتا ہے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میدان قیامت میں جہنم کے کنارے سے جھانک کر کہیں

گے......مالنا لانری رجالاً کنا نعدھم من الاشرار......ان بندوں کے گناہ
کہاں گئے جن کو ہم دنیا میں بدکار کہتے تھے۔ سمجھ میں آئی بات۔ تو اب تو قرآن نے دو
آیتوں نے بتادیا کہ حساب ہے ہی ایمان نہ لانے کا۔ بات یاد ہے عیسیٰ آدھی آیت۔ وہ
کیسا عالم ہے جسے اپنا بیان ہی یاد نہ رہے۔ سر اٹھاؤ میری ہزار توبہ میں نے وہ بھی دیکھے
ہیں دو نعرے زیادہ لگ جائیں تو تقریر ہی بھول جاتی ہے حالانکہ ہوتا ہی رٹا ہے۔ رٹا
بھول جاتا ہے۔ چونکہ میرا اپنا کچھ ہے ہی نہیں نا۔ یہ ہے ہی ان کا جن کے لئے ختم کا لفظ
ہے ہی نہیں۔ سمجھ میں آئی بات۔ کیوں۔ ظہیر بھائی یہ اتنے سخی ہیں نقوی صاحب۔ اب
مثال کے طور پر ایک بندہ کسی فقیر کو 100 روپے دے دے...... عام بندہ جو بیچارہ
50,60 کی دہاڑی لگاتا ہے وہ کہے گا اتنی فضول خرچی اتنا خرچ نہ کیا کر اور جو ہزاروں
روز کے کمائے' ٹھیک ہے نا انہیں پرواہ ہی نہیں۔ اور میرے سامنے کوئی بندہ لاکھ روپے
خرچ کر کے یوں دیکھے کہ میں نے خرچ ہی کیا کیا' مجھے خارش ہی نہیں ہوتی۔ ٹھیک ہے نا
ہاں البتہ کوئی بادشاہ ہو وہ خرچ کرے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ یار بہت زیادہ خرچ ہے۔
خرچ کرنے والا ہے بندہ جس کا نام ہے محمدؐ دے رہا ہے فقیروں کو سورۃ بنی
اسرائیل......ادھر قرآن اٹھا کر لے آ......اللہ کہہ رہا ہے......ولاتبسطھا کل
البسط...... میرے حبیبؐ اتنے کھلے ہاتھ سے خرچ نہ کیا کر۔ جی......اتنے کھلے ہاتھ
سے خرچ نہ کریں......کیا دنیا ختم ہو چلی تھی۔ اللہ کو پتہ تھا نا روکا تو خدائی لٹا دے گا۔ سمجھ
میں آ رہی ہے میری بات۔ جتنا بھی ہے تو نے تو دے دینا ہے اگر کوئی مانگنے والا آ
جائے۔ علیؑ کے لئے یہی تو آزمائش تھی نا مولا۔ یہ جو انگوٹھی علیؑ نے دی۔ یہ خاتم سلیمانی

تھی۔دو جملوں میں جلدی جلدی بتانے کی کوشش کرتا ہوں۔میں تفصیل سے پڑھوں تو پون گھنٹہ لگ جائے گا۔بلوکیہ اور عفان۔یہ دو بڑے عالم بھی تھے عامل بھی۔انہوں نے اپنے علم سے حساب کیا کہ سلیمان بن داؤد کی میت کہاں ہے۔پتہ چلا فلاں غار میں وہاں پہنچے کہ وہ انگوٹھی اتاریں۔تاکہ جن' دیو' پری' چرند' پرند ہمارے بھی تابع ہو جائیں۔ ایک نے ہاتھ بڑھایا اور عمل اتنا کرتے تھے کہ مردے کو زندہ کر لیتے تھے۔بلوکیہ نے عفان سے کہا تو اتار اگر تو مر گیا تو میں زندہ کر لوں گا۔اس نے ہاتھ بڑھایا بجلی گری۔ راکھ ہو گیا۔بلوکیہ نے زندہ کر دیا۔دوبارہ پھر راکھ۔اب ڈر کے بھاگنے لگے۔آواز قدرت آئی۔بلوکیہ بھاگ مت اب اتار لے انگوٹھی۔لیکن یہ تیرے لئے حرام ہے۔ سیدھا دربار محمدؐ میں جا۔کیا کہا۔سیدھا دربار محمدؐ میں جا۔اسی کے صدقے اسے میں نے یہ انگوٹھی دی تھی۔میرے حبیب کی امانت ہے اسے دے۔ٹھیک ہے اللہ۔دربار رسالت میں آ گیا۔اب اس سے زیادہ سمٹ نہیں سکتا تھا۔رسول کو دی۔رسولؐ نے کہا......أیــن عــلــیؑ...... سنی علماء نے لکھا ہے کہ دنیاداری کے لحاظ سے بھی اس نگینہ کی جو قیمت تھی 600 اونٹ چاندی 300 اونٹ سونا۔سنی علماء نے لکھا۔کل حساب کر کے لانا کہ 300 اونٹ سونے کے لدے ہوں' کمپیوٹر بھی نہیں بتائے گا۔کچھ لوگ پریشان ہیں اس لئے کہ یہ انگوٹھی تمہیں نہیں ملی۔تمہیں اس انگوٹھی سے بڑی شے ملی ہے جو ولائے علیؑ ہے۔

ایک جن نے حضرت سلیمان سے کہا اے روئے زمین کی حکومت جہاں سے سورج نکلے جہاں ڈوبے وہاں تک حکومت۔ پھر ہواؤں پہ فضاؤں پہ' خلاؤں پہ' پرندوں پہ' درندوں پہ' چرندوں پہ' جنوں پہ' اور یار یہ کیا ہے۔جو آخری نبی آئے گا ان کے

حب داروں کو جو چیز اللہ نے دی ہے وہ اس سے کہیں بڑی ہے۔بھئی وہ کیسے؟ فرمایا جو اللہ نے مجھے دیا یہ فناء ہو جائے گا۔ جو انہیں ملا وہ بقاء ہی بقاء...... ہاں۔کوئی لالچ واچ نہیں کرتا اس انگوٹھی کا۔300 اونٹ سونا600 اونٹ چاندی۔ یہ ظاہر میں نگینے کی قیمت۔ باطن میں کائنات پر حکومت۔علیؑ نے انگلی میں ڈال لی۔ایک دن آسمانوں پر بحث چھڑ گئی۔اوئے اتنی قیمتی انگوٹھی علیؑ نے گویا خدائی کی قیمت کی انگوٹھی۔ایک فرشتے نے کہا اگر کوئی سائل علیؑ سے یہ انگوٹھی مانگ لے دے گا علیؑ یا نہیں۔اب میں ایک منٹ بعد اس جگہ پہنچوں گا جہاں کلیجے چر...... بولیں گے۔لیکن حلالیوں کے نہیں۔ موالیوں کے نہیں۔جس موالی کے کلیجے کو جہنم کا آرا نہ چیر سکے۔اسے اور کیا چیز نقصان دے سکتی ہے۔سر اٹھا۔ بحث چھڑ گئی...... کچھ کہتے ہیں دے دے گا کچھ کہتے ہیں یار روئے زمین کی خدائی کی حکومت ہے اس میں۔ یہ نہیں دے گا۔ پردہ غیب سے آواز آئی۔لڑتے کیوں ہو ایک فرشتہ بھکاری بن کے مانگ کے آزمالو۔

ایک فرشتہ بھکاری بنے گداگر بن کے آزمالے۔ جبریل نے کہا میں جاتا ہوں۔ بھکاری بنا۔رکوع میں علیؑ نے اشارہ کیا۔اتار لے۔ لے کے جبریل نے جب ہتھیلی کھولی...... فتعجب الملائکۃ...... حیرت دوڑی فرشتوں میں۔ ہیں دے دی۔ دے دی...... وہ چیز جو خدا دے سکتا ہے علیؑ نے دے دی۔علی نے دے دی۔ وہ چیز جو اللہ دے سکتا ہے۔اب چر آنے والی ہے۔حجاب الٰہی میں زلزلہ آیا۔او فرشتو میرے ولی مطلق کی فیاضی کا رتبہ گھٹانے کی کوشش نہ کرو۔ میں نے جنت کو دی تھی۔علیؑ نے بھکاری کو دی ہے۔علیؑ حق...... علیؑ حق...... علیؑ حق......

اچھا...... بارہ دری نہیں چودہ دری......اور حسنین ابھی گنجائش ہے بہتر دری......اچھا......اب وقار نقوی ضامن تم ہو۔تم نے ہی کہا نا رندوں کو ضد ہے۔اب میں دیکھتا ہوں رند کون ہے؟ اور رند کون ہے؟ دیکھتے ہیں آج۔ہاں ابھی ابھی...... ابھی......میں تم وہاں سے کہہ سکتے ہو میں یہاں سے یہ نہیں کہہ سکتا۔کیونکہ یہ بڑا مقدس منبر ہے۔سر اٹھاؤ۔سر اٹھاؤ...... حالانکہ وہ تو اس سے بھی بڑی چیز ہیں۔آؤ سنبھالو گے۔میں اپنی بہنوں سے بھی کہوں گا کہ تم اپنے چھوٹے بچوں کو یہ درس دو گی جو میں اب کہنے لگا ہوں۔اللہ نے کہا میں نے جنت کو دی۔میرے علیؑ نے بھکاری کو دی۔یا اللہ تجھ سے بڑا سخی تو نہیں ہے علیؑ کہا بے وقوف نہ بنو فرشتو۔یہ تو وہ سخی ہے جس نے خدائی کو خدا عطا کر دیا ہے۔

جس نے بندوں کو خدا عطا کیا۔اگر یہ نہ ہوتا میں فسانہ رہتا۔اگر علیؑ نہ ہوتا میں کہانی رہتا۔اس نے میرا وجود منوایا۔خدائی کو خدا علیؑ نے دیا نا۔خدا علیؑ سے لیتے ہو۔غلط تو نہیں کہا دوستو۔خدا علیؑ سے۔گھٹیا چیز مانگتے ہوئے شرک۔بیٹا کیوں مانگوں؟ شرک ہو جائے۔جودہ ہو پھر بات وہیں آ گئی ہے۔اب آ گئی ہے تو پھر کہتا چلتا ہوں۔ عیسیٰ کو جب نصاریٰ نجران نے ابن اللہ کہا۔میں ذرا تھوڑا پڑھا ہوا ہوں۔میری مدد کرو گے۔ابن اللہ کا مطلب کیا ہے؟ اللہ کا بیٹا۔پکی بات ہے نا۔میں نے تو نہیں پڑھا کہ اسے ابن اللہ کہو۔پکی بات۔مجھ سے صفائی لے لو۔میں نے کسی سے نہیں کہا کہ اسے ابن اللہ کہنا ہے۔یہ حقیقت ہے کہ بشر نے عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا کہا۔علیؑ کو اللہ کہا۔عیسیٰ کو کہا اللہ کا بیٹا۔علیؑ کو اللہ کا بیٹا نہیں کہا علی کو اللہ کہا۔اب عیسیٰ میں پتہ نہیں کیا کمی نظر آئی کہ بیٹا

کہا۔عیسیٰ کو ابن اللہ۔علیؑ کو سید ھا سید ھا اللہ۔حالانکہ نہ اللہ علیؑ ہے نہ ابن اللہ عیسیٰ ہے۔
بشر نے کہا یہ بیٹا ہے اللہ کا۔ یہ اس کی وجہ میں بتاؤں۔اگر عیسیٰ کو پیدا ہونے کے لئے قبلہ
مل جاتا......اور قبلہ میں پیدا ہوتا۔حالانکہ وہ صرف قبلہ تھا۔ بیت اللہ نہیں تھا۔اب میں
دیکھ رہا ہوں سامعین میں چالیس فیصد ایسے ہیں جو داد بھی دے رہے ہیں اور...... یوں
بھی کر رہے ہیں......اسی لئے خدا کے لئے میں کہتا ہوں کہ مجھے مت چھیڑا کرو ورنہ
کرے گا اپنا گریبان چاک یا دامن یزداں چاک۔ پھر اور مجھے راستہ آتا ہی نہیں۔
عیسیٰ مسجد اقصیٰ میں پیدا نہیں ہوسکتا۔تم بھی تھک گئے ہو۔مان لینا بھی بہادری ہے۔تو
بیت الاقدس قبلہ تھا۔بیت اللہ نہیں۔بیت اللہ ایک ہے۔ جب علیؑ اللہ کے گھر آیا۔بشر
نے کہا یہ ابن اللہ نہیں۔اور آؤ میں آج لاہور والو تمہیں وہ راز بھی بتادوں کہ عیسیٰ کو ابن
اللہ کیوں کہا گیا؟......جاگتے رہے وہی بات ہے کہ میری کون سی بات ہے جو پرانی
ہے۔ ہر بات۔اور وہ پرانی نکال دو۔سر اٹھانا۔کیوں کہا؟ ابن اللہ۔عیسیٰ کو پھانسی بول
دی۔یہ تو جانتے ہو۔زندان میں بیٹھا ہے۔باہر انجیل ہاں محرف ہوچکی ہے۔اس کا تھوڑا
سا اصلی حصہ اس خادم کے پاس ہے۔اور شاہ نجفؑ سے مانگی تھی۔روضے سے اٹھ کے
باہر نکل ہی رہا تھا کہ مل گئی۔بیٹھا ہے زندان میں عیسیٰ۔ کہہ کیا رہا ہے۔ ایلیا......
ایلیا......ایلیا...... لما ...... جدید اس کا ایلی...... ایلی...... ہے۔ لما ...... یہ عبرانی
زبان ہے۔عربی میں ترجمہ بتاؤں یا علیؑ......یا علیؑ...... لما نصرتني...... اے علیؑ......
اے علیؑ تو میری مدد کو کیوں نہیں آ رہا؟ ......لاح نور...... نور کی بجلی چمکی۔جو پہلے رو رہا
تھا ہنستا ہوا کھڑا ہوگیا۔باہر زندان کے دور بارہ حواری بیٹھے تھے عیسیٰ کے پل پل کی

حرکت دیکھ رہے تھے۔ ابھی رو رہا تھا ابھی ہنس رہا ہے۔ ایک حواری پاس آیا سرکار کیا ہوا؟ ہم بھی رو رہے ہیں کہ کل آپ کو پھانسی ہو جائے گی۔ فرمایا نہیں ہو گی۔ کیوں......
انی ذاهب الیٰ ابی...... میں اپنے باپ کے پاس جا رہا ہوں......پھر آج کے بعد مجھ سے موتی نہ مانگنا۔ پچھلے محلے والو یہی سے مغالطہ ہوا کہاں جا رہا ہوں۔ قرآن نے راز کھولا۔ کہ کس کو باپ کہا۔ جب آیت بولی سورۃ آل عمران کی......انا مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم' خلقه من تراب...... اللہ کہتا ہے آدم بھی ترابی' عیسیٰ بھی ترابی......نعرہ حیدری......یا علیؑ......

راز کھلا......اللہ کہتا ہے آدم بھی ترابی۔ عیسیٰ بھی ترابی۔ اے عیسائیو ادھر آؤ تمہیں عیسیٰ کا باپ دکھاؤں۔ یہ ہے علیؑ مولا۔ ویسے تو علیؑ پوری خدائی کا ابا ہے۔ بھئی تم میں سے کسی کو انکار ہے۔ میرا ابا ہے علیؑ......اور یہ اس شہنشاہ کی کریمی تھوڑی ہے یا وہ حسینؑ سے کہے مجھے ابا کہے۔ یا ہم جیسوں سے کہے تم کہو......اب ظہیر زیدی ان کی تھکن تو اتار۔ کہہ دیا ہے تو......

فرشتوں کی کیا ہو سرکار صادق چاندی رات میں بیٹھے تھے۔ صحابہ بھی بیٹھے ہیں۔ لوگوں نے دیکھا چاند کی چمک' دیکھا ستاروں کی جھلملاہٹ۔ کہنے لگے یا مولا یا......مولاؑ یہ ستارے کتنے خوبصورت لگ رہے ہیں۔ ان کا نور کتنا حسین ہے۔ سرکارؑ نے تکیہ کی ٹیک چھوڑی فرمایا تم یہ کہہ رہے ہو اور چار بڑے فرشتے جبریل' میکائیل' اسرافیل' عزرائیل جب زمین پر تمہیں دیکھتے ہیں تمہارے چہرے ہمارے ذکر سے کھلتے ہیں وہ کہتے ہیں......ما احسن انوار اللامع......

علی کے وصف ہیں اتنے شمار کون کرے؟

یہ کام تیرا ہے پروردگار کون کرے؟

یہ سوچ کر نہ بنائے خدا نے اور علیؑ

شگاف کعبے میں اب بار بار کون کرے؟

پر میں ہزار بار اس کی اصلاح کر چکا ہوں۔ پھر بھی اسی طرح پڑھی جاتی ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے دونوں مصرعوں سے اختلاف ہے مجھے۔

یہ سوچ کر......

اللہ سوچ کے بناتا ہے۔ سوچنا دماغ کا کام ہے۔ دماغ سر میں ہوتا ہے۔ سر چہرے میں ہوتا ہے۔ چہرہ گردن میں ہوتا ہے۔ گردن سینے پہ ہوتی ہے...... سوچنا کہنا تو شرک ہے۔

یہ دیکھ کر نہ بنایا خدا نے اور علیؑ

کعبے میں شگاف کی جرأت کیا ہے۔ علیؑ پھر علیؑ ہے۔ علیؑ کا دلدل آئے کعبہ راستہ دے دے گا۔ تو اسے یوں پڑھا کرو......

یہ دیکھ کر نہ بنایا خدا نے اور علیؑ

بتولؑ پیدا بھلا بار بار کون کرے؟

سمجھ میں آ گئی بات۔ ہاں...... تو عیسیٰؑ کو ابن اللہ...... اس وجہ سے کہا گیا کہ اس نے کہا تھا...... انی ذاهب الیٰ ربی...... میں اپنے باپ کی طرف جا رہا ہوں۔ تو لوگوں نے سمجھا کہ بھئی اللہ کی طرف جا رہا ہے وہی ابا ہوگا اس کا۔ اور اسی لئے اللہ نے کہا

رک چوتھے آسمان پرتا کہ لوگ سمجھیں عناصر اربع کی پیداوار ہے۔اب میں جارہا ہوں۔ تم ساری رات سوچو۔نہیں نہیں یہ نہیں ...... چپ ...... چپ ...... چپ ...... خاموش ...... رک چوتھے آسمان پر ...... تو اگر آگے آیا لوگ کہیں گے دیکھا نہ اس کا بیٹا تھا اسی کے حجاب تک گیا۔اے میرے اللہ دو بھائی تو تیرے حجاب سے آگے آئے۔یہی چیزیں تو سوچنے والی ہوتی ہیں جو علماء سوچتے نہیں۔عناصر ہیں اربع۔ایک اور راز بتاؤں کہ نام تو ہیں چار عناصر۔آگ' ہوا' پانی' مٹی۔تمہارا کیا خیال ہے کہ جیسے پانی ہے یہ ایک عنصر سے بنا ہے۔ٹھیک ہے نا۔اس میں بہت سے عناصر ہیں۔چلو ہائیڈروجن' آکسیجن تم بھی جانتے ہو اس میں۔اس میں بارہ عناصر ہیں صرف پانی میں۔میں نے یہ منبر کی قسم۔منبر کی گدی پکڑ کر قسم کھا رہا ہوں۔جس کے پڑھ رہا ہوں فضائل وہ بھی ہے اس کی قسم کھا کے کہہ رہا ہوں صرف زمین میں انتیس عناصر ہیں۔سورۃ فاتحہ کے کلمات کے مطابق اور چاروں کے عناصر گن کے جب میں نے جمع کئے تو پتہ ہے کتنے تھے۔اللہ کی قسم 72۔تو تم چار کی پیداوار نہیں ہو 72 کی پیداوار ہو۔

جس کا تم نے نعرہ لگایا نا جب یہ آئے گا اس نے کام ہی یہی کرنا ہے۔یوں دیکھے گا اوے کھڑے ہو تو یہ سوچتا تھا کہ ابراہیم نے آگ کیسے گلزار کی؟ کسی نوکر سے کہیں گے کہ چولہا جلا۔ہزار من لکڑی جلا اور پھر اسی سے کہیں گے میرے دادا کا نام لے کر کہیں گے یاعلیؑ کا نام لے کے کود جا۔ میرے دادا کا نام لے کے تو گلزار کر تجھے پتہ چلے گلزار کیسے ہوتی ہے؟ اٹھ تو سوچتا تھا داؤد لوہا کیسے موم کرتا تھا؟ اے فلاں اسے لوہے کا شہتیر دے۔ہم چودہ میں سے کسی کا نام لے موڑ۔جو سوالاکھ نبی کرتے رہے رعیت

سے واقع کروائے گا۔ پھر مجھ جیسا کوئی دیوانہ پوچھے گا مولاً یہ سب تو کرادیا رعیت سے تو کیا کرے گا فرمایا آج کے بعد میں وہ کروں گا جو وہ کرتا ہے۔ اللہ کیا کرتا ہے یہ بارھواںؑ آ کے بتائے گا۔ اور اس سے اگلا جملہ میں بول دوں تو فیوز بجھ جائیں گے۔ کیوں مروانا چاہتے ہو بہت سے لوگوں کو۔ سنو خرید و جاؤ میں وہ کروں گا جو وہ کرتا ہے۔ مولاً ہمیں تو مولوی نے یہ بتایا تھا۔ فرمایا فرشتے بانٹتے ہیں جو ہمارے نوکروں کے نوکر ہیں۔ کہ وہ موت و حیات دیتا ہے۔ کہا عیسیٰ نے جو ہماری کنیز کا بیٹا ہے۔ خرید و نا...... ٹھوکروں میں...... موت وحیات کو۔ یعنی ہم جس صفت کا نام لیں گے وہ بندے کی مثال دے گا تو پھر ہیں میرے مولاً...... یا علیؑ کہہ کے ہاتھ دل پر رکھ لو۔ حیدر مولا پھر اللہ کیا کرتا ہے جو تو کرے گا مسکرا کے کہے گا اللہ جب بھی بناتا ہے محمدؐ میں بھی محمدؐ بنایا کروں گا۔

میں دیکھ رہا ہوں بہت فیوز اڑ گئے ہیں۔ اچھا......اس سے یہ نہ سمجھ لینا۔ یہ نہیں کہا علیؑ کے بیٹے نے کہ میں محمد مصطفیٰ بناؤں گا۔ میں محمد بناؤں گا۔ ہمارا پہلا محمد۔ آخری محمد۔ درمیان والا محمد۔ ہمارا عباس محمد۔ ہمارا علی اکبر محمد۔ بات پوری کرنے دو۔ ختم ہوگئی۔ کہے گا ہم چودہ بھی محمد۔ ہمارا عباس محمد۔ ہمارا اکبر محمد۔ ہمارا جعفر طیار محمد۔ او میری رعایا حیران ہو رہی ہو۔ ہمارا سلمان محمد۔ تو میرے شہنشاہ کے کہنے کا یہ مقصد نہیں کہ میں محمد مصطفیٰ بناؤں گا۔ یا علی بناؤں گا یا حسن بناؤں گا۔ یا حسین بناؤں گا۔ نہیں کبھی اکبر جیسا بناؤں گا۔ کبھی عباس جیسا بناؤں گا۔ کبھی سلمان جیسا بناؤں گا۔ کبھی عمار جیسا بناؤں گا۔ جی......سلمان اور عمار بنانا بھی تم جانتے ہو۔ آسان ہے کوئی۔ جنہوں نے عالم ذر میں

حدیث پڑھی ہے میں نے۔ کہ جونہی پہلا جلوہ عالم ارواح میں نجف والےؑ نے دکھائے۔ سلمان جیسے' ابوذر جیسے' عمار جیسے' مقداد جیسے' میثم جیسے' محمد بن ابوبکر جیسے' کمیل بن زیاد جیسے' مالک اشتر جیسے' ابن مسعود جیسے ان کی روحوں نے آ کے علیؑ کا طواف شروع کر دیا تھا۔ اور اس وقت میری روح دیکھ رہی تھی۔ ہیں...... سلمان طواف کر رہا ہے' عمار کر رہا ہے' میں اسی دن سے سمجھ گیا حقیقی قبلہ علیؑ ہے۔ تو میرا بارھواںؑ اس عالم کو واپس وہیں لے جائے گا۔ ایک منٹ...... امام الزمانؑ لقب ہے نا...... کیا مطلب ہے اس کا۔ ترجمہ۔ زمانے کا نہیں۔ زمان کا امام۔ یہی مطلب ہے صاحب الزمان کا۔ زمان اور مکان۔ زمان کا امام۔ آپ نماز پڑھاتے ہیں آپ کہاں ہوتے ہیں پیچھے یا آگے اور پڑھنے والے۔ یہ امام جماعت ہے۔ جماعت پیچھے۔ یہ آگے۔ امام ہوتا ہی وہی ہے جس شے کا امام ہو اس سے آگے ہو۔ تو اب یہ کیا ہے؟ میرا بارھواںؑ چلتا ہے آگے آگے۔ زمان چلتا ہے پیچھے پیچھے۔ مولاؑ آگے چاند پیچھے۔ مولاؑ آگے سورج پیچھے۔ مولا آگے آسمان پیچھے۔ یہ جو سنتے ہو کہ سورج مغرب سے نکلے گا جب ظہور ہوگا اس کا راز یہی ہے۔ یہاں سے چلتا ہے مولاؑ مشرق سے مغرب میں جا کے دیوار مغرب کی اوٹ لے کے پھر زمین کے نیچے سے گزر کر دوسرے دن پھر مشرق سے۔ یہاں سے چلتے ہوئے یوں تحت الثریٰ سے گزر کے پھر مشرق سے امامؑ آگے سورج پیچھے۔ جب ظہور کا وقت ہوگا مغرب کی دیوار میں مولاؑ اتر چکا ہوگا اللہ کہے گا ظہور کر۔ مولاؑ منہ پیچھے موڑ لے گا۔ سورج پھر ادھر سے نکل آئے گا۔ اب سمجھ گئے کہ مغرب سے کیوں نکلے گا؟ امامؑ نے جو ادھر سے مڑ جانا ہے۔ جو بھی ہے انہی کا فیض ہے۔ کہیں علیؑ بات پھر وہی ہے۔ جیسے

پہلی مجلس میں میں نے بتایا تھا کہ ہاتھ کی مثال دی تھی نا۔اب دیکھو یہ کلائی ہے کتنی ہے۔ ایک۔اس میں سے نکلے پانچ۔دلیلیں تو تو خود اٹھائے پھرتا ہے۔ایک سے نکلے پانچ۔ پانچ سے ظاہر ہوئے چودہ۔جی۔اور چودہ کو جب پانچ سے ضرب دو ستر۔ستر عدد کُن کے۔یعنی اللہ نے کُن کا ثبوت تیرے ہاتھ میں رکھ کے بتایا کہ جب میں کُن کہتا ہوں چونکہ کُن کا آغاز ہوتا ہے ہاتھ میں تو میرے بھی ہاتھ میں ہوگا جو یداللہ ہوگا وہی کُن کہے گا۔نعرہ حیدری...... یا علیؑ۔

درود پڑھ لو مل کر با آواز بلند۔خوش رہو۔آباد رہو۔مولا آپ سب کی عبادت قبول فرمائیں۔روز پوچھتا ہوں یہ جملہ گھسا پٹا تمہارے لئے۔میں بھی معافی چاہتا ہوں اور آپ بھی قنات کی طرف دیکھ کے معذرت کرلیں کہ بی بی ہمیں معاف کرنا۔ہم نے بہت انتظار کرایا آپ کو۔آپ ہم سے یہ تو سننے نہیں آئیں۔بس یاددہانی کے دو تین جملے ہیں اور جب کبھی درد کی یہ کہانی میں نے یاد دلائی ہے جہاں بھی یہ فقرہ کہنا مجھ پہ واجب ہوتا ہے کہ جو میں آج یاد دلا رہا ہوں میرے نزدیک یہ تاریخ درد کا سب سے بڑا مصائب ہے۔حیران ہو گئے ہیں کچھ لوگ۔مدینہ سے کربلا' کربلا سے شام' شام سے مدینہ درد کی تاریخ ہے۔اور اس کا سب سے بڑا مصائب لاہور والو جانتے ہو کیا ہے؟ صحرائے کربلا میں گیارہویں رات زینبؑ کا پہرہ دینا۔ اللہ اکبر......العظمتہ للہ......میں دیکھ رہا ہوں کچھ کی چیخیں نکلیں۔کچھ نے سر پیٹا۔کچھ نے منہ پر ماتم کیا۔کچھ نے رانوں پہ۔دس پندرہ لوگ ایسے ہیں جو میری طرف حیران نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔بھئی میرا یہ مقام نہیں کہ میں کہوں یہ مصائب چھوٹا ہے یا بڑا ہے لیکن دلیل وہ ہے کہ

پہاڑ بھی ہل سکتے ہیں دلیل نہیں۔ کربلا میں بے شک ایک ایک لحہ قیامت کا تھا مگر کسی لمحے میں علیؑ نجف چھوڑ کے کربلا نہیں آئے۔ اللہ اکبر...... اللہ اکبر......

میں تو دعا دے سکتا ہوں تمہیں مولا تمہیں اور کسی غم میں نہ رلائیں۔ علیؑ نے نجف کب چھوڑا؟ جب بیٹی کی آواز سنی آہ...... اللہ اکبر...... اللہ اکبر...... پرسہ ہو چکا۔ چھوڑ دینا چاہیے تھا مجھے۔ ابھی سے بے تاب ہو رہے ہو ہاتھ اس لئے جوڑ رہا ہوں۔ عزادار کا دل بڑا نازک ہوتا ہے اور میں عزادار کے دل کی نزاکت سے بہت ڈرتا ہوں۔ بس دو فقرے خالی ہو گیا منبر۔ الحفیظ کی بازگشت باقی تھی۔ گھوڑے کے سموں کی آہٹ ہوئی۔ نظر ڈالی۔ جس طرح میں نے کتابوں میں پڑھا ہے وہی پڑھ رہا ہوں۔ بابا تو تھا۔ ولایت کی خوشبو پہلے آئی۔ تڑپ کے کھڑی ہو گئی علیؑ کی بیٹی۔ کہا بی بیو! کھڑی ہو جاؤ نجف سے میرا بابا علیؑ آ گیا۔ العظمتہ للہ...... العظمتہ للہ...... مخدومہؑ دیکھ رہی ہے تمہیں بھی اور اپنے اس حقیر سگ کو بھی۔ سن تو لو۔ کیونکہ آج تو مصائب بھی اسی بی بیؑ کا ہے جو پرسے کے لئے آئی۔ چونسٹھ بیبیاں سیدو غیر سیدو کھڑی ہوئیں۔ علیؑ نے گھوڑا روکا۔ گھوڑے کا رکنا تھا تریسٹھ بیبیوں نے علیؑ کے گھوڑے کا ایسے طواف شروع کیا جیسے حاجی کعبے کا۔ کوئی رکاب چوم رہی ہے کوئی جوتی' کوئی پاؤں' کوئی ہاتھ' کوئی دامن عباء' کوئی کہہ رہی ہے یا علیؑ اس وقت آئے جب میرے سر سے تاج اتر گیا ہے۔ کوئی کہہ رہی ہے تب آئے جب میرا بیٹا مارا گیا۔ تب آئے جب میرے.......... نہ رہے۔ اللہ اکبر...... یا علیؑ جب میں بے برادر ہو گئی تب آئے۔ ایک ایک بی بی کے سر پر بلا تشبیہ علیؑ ہاتھ رکھ کے تسلی دے رہے ہیں۔ رونے میں توجہ کی یا نہیں۔ میں نے کہا تھا

چونسٹھ بیبیوں نے تعظیم کی۔ اور پھر تریسٹھ نے طواف کیا۔ کیوں؟ ایک بی بی دور کھڑی...... سنو سنو...... کون سی بی بی؟ اب تمہارا کلیجہ پھٹ جائے گا کیونکہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ کتابوں نے یہی لکھا۔ کہ وہ دور کھڑی ہے جس کا خون یہاں سے جاری ہے۔ نہ کربلا کے بازار میں رکا۔ نہ شام کے دربار میں رکا۔ اللہ اکبـــــــر...... العظمتہ للہ...... بس بہت ہوگئی عبادت مخدومہ راضی رہنا۔ نظر پڑی خیبر شکن کی۔ زینبؑ بیٹا میری سکینہؑ مجھ سے ناراض ہے۔ مجھے سلام نہیں کیا۔ مجھے میرے حسینؑ کا پرسہ نہیں دیا۔ مجھ سے اکبرؑ کا پرسہ نہیں لیا۔ بی بی نے کہا سکینہؑ بابا سے ملی نہیں؟ عزادارو کانپتے ہوئے قدموں کے ساتھ بڑھی۔ ابھی کچھ دور تھی پھر رک گئی۔ اب یہ بتانے سے نہیں دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے بلاتشبیہ دو ہاتھ اٹھے۔ السلام علیک یا امیر المومنین ......اے مومنین کے امیر میرا سلام۔ علیؑ تڑپ گیا۔ سکینہؑ میں تیرے لگتا کچھ نہیں ہوں۔ سکینہؑ تیرا میرا رشتہ کوئی نہیں؟ اللہ اکبر......اللہ اکبر...... یہ اجنبی سلام کیوں؟ ہاتھ جوڑے۔ دادا تجھ سے بڑا منصف خدائی میں کہاں۔ شکایت نہیں یہ کفر ہے۔ شکوہ ہے اور بے جا نہیں۔ بجا ہے۔ کیا شکوہ رو کے پوچھا علیؑ نے۔ یا علیؑ انصاف کر اپنی بیٹی کی آواز سنی نجف چھوڑ کے کربلا چلے آئے جب میں چلا رہی تھی یا علیؑ جلدی آؤ۔ میرا بابا ذبح ہو رہا ہے۔ میرے بابا کو بچاؤ۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

الا لعنة الله على القوم الظالمين

نویں مجلس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ ہے بات شروع کی جائے۔

امجد کو میں خود بھی سننا پسند کرتا ہوں اور ظاہر ہے آپ لوگ گواہ ہیں کہ لاہور میں اسے متعارف بھی میں نے ہی کروایا لیکن میرے ساتھ مصیبت سمجھو بلا سمجھو مسئلہ سمجھو یہی ہے جو میرا ٹائم ہے میرے سننے کا راز یہی ہے کہ مجھے منبر اس وقت دے دیا جائے۔ پہلے سے مجھے کہو کہ آپ نے رات کے ایک بجے پڑھنا ہے۔ پھر وارے محبت ٹھیک ہے۔ میں کبھی نہیں کہوں گا کہ مجھے ساڑھے بارہ بٹھاؤ۔ تو پھر ساڑھے آٹھ کا مطلب ساڑھے آٹھ ہے۔ ہاں...... جیسا پہلے پڑھ رہے تھے انہیں بھی احساس ہونا چاہیے کہ میرے بعد بھی کسی نے پڑھنا ہے۔ درود پڑھ لیجیے باآواز بلند۔

حرف ...... سرِ کائنات ...... اسی طرح سنو گے ...... واقعہ سنو۔ پچھلے محلے کا بائیکاٹ مجھ سے ہے یا نعرے سے ہے۔ نعرہ حیدری ...... یا علیؑ۔ کیا بات ہے جب اگلوں نے لگایا تو پچھلوں نے نہیں اور جب پچھلوں نے لگایا تو اگلوں نے جواب نہیں دیا۔ اور پھر جب تلخیص جواہر ہوئی۔ انتیس صورتوں میں مکررات کے بعد جو حروف

مقطعات نظر آئے اور جو مقطعات یعنی قطع کئے ہوئے حروف جن کو الگ الگ پڑھنا واجب ہے۔ سمجھ میں آئی نا۔ اُ لُ مِ۔ اسے جو......اَلٓمٓ......پڑھے گا وہ کافر۔اُ لُ مُ ص......اسے جو......المص ...... پڑھے گا کافر۔ یعنی الگ الگ پڑھنا ہے اس لئے مقطعات۔ قطع کئے ہوئے حروف۔ تو ان کی قسمیں بھی چودہ ہیں۔ یعنی صرف یہ نہیں کہ مکررات کے حروف کو حذف کرنا ہے۔ مکررات مقطعات کو بھی جب حذف کریں تو چودہ۔الم......المص......المر......الر......کھیعص......طٰہٰ......طس، ...... یٰس......طسم......حم......عسق......ق......ص اور ن۔ قرآن......ب......سے شروع ہوکے......ا......پہ ختم۔ اور حروف مقطعات......ا......سے شروع ہوکے......ن......پہ ختم۔ ٹوٹا پھوٹا نعرہ نہ لگانا۔ بالکل نہیں لگے گا تو مجھے خدا کی قسم غصہ آتا ہے۔ میں آج کی مجلس میں یقین کرو تفسیر نہیں کرنے لگا حروف مقطعات کی۔ شوشے کی ش کے ایک دندانے کا ہزاروں حصہ۔ صاحبان اشارت کے لئے اور اشارہ میں بھی ش ہے۔ سر اٹھانا۔ اب پہلا سبق آپ لوگوں کے لئے یہ ہے کہ جس سورۃ میں حروف مقطعات ہیں جہاں حرف ختم ہوتے ہیں اس سے آگے جو شروع ہو رہا ہے۔ اس سے کچھ جڑا ہوا ہے۔ اُل مِ......آگے کیا ہے؟ ماشاء اللہ آپ تو حافظ ہو۔ اب ذرا یہ اُل م کتنے حرف ہیں۔ ان کو ذرا صورت مکتوبی میں لاؤ۔ اَل ف......ل اَم......م یُ م......کتنے ہو گئے......9 کی بات کر کے اللہ کہہ رہا ہے یہ وہ کتاب ہے......سمجھ میں آ گئی بات۔ جیو جب تک تمہارا دل چاہے۔ اور قرآن ناطق سے پوچھا گیا تھا اللہ اشاروں میں بات کیوں کرتا ہے؟ سیدھے سیدھے نام کیوں نہیں لیتا؟ فرمایا اشارے اس لئے کئے کہ عقل والے

جان جائیں۔دشمن نکال نہ سکیں۔یعنی یہ تو میں آپ کو...... بارہا آپ کو بتایا کہ ہر حرف قرآن کی ایک سو چالیس تفسیریں ہیں اور یہ بھی ظہور سے پہلے تک...... مجھے چادر زہراؑ کی قسم جب علیؑ کا گیارھواںؑ بیٹا آئے گا قرآن کے ایک ایک حرف کی ستر ستر ہزار تفسیر کرے گا۔گھبرا تو نہیں گئے ہو......

ہونا بھی یہی چاہیے اگر دنیا ہر چیز میں اس نعرے کو ورد بنالے تو پتہ نہیں ہو کیا جائے؟ میری علمی تحقیق کا نچوڑ ہے اس نعرے کو آسمان والے پتہ ہے کیا کہتے ہیں؟ ہیبت حق......اللہ کی ہیبت......علیؑ نہیں علیؑ کا نام......تو اب......اب جب الف کو 'ل' ف کے تناظر میں دیکھیں گے۔اس میں عقل کا اشارہ......مراتب ذات اگر یاد ہوں تو۔ عقل کا اشارہ۔اسم البدیع کا اشارہ۔ل' فلک مشتری کا اشارہ۔اسم العلیم کا اشارہ۔ف' فلک قمر کا اشارہ۔اسم المبین کا اشارہ۔یہ ساری چیزیں کس کے پاس ہیں؟ جس کا عدد 9 ہے۔...... بدیع۔ہو سکتا ہے۔کوئی نہ جانتا ہو۔بدیع اللہ کا نام ہے۔کون ہوتا ہے بدیع۔ جو ایسی چیز ایجاد کرے جو پہلے نہ ہو۔ایک اور اشارہ کروں۔بس کروں گا ایک ہی۔بدیع کس ذات سے شروع ہوتا ہے۔تیری مخدومہ کا لقب بتولؑ کیوں ہے؟ پچھلے محلے والو سمجھ آرہی ہے بات۔یہ اسی بدیع کا پہلا ظہور ہے۔تجلی اول ہے۔سمجھ میں آئی ہے بات۔بدیع کی ذات میں چھپا ہے اور آؤ یہ بھی چلتے چلتے سن ہی لو۔علیؑ کی ذات میں جو سب سے بڑا طلسم ہے وہ یہ ہے جو میں بتانے لگا ہوں۔اللہ نے مخلوق بنانے سے پہلے بلکہ تیرا ابا بنانے سے بھی بہت پہلے۔جب نہ ابوالبشر تھا نہ بشر۔اس وقت آنکھ مچولی کا موجد اللہ خود ہے۔اب میرے سامنے ایک ہزار ایک در کھلے ہوئے ہیں اور ایک ایک در

سے لاکھوں اسرار کے قافلے اگلے...... آنکھ مچولی کا کھیل بھی اگر اللہ نے شروع کیا۔ ہاں ہاں۔اس نے تیرہؑ سے کہا۔تیرہ محمدوںؐ سے۔میں چھپوں گا مجھے ڈھونڈو۔ہاں...... آواز آئے گی مجھے اس ذکر کی قسم۔اس وقت میرا کلیجہ یوں کر رہا ہے۔میرا دل چاہ رہا ہے کاش آج یہ نجف میں منبر ہوتا۔میں وہاں یہ جملہ کہتا۔اگر شاہ نجفؑ کی ضریح سے نور کی لکیر نہ آتی تو میں زندگی بھر کے لئے منبر پر بیٹھتا ہی نہ۔سر اٹھاؤ جن حلالیوں کے کلیجے ضرب فضیلت سہار سکتے ہیں ان کے لئے...... میں چھپا ہوا ہوں ڈھونڈو۔وہ پردوں میں چھپا۔تیرہؑ کے تیرہؑ نے ڈھونڈا۔ وہ عرش میں چھپا۔سب نے ڈھونڈا۔وہ کرسی میں چھپا سب نے ڈھونڈا۔لوح میں چھپا سب نے ڈھونڈا۔قلم میں چھپا سب نے ڈھونڈا۔ نور میں چھپا سب نے ڈھونڈا۔جوہر میں چھپا سب نے ڈھونڈا۔محمدؐ میں چھپا سب نے ڈھونڈا' علیؑ میں چھپا سب نے ڈھونڈا۔حسنؑ میں چھپا سب نے ڈھونڈا۔حسینؑ میں چھپا سب نے ڈھونڈا...... پلے پڑی بات۔حسنؑ میں چھپا سب نے ڈھونڈا۔حسینؑ میں چھپا سب نے ڈھونڈا۔سجادؑ میں چھپا سب نے ڈھونڈا۔باقرؑ میں چھپا سب نے ڈھونڈا۔ صادقؑ میں چھپا سب نے ڈھونڈا۔کاظمؑ میں چھپا سب نے ڈھونڈا۔رضاؑ میں چھپا سب نے ڈھونڈا۔تقیؑ میں چھپا سب نے ڈھونڈا' نقیؑ میں چھپا سب نے ڈھونڈا۔عسکریؑ میں چھپا سب نے ڈھونڈا۔بارہویںؑ میں چھپا سب نے ڈھونڈا۔بتولؑ میں چھپا بارہ رک گئے اکیلے علیؑ نے ڈھونڈا۔

اس کی وجہ کیا تھی؟ یہ بارہ ڈھونڈ نہیں سکتے تھے۔ڈھونڈ سکتے تھے رک گئے کیونکہ کسی کی بیٹی تھی۔کسی کی ماں تھی۔اللہ نے کہا یہاں تو نے ڈھونڈا۔بتولؑ کا حاکم بھی

تو۔ اور میرا بدن بھی تیرا۔ اس وقت شرح میں نہیں کروں گا۔ اشارہ دوں گا۔ صاحبان اشارہ جاگنا یا لکھنا۔ اسی وقت سے الم کا رشتہ یا اللہ سے جڑا یا کتاب سے۔ نعرہ حیدری...... یا علیؑ۔

یا اس کا رشتہ اللہ سے ہے یا کتاب سے۔ رات ہی تو تمہیں بتایا ہے کتاب کیا ہے؟ ھذا کتاب" ...... بالحق...... یہ ہماری ناطق کتاب تمہارے خلاف گواہی دے رہی ہے۔ دیکھو دیکھو۔ الم...... سورۃ آل عمران کو پڑھو۔ یہاں تو...... م...... پر رک جانے کا حکم ہے۔ وہاں رکنا گناہ ہے۔ وہاں یوں پڑھتے ہیں...... الم اللہ لا الہ الا......

ورنہ یوں بھی تو پڑھ سکتے تھے الم اللہ۔ ناں۔ ناں۔ اللہ نے کہا فاصلہ نہ ڈالو مجھ میں اور الم میں۔ اگر...... م...... پر رکتے' تو پھر اللہ میں اور م میں فاصلہ ہوتا۔ نہیں۔ حکم ہے یوں الم اللہ۔ الم کو اللہ سے ملا دو۔ کیوں مالک؟ فرمایا بس دو ہی تو حقیقتیں ہیں۔ ایک میں جس کی نہ کل خبر تھی نہ کل خبر ہو گی۔ میدان قیامت میں تمہیں علیؑ کے بارے میں بھی پتہ چل جائے گا کہ علیؑ کیا ہے۔ بتولؑ کل بھی راز تھی۔ آج بھی راز۔

اور ابھی جو تم نے نعرہ لگوایا ہے نا کوثر پہ ملیں گے۔ اکثر عربی دانوں کی عقل گھاس چرنے چلی جاتی ہے۔ عربی میں ہے حوض الکوثر۔ فارسی میں ہے حوض کوثر۔ اضافت کے معنی کہاں گئے؟۔ کوثر کا حوض۔ کوثر لقب ہی بتولؑ کا ہے۔ سمجھ میں آئی بات۔ چونکہ بتولؑ کو اللہ مہر میں لکھ کے دے چکا ہے دنیا بھی آخرت بھی۔ اب چاہے اسؑ کا شوہرؑ ہے یا باباؐ...... کسی کو ایک پیالہ نہیں دے سکتے جب تک بتولؑ اجازت نہ

دے اور سوال یہ ہوگا میری بات پر بے شک شک کرنا چونکہ مجھ پہ شک کرنا گناہ نہیں۔ حجتؑ کی گفتگو اور کلام پر شک کرنا کفر ہے۔ تیرے رسولؐ کی حدیث اور تیرا جس مسلک سے تعلق ہے اس میں یہ حدیث ہے۔ پوچھا گیا سرکار گوثر کیا ہے؟ فرمایا...... حوض ترابھا المسک، حشیشھا الزعفران علیٰ حافتیھا کؤوس بعدد النجوم...... یہ ایک حوض ہے جس کی مٹی چشموں میں نیچے مٹی ہوتی ہے نا۔ اس کی مٹی مشکی ہے۔ الشیش والزعفران...... وہاں گھاس کی جگہ زعفران ہے۔ جتنے ستارے ہیں اتنے اس میں پیالے تیر رہے ہیں۔ ایک کہکشاں ہے۔ کہکشاں لاتعداد ہیں۔ ایک کہکشاں میں کھربوں ستارے ہیں۔ اور تیرا رسولؐ کہہ رہا ہے جتنے ستارے ہیں اتنے پیالے ہیں کیونکہ اتنی ہی مخلوق اس وقت تک جمع ہو چکی ہوگی۔ سرکارؐ پھر...... پیالے تیر رہے ہیں ہر کوئی پکڑے گا پیئے گا۔ فرمایا۔ منہ توڑ دیا جائے گا یسقی الخلق علیؑ بن ابی طالبؑ...... سب کو علیؑ نے پلانا ہے۔ نہیں...... تمہاری داد کا تو مجھے شکوہ ہی نہیں۔ آخری بندے تک بھونچال تھا' زلزلہ تھا۔ میری عقل چکرا رہی ہے۔ آپ ذرا میری مدد کریں گے۔ پلانے والا کون؟ علیؑ...... علیؑ ہیں کتنے؟ ایک ہے۔ علیؑ کے ہاتھ تو ہیں دو...... دو ہی ہیں نا۔ پیالے ہیں ستاروں جتنے۔ اگر باری باری پلانا ہوتا تو دو پیالے کافی تھے۔ ظہیر زیدی تم پی لو۔ شفیق نقوی تم پی لو۔ پھر بانٹ دیتے۔ یہ ستاروں جتنے پیالے ہیں اور ہاتھ دو۔ میں نے جب تحقیق کی تو پتہ چلا تم نے علیؑ کے دنیا میں دو ہاتھ دیکھے۔ حوض کوثر پہ تم یداللہ کو دیکھو گے۔ کیونکہ اگر علیؑ جسم والے کا ہاتھ ہو تو دو ہو۔ نہیں نہیں...... میں چاہتا ہوں یہ بچہ بھی سمجھے میری یہ بات۔ غضنفر منبر پر ہے۔ یہاں اس کے

ہاتھ۔غضنفر کمرے میں تھا وہاں تھے اس کے ہاتھ۔غضنفر میاں صاحب کی کوٹھی پر چلا جائے گا۔وہاں ہوں گے اس کے ہاتھ۔اللہ کہاں ہے؟تو پھر جہاں جہاں اللہ ہوگا وہاں وہاں ہاتھ ہوں گے۔پلے پڑی بات۔تم دیکھ لینا تمہارا دنگا شروع ہو جائے گا وہاں۔ ہاں ہاں...... چونکہ جب علیؑ پیالہ دے گا۔میں کہوں گا مجھے پہلے ملا تھا۔ظہیر زیدی کہے گا مجھے پہلے ملا تھا۔جعفر نقوی کہے گا پہلے مجھے ملا تھا۔تو اب بتاؤ یہ ہے یداللہ...... جہاں جہاں اللہ ملے گا اسی لئے تو قرآن کہتا ہے......فاینما تولوا فثم وجه الله......

تم جدھر منہ موڑو ادھر وجہ اللہ ہے۔ بھائی میرے تجھے تو علیؑ تشہد میں وارے میں نہیں ہے۔نماز چھوڑ تو جہاں جھکتا ہے سامنے علیؑ ہوتا ہے۔اب دیکھو دیکھو......ظالم کو کیا سزا دی ہے قرآن نے...... لعنة الله على الظالمين...... قرآن کہتا ہے ظالمین پر اللہ کی لعنت۔سورۃ بقرۃ کہہ رہی ہے......من اظلم ممن كتم شهادة عنده من الله...... اس سے بڑا ظلم کون ہوسکتا ہے جو اس شہادت کو اس گواہی کو چھپاتا ہے جو اللہ کی طرف سے آئی ہے۔نعرہ حیدری...... یا علیؑ......علیؑ حق......علیؑ حق......علیؑ حق......دم مست قلندر علیؑ علیؑ......

سمجھ میں آئی بات۔لفظ بھی شہادت ہے گواہی۔اور من اللہ...... جو اللہ کی طرف سے آئی۔اب اللہ کی طرف سے گواہیاں ہی تین آئیں۔یہ خود دیکھ لو چھپائی کون سی جا رہی ہے؟آؤ میری طرف دیکھو۔الم ناطق ہے۔تھک گئے ہو۔سوال ہے کوئی۔ کتنے تھے الم......آگے کیا ہے۔المص...... ذرا اس کو دیکھتے ہیں کہ یہ صورت مکتوبی میں کتنے حرف بنتے ہیں۔ا ل ف...... الف کتنے ہو گئے ل ا م......م ی م......ص ا د......

پہلے آغاز 9 سے کیا تھا۔ اب بات 12 پر آ گئی ہے۔ بیٹھے ہو چل دیئے ہو۔

12۔ یہی اسرار ہیں۔ طس' ذرا اس کو صورت مکتوبی میں دیکھیں۔ ط' ا...... دو۔

آگے ہے س' ی' ن...... میں نے کہا نا دو ہزارواں حصہ شوشے کا وہ تمہیں دینے لگا ہوں۔

اچھا...... کھیعص...... ک' ا' ف کتنے ہو گئے 3' ح' ا...... ی' ا...... 7...... ع' ی' ن......

عین 7...... ص' ا' د...... 13...... اب کسی مستور کو الگ رکھ کے تیرہ کی بات کر رہا ہے۔

میں سمجھاتا ہوں۔ پانچویں میں سمجھتا ہوں۔ وجہ کیا ہے۔ کھیعص کے بعد آیت کیا

شروع ہوتی ہے...... **ذکر رحمة ربک عبده زکریا**...... رحمت ہو رہی ہے زکریا

پر۔ زکریا کا یہ مقام کہاں کہ بتولؑ اس کے سامنے جائے۔ اسی لئے تیرا شاہ نجفؑ میرا شاہ

نجفؑ خطبے میں کہہ رہا ہے...... **انا صاحب الکسوف والخسوف**......

فرمایا سورج کو گرہن لگانے والا میں ہوں۔ چاند کو گرہن دینے والا میں

ہوں...... **انا سر الحروف**...... حرفوں کا راز میں ہوں۔ پانچ۔ نو۔ تیرہ۔ سر اٹھانا۔

سنتے ہیں کہ ایک سورۃ ایسا ہے قرآن کا جو اس کا دل ہے۔ ان سے پہلے آپ نے خود بتا

دیا۔ پکی بات یٰس۔ پکی بات۔ سر اٹھانا۔ یٰس...... ی' ا...... اچھا اس میں ایک اور بھی

تھوڑا آپ کو میں نے کہا تھا نا اتنے ان مجالس میں کلیے دے دیئے علم الحروف اور علم

الاعداد کے کہ اگر یاد رہ جائیں تو آپ عالم ہوں خود۔ اصل میں نقوی صاحب جو علماء

گزرے ہیں آج سے پانچ سو سال' چھ سو سال' سات سو سال' آٹھ سو سال' گیارہ سو

سال پہلے وہ علمی معاملات میں بڑے کنجوس تھے۔ اشاروں میں بات کرتے تھے کہ سمجھنے

والا سمجھ لے۔ ہر ایک کو مثلاً آپ قدیم دور کے عملیات کی کتابیں ہیں نا وہ اٹھائیں۔

اچھے خاصے علماء کہلوانے والے سر پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں کہ یار یہ کیا کہہ رہا ہے؟ لکھیں گے کہ یہ عمل ہے اور آگے لکھا ہوگا......**واطب علیه لامین**......

دو لام پڑھنا ہے اس کو۔ بندہ حیران کہ دو لام کا کیا مطلب۔ ل کے عدد کتنے ہیں تیس۔ تو مہینے کے لئے علم الحروف میں اشارہ ہے ل۔ چلو تمہیں یہ اصول نہیں چاہیے ٹھیک ہے نہ سہی۔ نہ نہ نہ...... میں اپنی بات کو آگے بڑھاتا ہوں میں تو چار پانچ اصول بتانے لگا تھا وہ پھر اگلے سال ان شاءاللہ۔

میں کوئی خدانخواستہ منبر تو نہیں چھوڑ رہا نہ اپنا موضوع چھوڑ رہا ہوں۔ حروف پر ہی بات کر رہا ہوں لیکن یہ نہیں۔ ہاں...... اصل میں پتہ بات کیا ہے سولہ سال کا تو میں منبر پر آ گیا تھا۔ رحیم بخش تم تو جانتے ہو میرے علاقے سے ہے پتہ ہے اسے اور بڑے قبلہ کو بھی دیکھا ہے۔ کیونکہ میں نے اس عالم ربانی کی جوتی اٹھائی ہے۔ پتہ ہے میرے قبلہ کا مزاج کیا تھا۔ یاد ہوگا چھڑی ہاتھ میں رکھتے تھے۔ پڑھا رہے ہیں۔ بس زبان انکی نہیں اور یہی دیکھا...... آنکھ پھوٹ رہی ہے' سر پھٹ رہا ہے' بس شروع ہو گئے۔ ظاہر ہے چھڑی جب پڑے جعفر نقوی درد تو ہوگا۔ وہاں ہجوم بیٹھے ہیں۔ اچھا اب دل میں تم نے میرے بارے میں سنگ رکھا ہوا ہے۔ پھر گرا دینا۔ منبر کی قسم۔ اب ہم نے دیکھا یار موڈ خراب نہیں کرنا ورنہ پھر مار پڑنی ہے۔ اب انہوں نے مارا۔ اچھا تختی نہیں پڑھی تیری۔ پھر اٹھا لیا۔ یہ ایک مزاج تھا قبلہ کا۔ اور مجھے اس منبر کی قسم پہلے دن۔ پہلے مجھے درس میں داخل کیا قبلہ نے۔ چھ مہینے کے بعد مجھے کچھ نہ آتا تھا نہ جاتا تھا۔ میرے اساتذہ سے لڑے کہ یار میں نے اس لئے داخل کرایا کہ تم ایک عالم کا بیٹا سمجھ کر توجہ دو

گے۔ میں نے کہا پھر آپ مجھے اپنا شاگرد بنالیں۔ اچھا۔ میرا شاگرد بننا ہے پھر ایک سودا کرلے۔ میں نے کہا جی حکم۔ میرے جوتے کھاؤ زمانے کو مارو۔ بتولؑ کی چادر کی قسم۔ میرے جوتوں سے بچو زمانے کے کھاؤ۔ میں نے کہا کہ آپ کے کھاؤں گا اور عبادت سمجھ کر کھاؤں گا۔ جیسے چاہیں۔ تو ہمارا تھوڑا سا چہرہ خراب ہوتا ہے تو ہمارا سبق مس ہو جاتا تھا اس دن۔ جواہر دکھ میں اور چھریوں کر کے بیٹھے ہیں۔ اچھا۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حروف میں لاتعداد حرف ایسے ہیں کہ جن کو الٹ دیا جائے تو بھی بامعنی ہوتے ہیں۔ اب علمائے حروف کوئی بات لکھیں گے اور پھر فرمائیں گے...... یظھم تاثیرہ بعکس اللوح......

اس کی تاثیر جو ہے وہ لوح کے برعکس ظاہر ہوگی۔ مولوی ماتھا پکڑ لیتے ہیں کہ کیا ہے؟۔ لوح کو الٹا کرو...... عکس کے معنی ہیں الٹ۔ لوح کو الٹا کرو۔ حول...... حول کے معنی ہیں ایک سال۔ اب مجھے مولا کی قسم اگر اس زمانے والے علمائے آج ہوتے تو سارے مجھ پر چل پڑتے کہ تو منبر پر بیٹھ کر یہ باتیں کھول رہا ہے۔ سمجھ میں آ رہی ہے بات یا نہیں۔ اب اسی طرح ایک اور اشارہ ہے اشارے تو ہزاروں ہیں۔ غین۔ سمجھ میں آئی بات...... اکتب ھذا علیٰ عظم الغین...... اسے غین کی ہڈی پر لکھو۔ اب نہ غین کی ہڈی نہ پسلی۔ غین کی ہڈی کہاں سے ملے گی؟۔ کہے گا چل پاگل نکل۔ غین کے عدد ہیں ہزار۔ اور بلبل کو 1000 کہتے ہیں۔ میں تو تمہارے بھلے کے لئے یہ باتیں کرتا ہوں۔ یہ تو مجھ سے پوچھو نا کہ میرا کتنا خون لگا ہے ان حقائق کے تعاقب میں اور تمہیں مفت میں سنا رہا ہوں۔ جی۔ سر اٹھاؤ۔ کہ یہ بلبل کی ہڈی پر لکھو۔ اب ایسے لکھیں گے

......واظب علیٰ سورۃ البدر......

سورۃ بدر پڑھو اس عمل کے لئے۔اب پورا قرآن کھول کھول کے مرجاتے ہیں مولوی کہ یار اس نام کی تو کوئی سورۃ ہی نہیں ہے قرآن میں۔ پلے پڑی ہے بات۔ سورۃ بدر کہاں سے لائیں؟ بدر کے معنی کیا ہیں؟ چودھویں کا چاند اور طٰہٰ کے عدد ہیں 14......کبھی ایسی ہی باتوں کے لئے کوئی خمسہ رکھیں گے جس میں بہت سے تحفے میں آپ کو دوں گا۔ تو ادھر آؤ۔ یہ پورے قرآن میں حروف اور اعداد کا تانہ بانہ ہے۔ اسی کا کھیل ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں جس طرح فلسفے والوں کو علم الحروف سے محروم رکھا ہے اللہ نے۔ اسی طرح منکر ولایت کو فہم قرآن سے دور رکھا ہے اللہ نے۔ علیؑ حق......علیؑ حق......علیؑ حق......

میری طرف دیکھنا۔ کہیں پانچ۔ کہیں نو۔ کہیں بارہ۔ اب ق، ہ، ی، ع، ص کتنے تھے۔ تیرہ۔ سر اٹھاؤ۔ ح، م، ع، س، ق...... ح، ا...... حا، م، ی، م...... ع، ی، ن...... س، ی، ن......ق، ا، ف......14......

سمجھ میں آئی بات۔ پلے پڑی ہے بات یا نہیں۔ کہیں پانچ۔ کہیں نو۔ کہیں بارہ۔ کہیں چودہ۔ اور اگر تنہائی میں بیٹھ کے سوچو گے کہ اس عشرے میں میں نے کیا کیا تھوڑا سا بس ایسے تھوڑا سا موڑ موڑ کے بہت کچھ کھول دیا ہے۔ ذات واجب کی قسم چلے تو نہیں گئے ہو۔ میری رات والی بات یاد ہے۔ دو ماں بیٹا مل کر...... آیت بنے تھے۔ اور ادھر دیکھو۔ اکیلے عیسیٰ پر یاد ہے کیا کہا تھا کلمہ......اور وہ طالب علم جنہوں نے صرف قافیہ ہی پڑھی ہو نحو میں۔ وہ بھی جانتے ہیں کہ میں نے کل تعریف کی تھی کہ......الکلمۃ

لفظ...... ایک لفظ کو عربی میں کلمہ کہتے ہیں۔ یعنی عیسیٰ ایک لفظ۔ مریم بھی ایک لفظ۔ یہ دو مل کر بنے آیت۔ دو حرفوں کی جیسے ح'م...... اللہ کرے میرے سامنے خریدار ہوں۔ مریم اور عیسیٰ مل کر ایک آیت۔ خان صاحب دو حرفی۔ دو حرفی۔ اور میں نے بتایا تھا تمہیں پہلی ہی مجلس میں کہ سب سے لمبی آیت قرآن میں کون سی ہے۔ آیت المداینہ......یاایها الذین امنوا اذا تداینتم بدینِ اذا اجلِ مسمیٰ......

اس کے ایک سو تینتیس کلمے ہیں۔ کس طرح؟ یا...... ایک کلمہ...... ایھا...... ایک کلمہ...... الذین ایک کلمہ' کوئی دو حرف کا۔ کوئی تین حرف کا۔ کوئی چار حرف کا۔ کوئی پانچ حرف کا۔ اس طرح ایک سو تینتیس کلمے ہیں۔ حروف 900 سے بھی زیادہ ہیں۔ الگ الگ گنے۔ ایک سو تینتیس ہی عدد ہیں علیؑ کے بیٹے عباسؑ کے۔ جنہوں نے نعرہ نہیں لگایا میں نے انہیں تاڑ لیا ہے۔ نعرہ حیدری...... یا علیؑ۔

اس کے لئے دنیا میں کوئی آس نہیں ہے

جس قوم کی تاریخ میں عباسؑ نہیں ہے

ایک جملہ کہوں۔ کہوں...... آپ مجھے سلطان العلماء کہتے ہیں۔ اور میں اپنے بیٹے کے لئے دوسرا عالم تلاش کروں۔ کوئی بات تو ہوگی؟ علیؑ آدم سے محمدؐ تک کا مددگار۔ اور کہتا ہے عقیلؑ میری شادی کے لئے رشتہ تلاش کر۔ میں وہ بیٹا چاہتا ہوں جو میرے حسینؑ کا مددگار ہو۔

باوفا باوفا...... یا عباسؑ یا عباسؑ

باوفا باوفا...... یا عباسؑ یا عباسؑ

سمجھ میں آئی بات۔علیؑ جو ناصر نہیں نصیر۔جو خالی نصیر نہیں سلطان النصیرا ہے۔
وہ حسینؑ کی مدد عباسؑ سے مانگ رہا ہے۔پھر عباسؑ میں کچھ نظر آیا نا۔جس بتولؑ میں کبریائی چھپتی ہے وہ کہتی ہے یا علیؑ یہ ام البنینؑ کا نہیں میرا بیٹا ہے۔جس علیؑ کا عباسؑ جو بظاہر حجت نہیں۔جو بظاہر امام نہیں۔وہ 900 حرفوں کی آیت۔عیسٰی ایک حرف۔مریم ایک حرف۔جس علیؑ کے عباسؑ سے عیسٰی اٹھارہ سو گنا چھوٹا ہو علیؑ کیا ہوگا؟

پچھلے محلے والو ٹھیک ہو۔

علیؑ حق......علیؑ حق......علیؑ حق......علیؑ حق......

علیؑ تم سے راضی۔نبیؐ تم سے راضی۔جلی تم سے راضی۔

بارہ، چودہ تم سے راضی۔تم مجھ سے راضی ہو یا نہیں ہو۔

اوئے کھاتا کہاں سے ہے۔پیتا کہاں سے ہے۔عرض کیا سر جھکا کے......

جب بھوک لگتی ہے درود پڑھتا ہوں۔

جب پیاس لگتی ہے تیرے دشمن پہ لعنت کرتا ہوں۔

درود پڑھ لو باآواز بلند۔خوش رہو۔آباد رہو۔کچھ مزہ آیا یا وقت ضائع ہوا۔

یہ بھی حقیقت قاہرہ ہے کہ لاکھ دریا علم کے بہاؤ، جب تک چار آنسو نہ بہیں، آنکھوں میں نمی نہ اترے، شام سے آنے والی راضی نہیں ہوتی۔ہم معذرت خواہ ہیں بی بیؑ سے کہ بی بیؑ آپ کو پونے دو گھنٹے سے بھی زیادہ انتظار کرنا پڑا۔تیرے بابا کے فضائل کی بات چل نکلی تھی۔اپنی طرف سے اللہ جانتے ہیں کیا پڑھتا۔بانی عشرہ کی فرمائش ہے اس کی تکمیل میں دو جملے کہنے لگا ہوں۔آج تک علمائے زمانہ یہ فیصلہ نہیں کر پائے کہ حسینؑ اور زینبؑ

کے دونقصانوں میں بڑا نقصان کون سا ہے؟ اللہ اکبر...... اجرکم علی اللہ......
میں دعا ہی دے سکوں گا تمہیں اس غم میں رونے والی آنکھیں خدا کرے کسی غم میں نہ
روئیں۔ نہیں کر سکے فیصلہ علماء کہ عباسؑ بڑا نقصان ہے یا اکبرؑ بڑا نقصان ہے۔ اللہ
اکبر...... یقیناً قنات کے اندر میری مخدومہ مخدرہ معصومہ موجود ہے۔ رو رہے ہو
سارے۔ نام نہیں لیتا ایک مومن نے پیچھے مڑ کے دیکھا ہے۔ یہ نہ کرنا میری دست بستہ
گزارش ہے کیونکہ یہی جو پالتی رہی ہے اکبرؑ کو...... اسی کا فرمان میں نے کتابوں میں
پڑھا ہے وہ کہتی ہے جہاں میرے اکبرؑ کی شہادت پڑھی جائے...... اللہ اکبر...... اور کسی
آنکھ میں ایک آنسو بھی نہ آئے...... بی بی کہتی ہیں وہ آنکھ نکل کیوں نہیں جاتی۔ اللہ
اکبر...... فرماتی ہیں اس کو کیا پتہ میں نے اکبرؑ کیسے پالا؟ ابھی سے عزادارو تم بے تاب ہو
رہے ہو۔ ظہیر بھائی نے بڑا مشکل ترین مضمون میرے ذمے لگا دیا۔ یہ کلیجے کھرچتا نہیں
کلیجے پھاڑتا ہے۔ اڑھائی سو پونے تین سو سال ہوئے ضریح سلطان کربلا پر شبیہہ پیغمبر کی
شہادت پڑھنا ممنوع ہے۔ سید محمد مہدی بحرالعلوم کا زمانہ تھا۔ حرم میں مجلس ہو رہی تھی۔
جب مصائب پہ آئے۔ اکبرؑ کی شہادت شروع کی۔ بہت بڑے عالم ربانی خطیب بھی
بلا کے تھے۔ روانی مصائب میں کہا کہ اکبرؑ کو نیزہ لگا۔ اللہ اکبر...... میں یہ
نہیں جانتا کس سینے میں پتھر ہے۔ کس سینے میں گوشت ہے۔ جیسے تم میں کہرام مچا۔
سامعین میں کہرام...... اچانک خدام دوڑے دوڑے آئے...... یا بحرالعلوم...... انزل
المنبر ...... بحرالعلوم منبر چھوڑ یئے۔ منبر چھوڑ یئے...... کیوں؟ میں اتنا بڑا علامہ
ہوں...... میں نے غلط پڑھا۔ انہوں نے کہا سرکار ہمیں نہیں پتہ غلط پڑھا ہے یا صحیح پڑھا

۔تم نے تو ایسے کہہ دیا اکبرؑ کو نیزہ لگا۔ وہ دیکھو حسینؑ کی ضریح سے خون باہر آ رہا ہے۔
شبیرؑ کی قبر سے خون ابل رہا ہے۔ حسینؑ کی تربت...... اللہ اکبـــــــــــر...... اللہ
اکبر...... العظمتہ للہ...... العظمتہ للہ...... ہو چکا تھا پرسہ۔ چھوڑ دیتا میں لیکن اگلے
سال وہی روئے گا جو رہے گا۔ منبر سے اترے روتے روتے سو گئے۔ خواب میں دیکھا
ایک سیاہ پوش بی بی ہیں۔ بلاتشبیہ ہاتھ پہلو پر ہے۔ رو کے کہا بیٹا مہدی آج کے بعد
حسینؑ کے حرم میں اکبرؑ کی شہادت نہیں پڑھنا۔ کوئی نہیں پڑھے گا۔ کیوں مخدومہ؟ کیوں
سیدہ؟ میں نے غلط پڑھا۔ نہیں بیٹا غلط تو نہیں پڑھا۔ پڑھا صحیح ہے تم تو کہہ کے اتر
آئے۔ اسی وقت سے جنت میں میری زینبؑ نے حسینؑ کے گلے میں باہیں ڈالی ہوئی
ہیں اور پوچھے جا رہی ہے میں نے اکبرؑ نیزوں کے لئے پالا تھا۔ اللہ اکبـــــــر......
العـظـمتـہ للہ...... میں نے اکبرؑ نیزوں کے لئے پالا۔ بس چھوڑ دیا۔ اب کہا ہے تو دو
فقرے مجھے کہنے دینا۔ سارا چھوڑ دیا۔ میں کئی عشرے اکبرؑ کی شہادت کا مضمون پڑھوں تا
ختم نہیں ہوتا اتنا طویل ہے۔ بس پہنچ گیا حسینؑ...... میں منبر پہ ہوں۔ مجھے لگا کہ پردے
سے کچھ کہا گیا ہے۔ پہلے میں بات چھپا کے آگے بڑھ گیا تھا۔ اب نہیں چھپاؤں گا۔
ابھی حسینؑ راستے میں تھا کہ اکبرؑ کی لاش پر زینبؑ پہلے آئی۔ اللہ اکبر...... تم نے تو چودہ
سو سال بعد سنا۔ حالانکہ اس وقت جب چادر سلامت تھی۔ برقعہ سر پہ تھا لیکن پھر بھی
زینبؑ کا نکلنا تھا۔ خیام آل محمدؐ میں کہرام مچا، بستر بیماری پہ سجاد کی آنکھ کھلی، باقر کی ماں
شور کیا ہے۔ بی بی نے منہ پیٹ کے کہا اکبرؑ نے زین چھوڑ دی۔ تیری پھوپھی خیمے سے
نکل گئی۔ سمجھ میں آ گیا۔ تو وعدہ ہے قبر میں بھی ماتم کرو گے۔ ننگے پاؤں، ننگے سر سجاد

دوڑا۔دوڑتے ہوئے عباء بھی اتارتا آرہا ہے۔آ کے عباء پھوپھی کے برقعے پر ڈالی۔ کلائی سے پکڑا۔چل واپس...... کیوں آئی ہو؟ بی بی نے رو کے کہا وہ سامنے میرا اکبرؑ ہے۔وہ دیکھو اس کے سینے میں برچھی ہے۔ادھر اکبرؑ ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔سنو گے سجادؑ کے جواب۔سنو گے...... سجادؑ نے سر خاک سے نکال کر کہا یہ اکبرؑ ہے نا...... ہم سارے کیوں نہ مر جائیں تم خیمے سے باہر نہ آنا۔خدا کے لئے لفظ سن لو پھر جب تک جی چاہے روتے رہو۔بی بیؑ نے کہا کیوں نہ آؤں برقعہ تو ہے میرا۔وہ دیکھ شامی تیریؑ طرف اشارے کر رہے ہیں۔میرا کلیجہ پھٹنے لگا ہے۔میں کربلا میں مر جاؤں گا۔ناراض نہیں ہونا۔حسینؑ پہنچا۔بلاتشبیہ اکبرؑ کے ہاتھ یہاں۔بیٹا یہ کیا ہے؟ مولاؑ برچھی۔قاتل کہتا تھا نکالے گا تو خبر لگے گی۔جس چہرے پہ سوگ تھا جلال آ گیا۔اچھا...... نکالوں برچھی۔بابا میں ہاتھ پاؤں نہیں بندھواؤں گا۔نکال...... اچھا میرے لال...... تمہیں اسی اکبرؑ کی شہادت کا واسطہ تمہارے کلیجے ریزوں میں بدل جائیں گے مجھے معاف کر دینا۔ اچھا بیٹا ہاتھ ہٹا...... ہاتھ ہٹایا۔آستینیں چڑھائیں حسینؑ نے...... بلاتشبیہ برچھی پہ ہاتھ ڈالا۔زور لگایا۔برچھی تو نہیں نکلی اکبرؑ کی لاش ہوا میں آئی۔اللہ اکبر...... میری شام والی بی بیؑ گواہ ہے حسینؑ نے دیکھا تو اتنی سی برچھی ادھر سے نظر آئی۔بیٹا برچھی تو کمر کے پار چلی گئی۔زیادہ زور لگے گا زیادہ صبر کرنا پڑے گا۔بابا کروں گا۔پتہ نہیں سجادؑ کس کے دائیں بیٹھا ہے کس کے بائیں بیٹھا ہے۔حسینؑ نے بلاتشبیہ بایاں ہاتھ اکبرؑ کے سینے پر رکھا کہ اٹھ نہ سکے۔دایاں ہاتھ برچھی پہ ڈالا زور لگایا۔دیکھا کہ اکیلی برچھی نہیں آئی۔ اکبرؑ کا کلیجہ بھی برچھی کے ساتھ آیا ہے۔تڑپ کے حسینؑ نے برچھی چھوڑ دی۔